فضائل حفظ القرآن
کے بعد نئی پیشکش

فضائلِ تلاوتِ قرآن



- ترغیب تلاوت - فضائل تلاوت
- بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل
- ختم قرآن کے فضائل
- آداب قرآن - آداب تلاوت
- قرآنی معلومات کا نادر خزانہ
- عجائبات وعلوم قرآن
- مصاحف قرآن - علوم تفسیر
- اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف
- خائفین کی تلاوت کے واقعات
- اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید نادر مجموعہ

تألیف

مولانا اِمداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان

اُستاذ التفسیر جامعہ صدیقیہ، بہاولپور

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز

دار المعارف، مُلتان

فضائل حفظ القرآن کے بعد نئی پیشکش

فضائل تلاوت قرآن

ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات و علوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شگف خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ

تالیف

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف ملتان

رابطہ نمبر: 0333-6196631=0300-6351350

نام کتاب : فضائل تلاوت قرآن

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان
استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق' مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان
سابق استاذ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر:

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ جولائی ۲۰۰۷ء

صفحات : ۳۳۶

ہدیہ : =/.......روپے

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أحمده على جميل صفاته المستحقة لأجلِ المحامد وأكبرها، وأشكرهُ على جزيلِ صِلاته التي لا تُحصى، ولا يُقام بشكرِ أصغرها، من نفعٍ بخير ودفعٍ لشرٍّ وبؤس، وأشهدُ أن لا إله الله المتوحِّدُ بصفاتِ الجلال والكمال، المتقدّسُ عن سماتِ الحدثِ والنَّقص والتغيّر والزَّوال، المُتعالي عن مَقالةِ المُلحدين والجاحدين من المجسِّمة، والمعطّلة، واليهود، والنَّصارى، والمجوس، وأشهدُ أنَّ محمداً عبدهُ المجتبى، سيِّدُ الأنام، ورسولهُ المصطفى خاتم الرُّسل الكرام، بدرُ الدَّياجي، منوّرُ كلِّ حِندوس صلى الله عليه وسلم وعلى آله الكرام أُولي النَّدى، وعلى أصحابه النُّجباء نُجومِ الهدى، وأزواجهِ المطهَّرات من الأرجاسِ والأدناس، وذرّيتهِ السَّادات الرُّؤوس.

أما بعد

اللہ تعالیٰ کا نہایت ہی لطف واحسان ہے جس نے ہماری کتاب فضائل حفظ القرآن کو قبول ومنظور فرمایا اور ہزار ہا لوگوں نے اس سے استفادہ کیا اور قرآن شریف کے حفظ کی سعادت حاصل کی۔

اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں ہم نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اللہ کی توفیق سے انشاء اللہ ہم قرآن کریم کے متعلق اکابر اسلاف کی حکایات اور واقعات کو جمع کریں گے الحمدللہ ان واقعات کے جمع کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی جب ان کا اضافہ کیا تو اور بہت سارے مضامین کے اضافہ کی طرف بھی توجہ ہوئی چنانچہ جب ان سب کو لکھا گیا تو کتاب کی ضخامت چھ سو

صفحات تک پہنچ گئی اس لئے خیال ہوا کہ اضافہ شدہ مضامین کو مستقل کتاب کے نام سے شائع کیا جائے اس لیے جو چیزیں فضائل حفظ القرآن سے متعلق تھیں ان کو فضائل حفظ القرآن میں رکھ دیا گیا اور باقی مضامین کو جو زیادہ تر قرآن کریم کی تلاوت کے متعلق تھے فضائل تلاوت القرآن کے عنوان سے الگ شائع کیا جارہا ہے اب ان مضامین کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہوئی کہ بعض ابواب ایسے ہیں جو دونوں کتابوں میں آنا ضروری سمجھیں گئے تو ان کو دونوں کتابوں میں رکھا گیا ہے ان ابواب کے نام یہ ہیں تلاوت قرآن کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل و آداب، آداب قرآن و آداب تلاوت قرآن چونکہ حفاظ قرآن قرآن کریم کی تلاوت میں زیادہ مشغول رہتے ہیں اس لیے تلاوت قرآن کو فضائل حفظ القرآن میں بھی شامل رکھا گیا ہے اور عوام الناس کیلئے تلاوت سے متعلقہ ابواب کو الگ کتاب فضائل تلاوت قرآن میں بھی درج کیا گیا ہے بلکہ یہی مضامین اس کتاب کا مقصود ہیں باقی چیزیں تلاوت قرآن کے متعلقات ہیں اگرچہ اس کتاب میں بھی حفاظ القرآن کے لئے بہت بڑا علمی ذخیرہ موجود ہے اس لیے دونوں کتابیں اپنی جگہ سب مسلمانوں کے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہیں بہر حال ان دونوں کتابوں میں بہت سے عجیب وغریب مضامین آ گئے ہیں جن کے مطالعہ سے انشاءاللہ قارئین کو بے شمار جدید مضامین سے آگاہی ہوگی اللہ تعالی سب مسلمانوں کو کماحق ہو قرآن کریم سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

امداداللہ انور

۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

بمطابق ۴ را پریل ۲۰۰۷ء

پہلا باب

ترغیب تلاوت
از قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر۱) اَلَّذِینَ آتَیْنَاھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُونَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُونَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخَاسِرُونَ ○ (سورۃ البقرۃ:۱۲۱)

(ترجمہ) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جنہوں نے اس کا انکار کیا وہ نقصان (جہنم) میں رہیں گے۔

(فائدہ) یہاں حق تلاوتہ میں قرآن کریم کی تلاوت اس طرح سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس طرح سے یہ نازل ہوئی ہے بغیر کسی تحریف کے قرآن کریم کی تلاوت کے پورے آداب کے ساتھ اور اس میں یہ حکم بھی ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا اس کی اتباع بھی ایسی ہی کرے جیسے قرآن کریم کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر۲) اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیثِ کِتَابًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُودُ الَّذِینَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِینُ جُلُودُھُمْ وَقُلُوبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِی بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ ھَادٍ ○ (سورۃ الزمر:۲۳)

(ترجمہ) اللہ نے بہتر بات کتاب اتاری آپس میں ملتی جلتی، دہرائی جانے والی، جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہی اللہ کی ہدایت ہے اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور جس کو اللہ راہ بھلا دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

(فائدہ) احسن الحدیث سے مراد قرآن کریم ہے قرآن کریم کے مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں جس میں وعد و وعید کو بار بار دوہرایا گیا ہے اس کی تلاوت سے وعید (دھمکی) کے مواقع پر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کو اور ان کے دلوں کو اللہ کے ذکر یعنی قرآن کریم کے بشارت کے مقامات سے اطمینان ملتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر۳) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝ (سورة الاسراء: ۸۲)

(ترجمہ) اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں اتارتے ہیں جس سے تکلیف دور ہو اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے اور گناہگاروں کا تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔

(فائدہ) قرآن کریم کی تلاوت باعث شفا ہے اس کی تلاوت سے جہاں جسم کو شفاء ملتی ہے وہاں دل اور روح کو بھی شفاء اور راحت و سرور حاصل ہوتا ہے تلاوت کرنے والے کے بڑے اعلی مقامات ہیں ان کا اندازہ لگانے کے لئے کتاب کے اگلے مقامات کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے

إن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله.
صحیح البخاری مع فتح الباری ۱/۱۵۳، مسلم مع شرح نووي ۱۱/ ۲۷۔

(ترجمہ) جسم میں ایک خون کا لوتھڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہوتا ہے (اور وہ لوتھڑا دل ہے)۔

(فائدہ) اس دل کی اصلاح، اطمینان اور شفاء اللہ کے ذکر میں ہے اور اللہ کا ذکر قرآن ہے جو حضرات قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف ومشغول رہتے ہیں ان کے دل زندہ اور مطمئن رہتے ہیں اور ان کے دلوں میں اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

اسی طرح سے گمراہی اور جہالت سے بھی دل کو شفاء ملتی ہے یعنی اس کی جہالت دور ہو جاتی ہے اور بیماریوں کے دور ہونے سے جسم کو بھی شفاء پہنچتی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر ۴) إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ٥ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ٥ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ٥ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ٥ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ٥ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ٥ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ

الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ٥ (سورۃ فاطر:۲۹ تا ۳۵)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے سے چھپا کر اور کھلے عام کچھ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی سوداگری کے امیدوار ہیں جس میں خسارہ نہیں ہوگا تاکہ اللہ ان کو ان کا پورا ثواب دے اور اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے بے شک وہ بخشنے والا قدردان ہے۔ اور جو ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہے یہ حق ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے بے شک اللہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے یہ کتاب (قرآن) ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا ہے پھر ان میں سے بعض اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض درمیانی چال چلتے ہیں اور کوئی ان میں سے اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کرتے چلے گئے ہیں یہی اللہ کا بڑا فضل ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس وہاں ریشم کا ہوگا۔ اور کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں غم سے دور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے سدا رہنے کی جگہ میں اتارا اس میں ہمیں نہ کوئی مشقت پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی خستگی پہنچے گی۔

(فائدہ) جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ان کی یہ اللہ کے ساتھ تجارت ہے جو کبھی تباہ نہیں ہوگی اللہ ان کے ان نیک اعمال کا پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا وہ بندوں کے گناہوں کو بخشنے والا ہے ان کے عبادات کا قدردان

ہے یہ قرآن حق ہے اور سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے ہم نے یہ کتاب اپنے برگزیدہ بندوں پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے عطا فرمائی ہے ان میں سے بعض عمل تقصیر کرتے ہیں اور بعض اکثر اوقات میں درست رہتے ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت لے جاتے ہیں جو نیک اعمال کے ساتھ دین کی تعلیم اور امت کو عمل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اس کتاب کا اس امت کو وارث بنانا اللہ کا بڑا فضل ہے اور یہ اس کی مرضی سے ہوا ہے ان کے لئے ہمیشہ کی جنتیں ہیں جن میں ان کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے کنگن جو سونے سے مرصع ہوں گے اور ریشم کا لباس پہنایا جائے گا یہ بطور شکر کے اللہ کی تعریف کرتے ہوئے کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے تمام قسم کے غم دور کر دیئے وہ گناہوں کا بخشنے والا اور نیکیوں کا قدر دان ہے۔

اللہ نے اس امت کو جو قرآن کا وارث بنایا ہے تو یہ خاص اللہ کا انتخاب اور عنایت ہے اور اس وراثت کی حفاظت وارث کا فرض ہے جو قرآن کی تلاوت' آداب قرآن کا لحاظ' قرآن کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے احترام اور اس پر ایمان لانے سے ہی ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر ۵) يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ٥ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْاخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ٥ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ٥ (سورۃ آل عمران ۱۱۳: تا ۱۱۵)

(ترجمہ) یہ (اہل کتاب) برابر نہیں اہل کتاب میں سے ایک جماعت

قائم ہے جو راتوں کے وقت اللہ کی آیات کی تلاوت کرتی ہے اور وہ نماز پڑھتے ہیں (اور وہ) اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں سبقت کرتے ہیں اور یہی لوگ نیک ہیں۔ اور (یہ امت) جو نیک کام کرے گی اس کی بے قدری ہرگز نہ ہوگی اور پرہیز گاروں کو اللہ جانتا ہے۔

(فائدہ) قرآن کریم کو دن کے اوقات میں تو پڑھا ہی جاتا ہے لیکن رات کے اوقات میں بھی نماز کی حالت میں اس کی تلاوت کی جائے ہمارے اکابر اسلاف اس آیت کا نمونہ عمل تھے نماز میں طویل تلاوت کے بغیر ان کو چین نہیں آتا تھا وہ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ رکھتے تھے اور رات بھر قرآن کی تلاوت اور نوافل میں مشغول رہتے تھے تفصیل کے لئے ہماری کتابیں اکابر کا مقام عبادت اور شوق نماز اور فضائل حفظ القرآن اور یہی کتاب جو آپ کے مدنظر ہے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

اس کے بعد قرآن کی تلاوت کرنے والوں کے کچھ اوصاف کا ذکر ہے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنا نیکی کا حکم کرنا' برائیوں سے روکنا اور نیک کاموں میں سبقت کرنا ان حضرات کے خاص اوصاف ہیں انہیں لوگوں کو اللہ نے صالحین کا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

اور اس کے بعد یہ بیان ہے کہ وہ یہ جتنے بھی نیک اعمال کرتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی ضائع نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کی قدردانی ہوگی کیونکہ اللہ تقوی والوں کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر ٦) وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْءَ انَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ

لَایُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ (سورۃ الاسراء:۴۵)

(ترجمہ) اور جب آپؐ قرآن پڑھتے ہیں ہم آپؐ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔

(فائدہ) عجب نہیں کہ یہ فضیلت اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کے اس فرد کو بھی عطا فرمائے جس نے قرآن کریم کی تلاوت کو دستور العمل بنالیا ہو اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں سے محفوظ فرمادے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر ۷) وَقُرْءَ انًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْلَا تُؤْمِنُوا إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَآ إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۝ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝ (سورۃ الاسراء:۱۰۶ تا ۱۰۹)

(ترجمہ) اور ہم نے اس کو پڑھنے کا وظیفہ بنایا ہے جابجا فصل کر کے تاکہ آپؐ اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسکو آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ آپ کہہ دیجئے تم اس پر خواہ ایمان لاؤ یا نہ لاؤ جن لوگوں کو اس سے پہلے علم ملا ہے جب یہ قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہوگا اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔

(فائدہ) ان آیات میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے سماع کے آداب کو بیان کیا گیا ہے پڑھنے والا قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر فصل کے ساتھ پڑھے یعنی آیات پر اور اوقاف پر جہاں جہاں ٹھہرنا ہے وہاں وہاں ٹھہرے اور صاف اور واضح کر کے پڑھے۔

اور سننے والوں کے لئے یہ ادب ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو وہ قرآن کے احکام کی فرمانبرداری کریں اور خشوع وخضوع کا اظہار کریں اور اپنے خشوع وخضوع میں اضافہ کریں۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر ۸) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْءَ انَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (سورۃ الحشر: ۲۱)

(ترجمہ) اگر ہم اس قرآن کو ایک پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا اور ڈر جاتا یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سوچیں۔

(فائدہ) یہ آیت تقاضہ کر رہی ہے کہ مسلمان کو اللہ نے جو قرآن عطا کیا ہے تو آدمی اس کو اسی طرح سے پیش آئے جیسے اس کا حق ہے پہاڑ انسان کے مقابلے میں کمزور ہے اس لئے وہ قرآن کے حقوق کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکا جس انسان کے دل میں جتنا غفلت ہے وہ اتنا ہی قرآن کے تقاضوں سے بے پرواہ ہے یہ آیت تقاضا کر رہی ہے کہ قرآن پڑھنے والا قرآن کو یاد کرنے والا قرآن کو سمجھنے والا قرآن کی تفسیر کو جاننے والا اپنی اپنی ذمہ داری کے موافق قرآن کے لئے خشوع وخضوع کا اظہار کرے اور خوف وخشیت کے مقامات

سے خوب اثر لے بہت سے اکابر ایسے تھے جو قرآن کی خوف کی آیات کے ملاحظہ کرنے سے ان کے دل پارہ پارہ کر بیٹھے اور موت خوف وخشیت کی حالت میں ہی آئی جس کے متعلق اللہ تعالی نے اس آیت میں فکر کی دعوت دی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر۹) إِنَّهُ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ (سورۃ واقعہ: ۷۷ تا ۸۱)

(ترجمہ) بے شک یہ قرآن عزت والا ہے ایک پوشیدہ کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک لوگ ہیں پروردگار عالم کی طرف سے اتاری ہوئی ہے اب تم اس بات میں کیا سستی کرتے ہو۔

(فائدہ) ان آیات میں اللہ تعالی نے قرآن کریم کی عظمت کا بیان کیا ہے کہ وہ لوح محفوظ میں بھی محفوظ ہے (اور جن لوگوں کے سینے اللہ تعالی نے قرآن کی حفاظت کی جگہ بنائے ہیں وہ ایک گونہ لوح محفوظ کے مشابہہ ہیں قرآن پاک کو باوضو ہوکر طہارت کی حالت میں چھوا جائے کیونکہ یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہے اس قرآن کے متعلق سستی اور غفلت نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی تکذیب کرنی چاہئے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

(آیت نمبر۱۰) أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ ٱللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ ٱلْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ۝ ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ

تَعْقِلُوْنَ۝ (سورۃ الحدید:۱۶،۱۷)

(ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے گڑگڑائیں اور جو نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جائیں اور ان جیسے نہ ہوں جن کو ان سے پہلے کتاب ملی تھی پر ان پر زمانہ بیت گیا (اور توبہ نہ کی) پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے (آج) بہت سے نافرمان ہیں۔ جان لو اللہ زمین کو اس کے بنجر ہونے کے بعد تر و تازہ کرتا ہے ہم نے تمہیں پتے کی باتیں کھول کر سنا دی ہیں اگر تمہیں سمجھ ہے۔

(فائدہ) اللہ کے ذکر اور قرآن کے سامنے مؤمنین کے دل جھک جائیں اور ان کو ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح نہیں ہونا چاہیے جن کے دل اللہ کے ذکر کے لئے نرم نہیں ہوئے اللہ تعالی جس طرح زمین کو اس کے بنجر ہو جانے کے بعد نباتات سے تازگی دیتا ہے اسی طرح مردہ دلوں کو اپنے ذکر اور قرآن پاک سے زندہ کرتا اور زندہ رکھتا ہے چنانچہ جو لوگ اپنے دل کو دائمی زندگی دینا چاہتے ہیں وہ اپنے دل و زبان اور جسم و جان کو اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت میں ہر وقت مشغول رکھیں واللہ اعلم۔

ہم نے یہاں قرآن کریم کی تلاوت کے متعلق چند آیات کا ذکر کیا ہے ورنہ تلاوت کے متعلق قرآن کریم میں بہت آیات وارد ہیں دیکھنے والے قرآن شریف میں خود ہی ملاحظہ فرمالیں۔

اس کے بعد اب اگلے باب میں فضائل تلاوت کی احادیث کو بیان کیا جاتا ہے اللہ تعالی تلاوت کی توفیق عطا فرمائیں۔

دوسرا باب

تلاوت قرآن کے فضائل

گذشتہ آیات میں جناب باری تعالیٰ کے بعض ارشادات عالیہ کو قرآن کریم سے نقل کیا گیا ہے جن میں قرآن کریم کی تلاوت، غور و خوض اور خوف وخشیت کا بیان موجود ہے

چونکہ مسلمانانِ امت ثواب کے حصول اور برکات سے مال مال ہونے کے لیے بڑے ذوق وشوق سے قرآن شریف کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں خصوصاً عمر رسیدہ مسلمان زیادہ تلاوت کرتے ہیں، لہذا جو فضائل فقط تلاوت قرآن پر وارد ہوئے ہیں ان کو بھی ان کے شوق و ذوق دیگر وجوہ کی بنیاد پر چاہے وہ نماز میں قرآن شریف کی تلاوت کریں یا مساجد میں بیٹھ کر یا سفر وحضر میں ان کو بھی تلاوت کے ثوابات اور انعامات ملیں گے اس لئے اب ہم تلاوت قرآن کے فضائل و انعامات سے متعلق چند احادیث شریفہ کو بیان کرتے ہیں قارئین کرام ان کو بھی ذہن نشین کرلیں اور ان میں جن طریقوں سے اور جن تعدادوں سے ثواب اور انعام کے حصول کا بیان ہوا ہے ان کو بھی محفوظ رکھیں اور تلاوت قرآن کرتے رہیں انشاءاللہ ان تلاوتوں کے اجر وثوابات سے ضرور بہرہ ور ہوں گے۔

ایک حرف کی تلاوت پر ستر نیکیاں

(حدیث نمبر ۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَمْ يُعْرِبْهُ وُكِّلَ بِهِ مَلَكٌ يَكْتُبُ لَهُ كَمَا

أُنزِلَ بِكُلِّ حَرفٍ عَشرَ حَسنَاتٍ، فَإنْ أعرَبَ بَعضَهُ وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَكتُبَانِ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ عِشرِينَ حَسنَةً، فَانْ اَعْرَبَهُ وُكِّلَ بِهِ أربَعَةُ أملاكٍ يَكتُبُونَ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ سَبعِينَ حَسنَةً .(۱).

(ترجمہ) جس نے قرآن مجید بلا اعراب (تجوید کی صفات محسنہ کے بغیر) پڑھا اس کو ایک فرشتہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو قرآن پاک کو اسی طرح لکھتا ہے جیسے نازل کیا گیا (اور) ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھتا ہے پس اگر قرآن کے کچھ حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھا (کچھ صفات محسنہ کے ساتھ اور کچھ صفات لازمہ کے ساتھ) اس کو دو فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں۔ پس اگر کوئی قرآن پاک کو مکمل اعراب کے ساتھ (یعنی مکمل تجوید سے) پڑھتا ہے تو اس کے لئے چار فرشتے مقرر کر دئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر نیکیوں کا اتنا عظیم ثواب ہوتا ہے جس کو چار فرشتے (نامہ اعمال میں) لکھتے ہیں اور جو ایک حرف اور آیت نہیں بلکہ بہت سی آیات تلاوت کرتا ہے اس کا اندازہ خود ہی کر لیں۔

بلا اعراب کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کی تجوید کی صفات محسنہ کے بغیر پڑھے اور اگر تجوید کی صفات لازمہ کے بغیر تلاوت کی تو اس پر ثواب تو در کنار تلاوت ہی حرام ہے جیسا کہ ہم نے مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے حوالہ سے اس مضمون میں نقل کیا ہے اور اعراب کا مطلب یہ ہے کہ تجوید کی صفات لازمہ اور محسنہ کے ساتھ پڑھے۔ اور جو آدمی قرآن کا کچھ حصہ اعراب کے ساتھ اور کچھ بلا اعراب (یعنی کچھ تجوید کی صفات لازمہ کے

(۱) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱ ص ۷ واللفظ له. ومجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۳ وعزاه الی الطبرانی فی الاوسط.

ساتھ اور کچھ صفات محسنہ کے ساتھ) تلاوت کرتا ہے تو اس کے بلا اعراب تلاوت شدہ حصہ کو وہ دونوں فرشتے درست کر کے نامہ اعمال میں نقل کرتے ہیں، جیسا کہ کنز العمال جلد اول کی بعض روایات اور اس حدیث کے حصہ اول سے بطور دلالۃ النص معلوم ہوتا ہے۔ اور صحیح تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلہ میں ستر نیکیاں لکھنے کے لئے چار فرشتے مقرر کرنا بھی با تجوید تلاوت قرآنی کی عظمت کی دلیل ہے۔

تلاوت شدہ آیت قیامت میں نور ہوگی

(حدیث نمبر۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ تَلا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ اسْتَمَعَ الْآيَةَ مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ. (۲)

(ترجمہ) جس نے کتاب اللہ سے کوئی آیت تلاوت کی تو وہ (آیت) روز قیامت اس کے لئے نور ہوگی، اور جو کتاب اللہ کی کسی آیت کے سننے کے لئے متوجہ ہوا اس کے لئے نیکی لکھی جاتی رہتی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں دو فضیلتیں بیان کی گئی ہیں ایک اس آیت کا قیامت میں تلاوت کرنے والے کے لئے نور ہونا اور دوسرا سامع کے لئے اجر کا دوہرا ہونا۔ اور جو قرآن کی آیات پڑھنے سننے اور عمل کرنے پر پوری زندگی کو صرف کر دیتا ہے اس کے لئے نورانیت اور حسنات کا حساب لگانا بہت مشکل ہے حدیث میں جو (مضاعفہ) کا لفظ آیا ہے اس کا معنیٰ دو چند

(۲) اخرجه احمد بلين (جمع الفوائد ج۲ ص ۱۲۴). والبيهقي في شعب الايمان (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۴ واللفظ له) والجامع الصغير مع المناوى ج ۱ ص ۵۹ مع تقديم جملة الاخير. ومثله نقله صاحب جمع الفوائد.

اور اس سے زائد اور ہمیشہ بڑھنے کا بھی آتا ہے تو گویا ایک لحاظ سے ایک آیت کو بغور سننے کا اتنا اجر کہ قیامت تک لکھا جائے۔

ایک آیت کی تلاوت عرش کے علاوہ ہر شے سے افضل ہے

(حدیث نمبر۳) حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَسِمَاعُ آیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ مِثْلِ صُبَیْرٍ یَتَصَدَّقُ بِہٖ وَلَقِرَاءَۃُ آیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ أَفْضَلُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ دُوْنَ الْعَرْشِ. (۳)

(ترجمہ) قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بے شک کتاب اللہ کی کسی آیت کا سننا بہت بڑی روٹی صدقہ کرنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اور کتاب اللہ کی کسی آیت کا تلاوت کرنا عرش کے علاوہ ہر شے سے افضل ہے۔

(فائدہ) آیت قرآنی کا سننا اس حدیث میں صدقہ کرنے سے افضل معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا صفت کلام ہے اور اسی طرح برتر ہے جیسے خود خدا تعالیٰ مخلوق سے برتر ہیں اسی لئے اس کا سماع بھی صدقہ سے افضل ہوا۔ اسی طرح تلاوت قرآن کا عرش کے علاوہ ہر شے سے افضل ہونا بھی اسی سے واضح ہوتا ہے۔ اور عرش کا تلاوت سے افضل ہونا اس لئے ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کرنے والا بندہ ہے اور عرش پر خود صاحب کلام (اللہ تعالیٰ) اپنی شان کے مطابق مستوی ہیں گویا کہ تلاوت کی نسبت بندہ کی طرف ہے اور عرش کی نسبت خود خدا تعالیٰ کی طرف ہے

(۳) اخرجہ أبو الشیخ والدیلمی (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۵).

اس لئے عرش اور بندہ کی تلاوت میں بھی اتنا ہی فرق اور تناسب ہے اگرچہ صفت کلام باری تعالیٰ عرش سے افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک آیت کی تلاوت سے جنت میں درجہ بلند اور نور کا چراغ

(حدیث نمبر۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنَ الْقُرآنِ كَانَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمِصْبَاحٌ مِنْ نُوْرٍ. (۴)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی اس کے لئے جنت میں درجہ بلند ہوگا اور نور کا چراغ ہوگا۔

(فائدہ) اس حدیث میں حافظ یا ناظرہ خواں کی کوئی قید نہیں پس جب بھی کوئی ایک آیت قرآن کی تلاوت کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک درجہ بلند ہو جائے گا اور ایک نور کا چراغ روشن ہو جائے گا پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آیات قرآنی کو بار بار تلاوت کر کے اپنے لئے جنت میں درجات اور چراغ بڑھاتے رہتے ہیں ہمیں بھی یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

تیس آیات کی تلاوت پر ہر نقصان سے نجات

(حدیث نمبر۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبُعٌ ضَارٌّ وَلَا لِصٌّ طَارِقٌ وَعُوْفِيَ فِيْ نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى

(۴). رواه البيهقي في شعب الايمان (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۷).

يُصْبِحَ. (۵)
(ترجمہ) جس نے رات کو تیس آیت تلاوت کیں، اس کو اس رات میں تکلیف دینے والا کوئی درندہ تکلیف نہیں پہنچائے گا اور نہ کوئی رات کو آنے والا چور تکلیف پہنچائے گا اس کو اس کی ذات اور اہل خانہ اور مال ودولت میں سلامتی عطا کی جاتی ہے۔

چالیس، سو، دوسو اور پانچ سو آیات کی تلاوت کے فضائل

(حدیث نمبر ۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مَنْ قَرَأَ أَرْبَعِينَ آيَةً فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَي آيَةٍ لَمْ يُحَاجِهِ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ. (۶)
(ترجمہ) جس نے چالیس آیات ایک رات میں تلاوت کیں وہ غافلین سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات تلاوت کیں وہ باادب اور تابعدار لوگوں میں لکھا جائے گا اور جس نے دوسو آیات تلاوت کیں قیامت کے دن اس سے قرآن (اپنی تلاوت کے بارے میں) جھگڑا نہیں کرے گا اور جس نے پانچ سو آیات تلاوت کیں اس کے لئے ثواب کا ایک قنطار لکھا جائے گا۔
وفي رواية أبي نصر: مَنْ قَرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ إِلَى

(۵). رواه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۷).
(۶). رواه البيهقي في شعب الايمان (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۷).

الُفِ آيَةٍ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنطَارٌ مِّنَ الْجَنَّةِ. (۷)

(ترجمہ) اور ابونصر کی روایت میں ہے جس نے پانچ سو آیات سے لے کر ہزار آیات تک کی ایک رات میں تلاوت کی وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ایک قنطار جنت سے اجر وثواب لکھ دیا جائے گا۔

(فائدہ) پہلی حدیث میں پانچ سو آیات کی تلاوت پر ایک قنطار کا اجر ہے اور اس روایت میں پانچ سو سے ہزار آیات تک تلاوت میں ایک قنطار کا اجر ہے۔ اور آئندہ حدیث میں ہزار آیات کی تلاوت پر ایک قنطار کا ثواب ہے ان میں بظاہر آپس میں اختلاف معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (۱) اس لئے کہ یا تو پانچ سو سے ہزار آیات تک کا ثواب مراد ہے، چاہے کوئی پانچ سو آیات پڑھے یا چھ سو یا سات سو یا آٹھ سو یا نو سو یا ہزار اس کا ثواب ایک قنطار ہی ہے۔ (۲) یہ کہ پڑھنے والے پر موقوف ہے کہ اس میں کتنی سو آیات پڑھنے کی ہمت ہے بعض کمزور یا صاحب عذر ہوتے ہیں ان کے لئے پانچ سو آیات کا وہی ثواب ہوگا جو بے عذر کی ہزار آیات تلاوت کرنے کا ہے۔ (۳) یا تلاوت کرنے والے کے مقام و منصب کے مطابق ہے۔ ایک عام مسلمان ہزار آیات تلاوت کرتا ہے اور ایک خاص اللہ والا پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا ثواب پڑھنے والے کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے ہزار آیات کے ثواب کے برابر کر دیا جاتا ہوگا۔ (۴) یا نیت و آداب میں فرق ہوتا ہے ایک نے خوب اخلاص اور آداب تلاوت کے ساتھ پانچ سو آیات تلاوت کیں تو دوسرے نے کم آداب یا کم اخلاص سے ہزار آیات کی تلاوت کی تو اس طرح دونوں ثواب میں برابر ہو گئے۔ (۵) یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود قنطار ہی میں فرق ہو

(۷) رواہ ابو نصر (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۱).

جیسے کسی کام میں پہاڑ جتنا ثواب مذکور ہو اب دنیا میں پہاڑ تو بڑے چھوٹے ہر طرح کے ہیں اب جس طرح کا کام کیا ہوگا اتنے ہی تناسب کا پہاڑ انعام میں ہوگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اور قنطار کی تعریف اور تفصیل اگلی حدیث شریف میں آ رہی ہے۔

ہزار آیات کی تلاوت پر ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو احد پہاڑ کے برابر ثواب، اور تین سو آیات کی تلاوت پر مغفرت

(حدیث نمبر ۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ أَلفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنطَارًا. وَالْقِنطَارُ مِائَةُ رِطْلٍ وَالرِّطْلُ ثِنْتَاعَشَرَةَ أُوْقِيَةً وَالْأُوْقِيَةُ سِتَّةُ دَنَانِيرَ، وَالدِّيْنَارُ أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قِيْرَاطًا، وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ. وَمَن قَرَأَ ثَلاثَمائَةٍ قَالَ اللهُ لِمَلائِكَتِهِ نَصَبَ عَبْدِي كَيْ أُشْهِدُكُم يَا مَلَائِكَتِي اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ. وَمَن بَلَغَهُ عَنِ اللهِ فَضِيلَةٌ فَعَمِلَ بِهَا اِيْمَانًا بِه وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ أَعطَاهُ اللهُ ذٰلِكَ وَاِنْ لَم يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ. (۸)

(ترجمہ) جس نے ہزار آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ایک قنطار (کے برابر) ثواب لکھا جاتا ہے، اور ایک قنطار سو رطل کا اور ایک رطل بارہ اوقیہ کا اور ایک اوقیہ چھ دینار کا اور ایک دینار چوبیس قیراط کا، اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

اور جس نے تین سو آیات تلاوت کیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے

(۸) فضائل القرآن الكريم لابن كثير المطبوع في آخر تفسيره (ج۷ ص ۵۱۲) عن مسند أبي يعلى الموصلي.

ہیں میرے بندے نے بہت مشقت اٹھائی اس لئے میرے فرشتو، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے (کسی عمل کی) فضیلت پہنچی پس اس نے ایمان اور ثواب کی امید سے اس پر عمل کیا اس کو اللہ تعالیٰ وہی ثواب عطا فرمائیں گے۔ اگرچہ اس عمل کا وہ ثواب اس طرح وارد نہ تھا۔

(فائدہ) اس حدیث میں جو ہزار آیت کی تلاوت کا ثواب بیان ہوا ہے اس کا حساب اس طرح سے ہے کہ ایک پہاڑ ایک قیراط کے برابر ہے پھر ایک قیراط چوبیس دینار کا ہے اس طرح سے جب ۲۴ قیراط کو ۶ دینار سے ضرب دیں تو ۱۴۴ قیراط بنتے ہیں اور پھر ۱۴۴ کو ۱۲ اوقیہ سے ضرب دیں تو ۱۷۲۸ قیراط بنتے ہیں پھر ان ۱۷۲۸ قیراط کو ۱۰۰ ارطل کے ساتھ ضرب دیں تو ۱۷۲۸۰۰ (ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو) احد پہاڑ کے برابر ہے۔ تو ہزار آیت کی تلاوت کا ثواب ۱،۷۲،۸۰۰ (ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو) احد پہاڑ کے برابر ہے۔

اور احد پہاڑ خود اتنا بڑا پہاڑ ہے کہ اس کے اردگرد کا فاصلہ طے کرنے کے لئے طویل وقت درکار ہے اور یہ ثواب اس حدیث کی رو سے مکمل ہزار آیات کی تلاوت کا ہے اس حساب سے اگر ایک آیت کی تلاوت کا حساب لگائیں تو ۱۷۰۰۲ سے کچھ اوپر احد پہاڑ کے برابر ثواب بنتے ہیں اور آیات کی طوالت مختلف طور سے ہے کوئی چھوٹی کوئی بڑی اگر کوئی تین حرف کی آیت کی تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی انشاء اللہ سترہ ہزار دوسو سے زائد احد پہاڑوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اس روایت سے قبل کی ایک روایت میں اتنا ثواب پانچ صد آیات کی تلاوت پر بھی وارد ہوا ہے تو اس کی رو سے

پانچ سو آیات کی تلاوت کا ثواب ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو ہے اور ایک آیت کی تلاوت کا ثواب چوبیس ہزار پانچ احد پہاڑوں کے برابر بنتا ہے (ان دونوں روایتوں میں جو پانچ صد اور ہزار آیات کی تلاوت پر ایک ہی ثواب وارد ہونے میں اختلاف نظر آتا ہے اس کا جواب پچھلی حدیث کے فائدہ میں گزر چکا ہے) بڑی عظیم فضیلت اور ثواب ہے حفاظ وغیرہم کو اس سے محروم نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی تلاوت میں مگن رہنا چاہئے آخر خدا تعالیٰ نے یہ فضیلت دی کس لئے ہے؟ اس کو استعمال کیجئے اور منٹوں گھنٹوں میں کروڑوں اربوں پتی بنئے۔

اور اس رسالہ میں بعض وہ احادیث جو بطور سند کے کچھ ضعیف ہیں ان پر عمل اور اجر و ثواب کی دلیل اس حدیث کا آخری حصہ (ومن بلغه عن الله فضيلة فعمل بها الخ) ہے اور اس پر مکمل بحث مستقل عنوان ''ضعیف احادیث فضائل اعمال میں حجت ہیں'' میں ہم نے ذکر کر دی ہے اس کو وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن پاک پڑھنے والے کی مثال مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی طرح ہے

(حدیث نمبر ۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تَعَلَّمُوا الْقُرآنَ وَاقرَءُوْهُ وَارقُدُوْا. فَاِنَّ مَثَلَ القُرآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيحُهٗ فِى كُلِّ مَكَانٍ، ومثلُ من تعلمهٗ فيرقُدُ وَهُوَ فِي جَوفِهٖ كَمَثَلِ

جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ. (۹)

(ترجمہ) قرآن کی تعلیم حاصل کرو، اس کی تلاوت کرو اور آرام کرو (سو جاؤ)، بے شک قرآن کی مثال اس آدمی کے لئے جس نے اس کی تعلیم حاصل کی اس برتن کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا اس سے ہر مکان میں خوشبو مہکتی ہو۔ اور جس نے اس کی تعلیم حاصل کی پھر آرام کیا (اور اس پر عمل نہ کیا) جبکہ قرآن اس کے اندر (دل میں) موجود ہو اس کی مثال چمڑے کے اس برتن کی طرح ہے جس میں کستوری تو موجود ہو مگر اس کے سر کو باندھ دیا گیا ہو (جس سے خوشبو باہر نہ آتی ہو)۔

(فائدہ) تلاوت قرآن ہر حال میں مبارک ہے لیکن عمل نہ کرنے سے فضائل میں کمی آجاتی ہے اور بعض اوقات آدمی ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے کہ وہ سب فضائل سلب کر لئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ حفظ کے بعد عمل کی بھی توفیق عطا فرمائیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ لکھتے ہیں

یعنی جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس کی خبر گیری کی، راتوں کو نماز میں تلاوت کی، اس کی مثال اس مشک دان کی سی ہے کہ جو کھلا ہوا ہے کہ اس کی خوشبو سے تمام مکان مہکتا ہے اسی طرح اس حافظ کی تلاوت سے تمام مکان انوار و برکات سے معمور رہتا ہے۔ اور اگر وہ حافظ سو جائے یا غفلت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تب بھی اس کے قلب میں جو کلام پاک ہے وہ تو بہر حال مشک ہی ہے، اس غفلت سے اتنا نقصان ہوا کہ دوسرے لوگ اس کی برکات سے محروم رہے لیکن اس کا قلب تو بہر حال اس مشک کو اپنے

(۹) رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ (ج ۱ ص ۷۸) وابن حبان (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۴۶) مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۸۷۔ کنز العمال ج ۱ ص ۵۱۱۔

اندر لئے ہوئے ہے۔(۱۰)

تلاوت کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال

(حدیث نمبر۹) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَثَلُ الْمؤمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الأتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّب وَرِیحُهَا طَیِّب، وَمَثَلُ الْمؤمِنِ الَّذِی لَایَقْرأُ الْقرآنَ کَمَثَلِ التَّمَرَةِ طَعْمُهَا طیّبٌ وَلا رِیحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطُعْمُهَامُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَایَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلا رِیْحَ لَهَا. (۱۱)

(ترجمہ) قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج (ایک عمدہ اور کثیر الفوائد پھل) کی طرح ہے جس کا ذائقہ اور خوشبو پاکیزہ اور عمدہ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں۔ اور منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ (پھولوں کے) گلدستہ کی مانند ہے جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور قرآن

(۱۰)(فضائل القرآن).

(۱۱) صحیح البخاری ج۲ ص ۷۵۱ و ۷۵۷. صحیح مسلم ج ا ص ۲۶۹. مفتاح کنوز السنة ۴۰۲. تفسیر القرطبی ج ا ص ۶. مقدمة تفسیر الخازن ج ا ص ۵. فضائل القرآن لابن کثیر فی آخر تفسیرہ ج۷ ص ۵۰۷. الحدائق فی علم الحدیث والزھدیات لابن الجوزی ج ا ص ۵۰۳. الترغیب والترھیب للمنذری ج ۲ ص ۳۴۶. ابن ماجة ج ا ص ۷۷ واللفظ له. المشکوة ج ا ص ۱۸۴. کنزالعمال ج ا ص ۵۲۲ عن احمد والشیخین والترمذی وابی داود والنسائی وابن ماجة.

کی تلاوت نہ کرنے والے منافق کی مثال اندرائن (حنظل کے پھل) کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی انتہائی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔

(فائدہ) حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ اس حدیث کے فائدہ میں لکھتے ہیں مقصود اس حدیث سے غیر محسوس شے کو محسوس کے ساتھ تشبیہ دینا ہے تاکہ ذہن میں فرق کلام پاک کے پڑھنے اور نہ پڑھنے میں سہولت سے آ جائے ورنہ ظاہر ہے کہ کلام پاک کی حلاوت و مہک سے کیا نسبت ترنج و کھجور کو، اگرچہ ان اشیاء کے ساتھ تشبیہ میں خاص نکات بھی ہیں جو علوم نبویہ کی وسعت کی طرف مشیر ہیں۔ مثلاً ترنج ہی کو لیجئے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے، معدہ صاف کرتا ہے، ہضم میں قوت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے منافع ہیں کہ قراءت قرآن شریف کے ساتھ خاص مناسبت رکھتے ہیں مثلاً منہ کا خوشبودار ہونا، باطن کا صاف ہونا، روحانیت میں قوت پیدا ہونا۔ یہ منافع تلاوت میں ہیں جو پہلے منافع کے ساتھ بہت ہی مشابہت رکھتے ہیں۔ ایک خاص اثر ترنج میں یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ جس گھر میں ترنج ہو وہاں جن نہیں جا سکتا، اگر یہ صحیح ہے تو پھر کلام پاک کے ساتھ خاص مشابہت ہے (جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں تلاوت ہو وہاں جنات نہیں آ سکتے جس کی تفصیل اسی رسالہ میں موجود ہے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے احیاء (یعنی احیاء العلوم للغزالیؒ) میں نقل کیا ہے کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔

(۱) مسواک (۲) روزہ (۳) تلاوت کلام اللہ شریف کی (۱۲)

حافظ کے خلاف قرآن کا استغاثہ

(حدیث نمبر ۱۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم

(۱۲) (فضائل القرآن)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآن وعَلَّقَ مُصحَفَهُ لَم يَتعَاهَدْهُ وَلم يَنظُرْ فِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتعلِقًا بِهِ يَقُوْلُ: يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ! اِنَّ عَبْدَكَ هٰذَا اتَّخَذَنِي مَهْجُوْرًا فَاقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ. (۱۳)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم کی (حفظ یا ناظرہ) تعلیم حاصل کی۔ پھر قرآن کو معلق کر دیا۔ (یعنی اس کو نہ پڑھا) اور اس کے یاد رکھنے کی کوشش نہ کی اور اس کو دیکھا تک نہیں تو قرآن کریم قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے ساتھ چمٹنے والا ہوگا (اور) کہے گا۔ اے رب العالمین! بے شک تیرے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا پس میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمائیے۔

(فائدہ) قرآن پاک کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا گناہ ہے، زمانہ حال میں یہ مرض عام ہوگیا ہے کہ اکثر لوگ قرآن پڑھ لینے کے بعد اس کو پڑھنا تو درکنار ہاتھ تک نہیں لگاتے ایسے لوگ قیامت کے دن قرآن کریم کے مجرم ہوں گے قرآن ان کے خلاف استغاثہ کرے گا اور کوئی چھڑانے والا نہ ہوگا اور اس کے سبب جہنم میں جھونک دیا جائے گا اس لئے ہمیں اس کی فکر کرنی ضروری ہے۔

زیادہ تلاوت کرنے والا بڑا اعبادت گذار

(حدیث نمبر ۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

اَعْبَدُ النَّاسِ اَكْثَرُهُمْ تِلَاوَةً لِلْقُرآن. (۱۴)

(۱۳). الجامع لاحكام القرآن للقرطبي ج ۱۳ ص ۲۷-۲۸.
(۱۴) مسند الفردوس والموهبي في فضل العلم بزيادة (الجامع الصغير مع المناوي ج ۱ ص ۵۴۹).

(ترجمہ) لوگوں میں سے زیادہ عبادت کرنے والے قرآن کی زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں۔

(فائدہ) یہ فضیلت نفلی عبادت میں ہے ورنہ فرائض، واجبات تو سب کے ذمہ یکساں ہیں اگر نفلی نماز میں کثرت سجود کی بجائے تلاوت کی کثرت کثرت قیام سے کی جائے تو تلاوت کا بڑا ثواب ہے اور اس کا افضل طریقہ وہ ہے جو مستقل طور پر تلاوت کا افضل ترین طریقہ کے عنوان میں آرہا ہے۔

قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنا بینائی قائم رہنے کا ذریعہ ہے

(حدیث نمبر ۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن أَدَامَ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِهٖ مَادَامَ فِي الدُّنيَا. (۱۵)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم میں ہمیشہ دیکھ کر تلاوت کی جب تک وہ دنیا میں زندہ رہے گا اس کو اس کی نظر سے نفع دیا جائے گا۔ (یعنی بینائی قائم رہے گی)۔

(حدیث نمبر ۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ الْقُرآنَ نَظَرًا مُتِّعَ بِبَصَرِهٖ. (۱۶)

(ترجمہ) جس نے قرآن میں دیکھ کر تلاوت کی اس کو اس کی نگاہ سے نفع دیا جائے گا (اس کی نگاہ کو باقی رکھا جائے گا)۔

(فائدہ) ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو آدمی (چاہے حافظ ہو یا غیر حافظ) قرآن پاک میں دیکھ کر تلاوت کرتا رہے اس کی برکت سے

(۱۵) رواہ أبو الشيخ (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۶).
(۱۶) رواہ ابن النجار (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۶).

اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے نور کو برقرار رکھیں گے اور وہ نابینا نہ ہوگا اس کی نظر باقی رہے گی چاہے بدستور مکمل رہے یا کچھ کم ہو جائے۔ اور جن افراد کی نظر حافظ ہونے اور قرآن دیکھ کر پڑھنے کے باوجود ختم ہو جاتی ہے اور وہ دنیا ہی میں نابینا ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یا تو ان کی تلاوت اس حد تک مقبول نہیں ہوتی یا کوئی ایسا گناہ سرزد ہو جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اس فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں یا اللہ حافظ وقاری کی آنکھوں کا نور لے کر اس کے بدلہ میں کوئی عظیم اجر دینا چاہتے ہیں اس کے عوض میں بھی بینائی لے لیتے ہیں۔

قرآن میں دیکھ کر حفظ وتلاوت کرنے کی فضیلت

(حدیث نمبر۱۴) حضرت رسول دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

خَمسٌ مِنَ العِبَادَةِ: اَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْوَالِدَینِ، وَالنَّظَرُ اِلٰی زَمْزَمَ وَهِیَ تَحُطُّ الخَطَایَا، وَالنَّظَرُ فِیْ وَجْهِ الْعَالِمِ. (۱۷)

(ترجمہ) پانچ چیزیں عبادت ہیں قرآن میں نظر کرنا۔ کعبہ کی طرف نظر کرنا، والدین کی طرف نظر کرنا، زمزم کی طرف نظر کرنا اور یہ گناہوں کو جھاڑتا ہے۔ اور عالم کے چہرہ کی طرف نظر کرنا۔

(حدیث نمبر۱۵) حضرت اوس بن اایاس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا۔

قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِی غَیرِ الْمُصْحَفِ اَلفُ دَرَجَةٍ، وَقِرَاءَتُهُ فِی الْمُصْحَفِ تُضَاعَفُ عَلٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَلْفَیْ

(۱۷) رواه الدار قطنی (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵).

دَرَجَةٍ. (۱۸)

(ترجمہ) آدمی کا یاد سے تلاوت کرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اور مصحف (قرآن) میں دیکھ کر تلاوت کرنا اس پر دو ہزار درجہ تک بڑھایا جاتا ہے (یعنی دو ہزار درجہ افضل ہے)۔

(حدیث نمبر ۱۶) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ نَظَرًا عَلٰى مَنْ يَقْرَؤُهُ ظَاهِرًا كَفَضْلِ الْفَرِيْضَةِ عَلَى النَّافِلَةِ. (۱۹)

(ترجمہ) قرآن میں دیکھ کر پڑھنے کی فضیلت بن دیکھے پڑھنے پر اتنی ہے جتنی فرض کی فضیلت نفل پر ہے۔

(فائدہ) یاد سے تلاوت کرنے کی فضیلت اپنی جگہ مسلم ہے مگر جو قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرتے ہیں اس کی فضیلت یاد سے پڑھنے پر ہزار گنا اور نفل کے مقابلہ میں فرض کے درجہ تک بڑھی ہوئی ہے جیسا کہ مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش یہی کرنی چاہئے کہ دیکھ کر ہی تلاوت کریں تا کہ ہزار گنا تلاوت کرنے کا اور ہزار گنا قرآن کو دیکھنے کا ثواب بھی حاصل رہے۔

امت کے بہترین افراد قراء، فقہاء، اتقیاء، مبلغین اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں

(حدیث نمبر ۱۷) حضرت رسول کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات کا فرمان ہے کہ

(۱۸) رواہ الطبرانی فی الکبیر (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۸)۔
(۱۹) أخر... بسند صحیح (الاتقان ج ۱ ص ......)۔

خَيرُ النَّاسِ أقرَؤهُم وَأفقَهُهُم فِي دِينِ اللهِ، وَأتقَاهُم لِلّهِ وَآمَرُهُم بِالمعرُوفِ، وَانهَاهُم عَنِ المنكَرِ، وَأوصَلُهُم لِلرَّحِمِ. (۲۰)

(ترجمہ) لوگوں میں سے بہتر ان میں سے بڑے قراء اور فقہاء (اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والے) اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ خوف رکھنے والے اور زیادہ امر بالمعروف کرنے والے اور زیادہ نہی عن المنکر کرنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

(فائدہ) اس حدیث میں ان لوگوں کی افضیلت بیان کی گئی ہے جو مذکورہ صفات کے حامل ہیں جن میں قراء اور حفاظ سرفہرست ہیں۔

قاریٔ قرآن کا انبیاء علیہم السلام وصدیقین کے طبقہ میں شمار

(حدیث نمبر ۱۸) حضرت معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ سید عالم خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

مَن قَرَأَ ألفَ آيَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَ يَومَ القِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا. (۲۱)

(ترجمہ) جس نے خالص اللہ کی رضا کے لئے ایک ہزار آیات تلاوت کیں وہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء، صالحین، اور حسن اولئک رفیقا میں لکھا جائے گا۔

(فائدہ) مسلمانوں کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ چلتے پھرتے روزانہ

(۲۰) أخرجه أحمد في مسنده والطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الإيمان (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۱).
(۲۱) الطبراني الكبير مسند أحمد. ابن السني. المستدرك. الترمذي عن معاذ بن أنس (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۷).

جتنا حصہ ان کو قرآن شریف کا یاد ہے اس کی تلاوت کرلیا کریں آیات تلاوت کرلیا کریں اس طرح سے وہ اس فضیلت کو حاصل کرلیں نیز غیر حفاظ قرآن میں دیکھ کر ہزار آیات پڑھنے سے یہ مرتبہ اور اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کریں۔

قاریٔ قرآن کے لئے روز قیامت میں نو انعامات

(حدیث نمبر ۱۹) حضرت غضیف بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ محسن اعظم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

يَا مَعَاذُ: اِن اَرَدتَ عَيشَ السُّعَدَاءِ وَمِيتَةَ الشُّهَدَاءِ وَالنَّجَاةَ يَومَ الحَشرِ وَالأَمنَ يَومَ الخَوفِ وَالنُّورَ يَومَ الظُّلُمَاتِ وَالظِّلَّ يَومَ الحَرُورِ وَالرِّيَّ يَومَ العَطَشِ وَالوَزنَ يَومَ الخِفَّةِ وَالهُدٰى يَومَ الضَّلَالَةِ فَادرُسِ القُرآنَ فَاِنَّهُ ذِكرُ الرَّحمٰنِ وَحِرزٌ مِنَ الشَّيطَانِ وَرُجحَانٌ فِي المِيزَانِ. (۲۲)

(ترجمہ) اے معاذ اگر تمہارا سعادت مندوں کے سے عیش اور شہداء کی سی موت اور یوم محشر میں نجات اور روز قیامت کے خوف سے امن اور اندھیروں کے دن نور اور گرمی کے دن سایہ اور پیاس کے دن سیرابی اور (اعمال میں) ہلکاپن کی جگہ وزن داری اور گمراہی کے دن ہدایت کا ارادہ ہے تو قرآن پڑھتے رہو کیونکہ یہ رحمٰن کا ذکر پاک ہے اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور حساب کتاب کے ترازو میں رجحان (جھکنے) کا سبب ہے۔

(فائدہ) جب حافظ قرآن کا مشغلہ بھی یہی ہو تو اس کو بھی یہ سب انعام و اکرام حاصل ہو سکتے ہیں۔

---

(۲۲). مسند الفردوس للدیلمی (کنز العمال ج ا ص ۴۴۵).

جس گھر میں تلاوت قرآن ہو اس کا ستاروں کی مانند چمکنا

(حدیث نمبر ۲۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

اَلبَیتُ الَّذِی یُقرَأُ فِیهِ القُرآنُ یَترَاءٰی لِاَ هلِ السَّمَاءِ کَمَا تَترَاءٰی النُّجُومُ لِاَ هلِ الْاَرضِ. (۲۳)

(ترجمہ) وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

(فائدہ) اس سے اندازہ کرلیا جائے کہ جس شخص کے دل میں قرآن شریف کی تلاوت کا شوق ہو اور وہ اس کو اخلاص سے پڑھتا بھی رہتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا رہتا ہو۔ وہ انسان خود کتنا منور ہوگا۔

تلاوت والے گھر عرش تک روشن نظر آتے ہیں

(حدیث نمبر ۲۱) حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان بُیُوتَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَصَابِیْحُ اِلَی الْعَرْشِ یَعْرِفُهَا مُقَرَّبُوا السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ یَقُولُونَ: هٰذَا النُّوْرُ مِنْ بُیُوتَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّتِی یُتْلٰی فِیهَا القُرآنُ. (۲۴)

(ترجمہ) بے شک مومنین کے گھر عرش تک روشن ہیں، ان گھروں کو

(۲۳) شعب الایمان للبیهقی ج ۲ ص ۳۴۱ (الجامع الصغیر ج ۳ ص ۲۲۴) والمصنف لعبد الرزاق ج ۳ ص

(۲۴) اخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول (کنز العمال ج ۱ ص ۵۵۴).

ساتوں آسمانوں کے مقرب (اولوالعزم) فرشتے پہچانتے ہیں (اور یہ) کہتے ہیں کہ یہ نور مومنین کے گھروں کا ہے جن میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(فائدہ) گذشتہ حدیث سے اس حدیث میں تین باتوں کا اضافہ ہے کہ (۱) مومنین کے گھر عرش تک روشن نظر آتے ہیں (۲) ساتوں آسمانوں کے مقرب فرشتے ان کو پہچانتے ہیں (۳) یہ کہتے ہیں کہ یہ نور ان مومنین کے گھروں کا ہے جن میں تلاوت قرآن ہوتی ہے۔

تلاوت قرآن والے گھر میں برکات

(حدیث نمبر۲۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا روایت ہے کہ

اَلْبَيْتُ الَّذِی اِذَا قُرِئَ فِيهِ الْقُرْآنُ حَضَرَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَنَكَّبَتْ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنُ ، وَاتَّسَعَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَكَثُرَ خَيرُهُ وَقَلَّ شَرُّهُ. وَاِنَّ الْبَيْتَ اِذَا لَمْ يُقْرَأْ فِيهِ حَضَرَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ، وَتَنَكَّبَت عَنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَضَاقَ عَلٰى اَهْلِهٖ. وَقَلَّ خَيْرُهُ، وَكَثُرَ شَرهُ. (۲۵)

(ترجمہ) جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیاطین دور ہو جاتے ہیں۔اور وہ اپنے اہل (صاحب خانہ افراد) کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں بھلائی کی بہتات اور شر کی قلت ہو جاتی ہے۔اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہ ہو اس میں شیاطین آجاتے ہیں۔فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے باسیوں پر تنگ ہو

(۲۵) أخرجه محمد بن نصر عن أنس مرفوعا و ابن أبي شيبة و محمد بن نصر عن أبي هريرة موقوفا (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۴) و احياء العلوم ج ۴ ص ۴۶۶.

جاتا ہے خیر کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔
(فائدہ) گھر کو مبارک اور آفات سے دور رکھنے کیلئے اس میں تلاوت قرآن بہت ضروری ہے اس لئے اس حدیث پر عمل کر کے اپنے گھروں کو بھی مبارک بنائیں۔ اور جب گھر میں کوئی شخص موجود ہو اور وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہو تو اس سے بھی گھر میں انوار و برکات ہوں گے۔

تلاوت قرآن میں رونے کا ثواب

(حدیث نمبر ۲۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
مَا مِنْ عَيْنٍ فَاضَتْ فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ اِلَّا قُرَّتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۶)
(ترجمہ) جو آنکھ قرآن پڑھتے وقت (قرآن کے اثر اور خوف خدا کی وجہ سے) آنسو بہادے اسے روز قیامت ٹھنڈا کر دیا جائے گا (یعنی اسے بیش بہا انعامات دے کر جہنم سے آزاد کر کے جنت میں داخل کیا جائے گا)۔

قرآن کی تلاوت اور سماعت کا ثواب

(حدیث نمبر ۲۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
يُدْفَعُ عَنْ مُسْتَمِعِ الْقُرْآنِ بَلْوَى الدُّنْيَا وَيُدْفَعُ عَنْ قَارِئِ الْقُرْآنِ سُوْءُ الْآخِرَةِ وَاسْتِمَاعُ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ مِنْ كَنْزِ الذَّهَبِ وَلَقِرَاءَةُ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا تَحْتَ الْعَرْشِ لِاَنَّهُ كَلَامُ اللّٰهِ تَكَلَّمَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ فَمَنْ الْحَدَ

(۲۶) (فردوس ۲۰۹۵، ۲۱۶۳)

فِیْہِ اَوْقَالَ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ وَلَوْ لَا اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَسَّرَہٗ عَلٰی اَلْسِنِ الْبَشَرِ لَمَا قَدَرَ اَحَدٌ اَنْ یَتَکَلَّمَ بِکَلَامِ الرَّحْمٰنِ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ.(۲۷)

(ترجمہ) قرآن سننے والے سے دنیا کی مصیبت ہٹا دی جاتی ہے۔ اور قاریٔ قرآن سے آخرت کا عذاب ہٹا دیا جاتا ہے۔ کتاب اللہ سے ایک آیت سننا سونے کی کان سے بہتر ہے۔ اور کتاب اللہ کی ایک آیت کی تلاوت عرش کے نیچے کی تمام اشیاء سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل اس کا تکلم فرمایا۔ جس نے اس میں بے دینی پیدا کی یا اپنی رائے داخل کی تو اس نے کفر کیا اور اگر اللہ عزوجل لوگوں کی زبان پر اسے آسان نہ کرتے تو کسی کے بس میں نہ تھا کہ وہ کلام اللہ کو پڑھ سکتا اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''ہم نے قرآن کو یاد کرنے اور پڑھنے کے لئے آسان کر دیا پس کوئی ہے یاد کرنے والا اور پڑھنے والا؟''

مختصر وقت میں زیادہ تلاوت کے واقعات

اور بعض ایک دن اور ایک رات میں آٹھ مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔ چار مرتبہ دن میں اور چار مرتبہ رات میں جن لوگوں نے دن میں چار مرتبہ اور رات میں چار مرتبہ قرآن پاک ختم کیا ان میں سے ایک ابن الکاتب الصوفی ہیں۔

اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المیزان الکبریٰ (ص۷۹ ج۱) میں لکھتے ہیں کہ مجھے سیدی علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک دن اور ایک رات میں تین لاکھ ساٹھ ہزار مرتبہ قرآن پاک کا ختم کیا

(۲۷)(مسند فردوس حدیث ۸۱۲۲-زہر ۴/۲۲۶)

ہے۔ یہ بات انہوں نے خود مجھ سے فرمائی اور امام عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عمل کو نقل کیا ہے یہ بطور کرامت کے ہوسکتا ہے اور اس طور پر بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کرام کے وقت کے عرض میں برکت ڈال دیتے ہیں تو جس قدر برکت ہوگی اس قدر ان بزرگوں کا عمل زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کو شب معراج میں معراج کرائی گئی آسمانوں کی اور لوح محفوظ کی اور بڑے بڑے مقامات تک کی سیر کرائی گئی جب کہ یہ سیر کھرب کرب سال کا زمانہ چاہتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے شب قدر میں وقت کے عرض میں برکت ڈال دی تھی اور آپؐ یہ سب کچھ ایک رات میں دیکھ آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ حفاظ قرآن اور قراء قرآن اور علماء اور اولیاء کے اوقات میں ایسی برکت نصیب فرمائے کہ وہ قرآن پاک کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرسکیں۔

اور امام احمد الدورقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت منصور بن زاذان بن عباد تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ظہر سے عصر تک کے وقت میں پورا قرآن پاک پڑھ لیتے تھے اور اسی طرح سے مغرب اور عشاء کے درمیان میں بھی پورا قرآن پاک پڑھ لیتے تھے اور رمضان المبارک میں مغرب اور عشاء کے درمیان میں دو مرتبہ پورا قرآن پاک پڑھ لیتے تھے اور کچھ اور بھی زیادہ پڑھ لیتے تھے اس وقت رمضان المبارک کی عشاء کو چوتھائی رات تک مؤخر کیا جاتا تھا اسی وجہ سے ان کو زیادہ وقت مل جاتا تھا اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارواح ثلاثہ میں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ کرامت نقل کی ہے کہ آپ بھی عصر اور مغرب کے درمیان پورا قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔

امام ابوداود کے بیٹے نے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں مغرب سے عشاء کے درمیان میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔(۲۸)

تلاوت میں بزرگوں کی عادت

پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمان کو قرآن کریم کی تلاوت کی رات دن فکر کرنی چاہئے سفر میں ہو یا گھر میں ہو حضرات سلف صالحین کی مختلف عادات تھیں بعض قرآن کریم کا ختم تھوڑے دنوں میں کرتے تھے کچھ زیادہ دنوں میں کرتے تھے چنانچہ بہت سے ایسے اکابر بھی گزرے ہیں جو ہر دو مہینے میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے تھے اور کچھ حضرات ایسے بھی گزرے ہیں جو ایک مہینے میں ایک ختم کرتے تھے اور کچھ ایسے حضرات گزرے ہیں جو ہر دس راتوں میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔ اور کچھ حضرات آٹھ راتوں میں ختم کرتے تھے اور کچھ حضرات سات راتوں میں ختم کرتے تھے اور یہ اکثر سلف کا عمل ہے اور بعض ہر چھ راتوں میں ایک بار قرآن پاک ختم کرتے تھے اور بعض پانچ راتوں میں بعض چار میں اور بہت سے ایسے ہیں جو تین راتوں میں ایک مرتبہ قرآن پاک پڑھ لیتے تھے اور بہت سارے حضرات ایسے گزرے ہیں جو ایک دن اور ایک رات میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے اور بعض ایسے بھی گزرے ہیں جو ایک دن اور دو راتوں میں دو ختم کرتے تھے اور بعض حضرات ایک دن اور ایک رات میں تین مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔(۲۹)

(۲۸)(الاذکار)
(۲۹)(الاذکار امام نووی)

تلاوت قرآن کا ثواب اور نیکیوں کا شمار

ذیل میں چند ایسی آیات اور احادیث درج کی جاتی ہیں جن سے تلاوت قرآن کا ثواب معلوم ہوتا ہے ان کے آخر میں ہم اس کا ثواب درج ذیل احادیث کی روشنی میں نقشوں کی صورت بھی پیش کریں گے تا کہ ایک نظر سے معلوم ہو جائے کہ زیادہ سے زیادہ ثواب کس حالت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ایک حرف پر سات سو نیکیاں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. (سورة البقرہ، الآیۃ: ۲۶۱)

(ترجمہ) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں (اسی طرح خدا تعالیٰ ان کا ثواب سات سو حصہ تک بڑھاتا ہے) اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (بقدر اس کے اخلاص اور مشقت کے) عطاء فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں (ان کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں وہ سب کو یہ افزونی دے سکتے ہیں مگر ساتھ ہی) جاننے والے (بھی) ہیں (اس لئے اخلاص نیت وغیرہ کو دیکھ کر

عطا فرماتے ہیں)۔

(فائدہ) ادنیٰ درجہ کے اخلاص کے ساتھ اس کا ثواب دس حصہ ملتا ہے۔

مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أمثَالِهَا .(۳۰)

میں اس ادنیٰ ہی کا بیان ہے زیادہ اخلاص یعنی اس کے اوسط یا اعلیٰ درجہ کے اخلاص کے ساتھ اگر تلاوت وغیرہ کی جائے تو اس کے لئے مذکورہ آیت مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنفِقُوْنَ کے مطابق دس سے زیادہ سات سو تک حسب مراتب دیتے ہیں۔

اور آیت ذیل میں ثواب کی انتہاء کا ذکر نہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے مطابق جتنا چاہیں بیش از بیش عطاء فرماتے ہیں۔

مَنْ ذَاالَّذِی یُقرِضُ اللہَ قَرضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَهُ لَهُ أضعَافًا کَثِیرَةً .(۳۱)

(ترجمہ) کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا، پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت سے حصے کردے۔

(فائدہ) قرض مجازاً کہہ دیا ہے ورنہ سب خدا ہی کی ملک ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے قرض کا عوض ضروری دیا جاتا ہے اسی طرح تمہارے انفاق (اور نیک اعمال) کا عوض ضرور ملے گا۔

اور بڑھانے کا بیان ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک خرما (کھجور) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ وہ احد پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ اگر احد پہاڑ کے ٹکڑے خرما کے برابر کئے جائیں تو بے شمار ہوں گے، اس حساب سے افزونی کی حد سات سو تک نہیں رہی اور شان نزول سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے

(۳۰)(سورۃ الانعام، الآیۃ: ۱۶۰)
(۳۱)(سورۃ البقرہ، الآیۃ: ۲۴۵)

چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب وہ سات سو والی آیت نازل ہوئی تو پیغمبر ﷺ نے دعا کی کہ اے رب میری امت کو اور زیادہ دیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی لباب النقول میں بسند ابن حبان اور ابن ابی حاتم وابن مردویہ بروایت حضرت ابن عمرؓ اس کو نقل کیا ہے (تفسیر بیان القرآن اضافہ سے)

خلاصہ یہ کہ ان دونوں آیات کے مجموعہ سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر سات سو سے زائد ہزاروں لاکھوں اور اس سے بھی زائد نیکیاں ملتی ہیں لیکن یہ انسان کے اخلاص اور عبادت کے طریقہ اور مقام عبادت پر منحصر ہے۔

اب ہم نیک اعمال اور تلاوت قرآن کے متعلق کثیر ثواب کی چند احادیث بیان کرتے ہیں اس کے بعد تلاوت قرآن پر حاصل شدہ نیکیوں کی تعداد کے نقشہ جات پیش کئے جائیں گے۔

قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں

(حدیث نمبر ۲۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرأَ حَرفًا مِن كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشرِ أمثَالِهَا لا أقُولُ (الم) حَرف؛ألفٌ حَرفٌ، ولامٌ حَرفٌ، وَمِيمٌ حَرفٌ. (۳۲)

(۳۲) رواه الترمذى (مشكوة المصابيح) والبخارى فى تاريخه والحاكم فى المستدرك (كنز العمال ج ا ص ۵۱۹) والبيهقى عن عوف بن مالك بطريقه (كنز الغمال ج ا ص ۵۳۴) والديلمى عن انس بطريقه (كنز العمال ج ا ص ۵۳۵) وأبو جعفر النحاس فى الوقف والابتداء والسجزى فى الابانة والخطيب فى تاريخه بلفظهم عن ابن مسعود (كنز العمال ج ا ص ۵۱۸) وابن الضريس بلفظه (كنز العمال ج ا ص ۵۳۱). وأبو عثمان الصابونى فى المأتين عن عمر (كنز ج ا ص ۵۳۳) والقرطبى فى تفسيره ج ا ص ۷ والخازن فى تفسيره ج ا ص ۶.

(ترجمہ) جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ (سارا) الم ایک حرف ہے (بلکہ) الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر (کم ازکم) دس نیکیاں ملتی ہیں۔

ایک حرف کی تلاوت پر ستر نیکیاں

(حدیث نمبر۲۶) مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَلَمْ يُعْرِبْهُ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكٌ يَكْتُبُهٗ كَمَا اُنْزِلَ وَلَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، فَاِنْ اَعْرَبَ بَعْضَهٗ وَلَمْ يُعْرِبْ بَعْضَهٗ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ لَهٗ بِكُلِّ عِشْرِيْنَ حَسَنَةً فَاِنْ اَعْرَبَهٗ وُكِّلَ بِهٖ اَرْبَعَةُ اَمْلَاكٍ يَكْتُبُوْنَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً. (۳۳)

(ترجمہ) جس نے قرآن کی تلاوت کی لیکن حروف کی صحیح ادائیگی نہ کی تو اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے وہ قرآن کو ویسے ہی (اعمال نامہ میں) لکھتا ہے جیسا وہ (صحیح شکل میں آسمان سے) نازل ہوا اور پڑھنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ پس اگر بعض کو صحیح اور بعض کو غلط پڑھا تو اس کے لئے دو فرشتے مقرر کردئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف پر بیس نیکیاں لکھتے ہیں۔ پس اگر تمام حروف کو صحیح تلفظ سے ادا کیا تو اس پر چار فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف پر ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

(۳۳)(کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۴)

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا تجوید ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں اور با تجوید تلاوت پر ستر نیکیاں ملتی ہیں یہ حدیث صفحہ...... پر بھی گذر چکی ہے تشریح وہاں ملاحظہ ہو۔

نماز میں تلاوت کرنا افضل ہے

(حدیث نمبر ۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قِراءَةُ القُرآنِ فِي الصَلاةِ أَفضَلُ مِن قَراءَةِ القُرآنِ فِي غَيرِ الصَّلاةِ.وَقِراءَةُ القُرآنِ فِي غَيرِ الصَّلاةِ أفضَلُ مِنَ التَّسبِيحِ، وَالتَّكبِيرِ.وَالتَّسبِيحُ أَفضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ أفضَلُ مِنَ الصَّومِ، وَالصَّومُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ. (۳۴)

(ترجمہ) قرآن پاک کی تلاوت نماز میں خارج نماز سے افضل ہے اور قرآن کی تلاوت خارج نماز میں تسبیح اور تکبیر پڑھنے سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ دینا (نفلی) روزہ رکھنے سے افضل ہے اور یہ روزہ جہنم کی آگ کے سامنے ڈھال ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں تلاوت کرنا خارج نماز میں تلاوت کرنے سے افضل ہے۔

نماز میں تلاوت پر سو نیکیاں اور سو درجات

(حدیث نمبر ۲۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

(۳۴).رواه البيهقى فى شعب الايمان والدار قطنى فى الأفراد (كنز العمال ج ١ ص ٥١٦) والمشكوة. ورواه أبو نصر السجزى فى الا بانة عن ابى هريرة بلفظه.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ صَلَاةٍ قَائِمًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمَنْ قَرَأَهُ قَاعِدًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسُوْنَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَرَأَهُ فِیْ غَیْرِ صَلَاةٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةٌ. (۳۵)

(ترجمہ) جس آدمی نے نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں سو نیکیاں ہیں، اور جس نے اس کو (نماز میں) بیٹھ کر پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں پچاس نیکیاں ہیں، اور جس نے اس کو نماز سے باہر پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں ہیں۔ اور جس نے کتاب اللہ کو غور سے سنا اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہے۔

(حدیث نمبر ۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ طَاهِرًا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِیْ صَلَاةٍ قَاعِدًا: كُتِبَتْ لَهُ خَمْسُوْنَ حَسَنَةً، وَمُحِیَتْ عَنْهُ خَمْسُوْنَ سَیِّئَةً وَرُفِعَتْ لَهُ خَمْسُوْنَ دَرَجَةً، وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَائِمًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَرُفِعَتْ لَهُ مِائَةُ دَرَجَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ فَخَتَمَهُ كَتَبَ اللّٰهُ عِنْدَهُ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً أَوْمُؤَخَّرَةً. (۳۶)

(۳۵) رواه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۱).
(۳۶) رواه ابن عدي في الكامل والبيهقي في الشعب (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۲).

(ترجمہ) جس نے ایک حرف خدا کی کتاب سے قرآن میں بن دیکھے صرف یاد سے سنا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ اور جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف نماز میں بیٹھ کر تلاوت کیا اس کے لئے پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور پچاس گناہ مٹائے جاتے ہیں، اور پچاس درجات بلند کئے جاتے ہیں، اور سو درجے بلند کر دئے جاتے ہیں۔ اور جس نے قرآن پاک پڑھا پھر اس کو ختم کیا (یعنی مکمل قرآن پڑھا) اللہ تعالیٰ ختم قرآن کے وقت ایک دعا فی الحال قبول ہونے والی یا بعد میں قبول ہونے والی لکھ دیتے ہیں۔

مساجد میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

صَلاۃُ الرَّجُلِ فِی بَیتِہِ بِصَلاۃٍ، وَصَلاتُہُ فِی مَسْجِدِ القَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ صَلاۃً، وَصَلاتُہُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِی یُجَمَّعُ فِیہِ بِخَمْسِ مِائَۃَ صَلاۃٍ، وَصَلاتُہُ فِی الْمَسْجِدِ الأقْصٰی بِخَمْسِیْنَ أَلْفَ صَلاۃٍ، وَصَلاتُہُ فِی مَسْجِدِی بِخَمْسِینَ ألفَ صَلاۃٍ، وَصَلاتُہُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ ألفِ صَلاۃٍ. (۳۷)

(ترجمہ) آدمی کی نماز اس کے گھر (وغیرہ) میں ایک نماز ہے۔ اور اس کی نماز قبائل (اور محلوں) کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز ایسی مسجد میں جس میں جمعہ قائم کیا جاتا ہو پانچ سو نمازوں کے برابر

(۳۷) سنن ابن ماجۃ ج ۱ ص ۴۵۳ ومجمع الزوائد و[illegible] منثور ج ۱.

ہے اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز میری مسجد (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر وغیرہ میں ادا کردہ نماز ایک نماز کا درجہ رکھتی ہے۔ اور محلّہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا۔ اور مسجد نبوی میں اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا۔ اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کا درجہ رکھتی ہے یعنی ایک نماز کے بدلے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اس طرح جب قرآن کریم کی تلاوت ان مساجد میں کی جائے تو بھی قرآن کا ثواب اس ہی تعداد سے بڑھ جائے گا جیسا کہ نمازوں سے بڑھتا ہے۔

لہذا عام دنوں میں حالت نماز میں ایک حرف پر سو نیکیاں اور محلّہ کی مسجد میں نماز کی حالت میں پچیس سو نیکیاں، جامع مسجد میں نماز کی حالت میں پچاس ہزار نیکیاں۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں نماز میں ایک حرف پر پچاس لاکھ نیکیاں۔ اور مسجد حرام میں ایک کروڑ نیکیاں ملتی ہیں۔

رمضان میں ان مقامات میں ہر حرف کی تلاوت پر ستر گنا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے اور شب قدر میں ساٹھ ہزار گنا بڑھ جاتا ہے۔

اس سب کی تفصیل آئندہ صفحات پر ثواب کے نقشوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز با جماعت میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ

بِسبعٍ وَعِشرِين دَرَجَةً ________ (۳۸)

(ترجمہ) آدمی کی نماز با جماعت اکیلے نماز پڑھنے والے پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز با جماعت اکیلے پڑھی جانے والی نماز سے ۲۷ گنا افضل ہے۔ ۲۷ درجہ کی روایت بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی موجود ہے بس اس طرح سے جو آدمی جماعت کی نماز میں امام بن کر قرآن کی تلاوت کرے گا اس کو جماعت کی وجہ سے ۲۷ گنا ثواب ملے گا جب ۲۷ گنا ثواب کو خارج نماز کے فی حرف کی کم از کم دس نیکیوں سے ضرب دیں تو ۲۷۰ نیکیاں بنیں گی اگر کوئی محلہ کی مسجد یا جامع مسجد یا مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ یا مسجد حرام میں نماز کی حالت میں تلاوت کرے گا ان مقامات کی وجہ سے ثواب میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ تفصیل کے لئے نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

شب قدر میں تلاوت کا ثواب

اللہ تعالیٰ سورۂ قدر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

لَيلَةُ القَدرِ خَير مِن ألفِ شَهرٍ. ________ (۳۹)

(ترجمہ) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(حدیث نمبر ۳۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا الشَّهرَ قَد حَضَرَكُم وَفِيهِ لَيلَةٌ خَيرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهرٍ

(۳۸) (سنن ابن ماجة ج ا ص ۲۶۹).

(۳۹) سورة القدر..

مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيرَ كُلَّهُ. ولايُحرمُ خيرها إلّا مَحْرُوْمٌ. (۴۰)

(ترجمہ) بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس (کی برکات) سے محروم رہا تو وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی خیر سے کوئی محروم نہیں ہوتا مگر محروم۔

(فائدہ) سورۃ القدر اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر میں ہر عمل کا ثواب کم از کم ہزار مہینوں کے ثواب کے برابر ہے۔

(فائدہ) حضرت انس عمرو بن قیس الملائی اور حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ شب قدر ہزار مہینوں کے نیک اعمال سے (درجہ میں) بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کم از کم ایک حرف کی تلاوت کا ثواب شب قدر میں ساٹھ ہزار گنا ہے اگر کوئی شب قدر میں بیت اللہ میں تلاوت کرے تو کم از کم چھ ارب ثواب ملیں گے اور کوئی شب قدر میں مسجد حرام میں پورا قرآن تلاوت کرے تو اس کو دو نیل چار پدم چوالیس کھرب ثواب ملیں گے اور اگر کوئی بیت اللہ میں لیلۃ القدر میں بحالت امام پورا قرآن تلاوت کرتا ہے تو اس کو پانچ سنکھ اکیاون نیل، ننانوے پدم اٹھاسی کھرب نیکیاں ملیں گی تفصیل آئندہ نقشہ میں آرہی ہے۔

ماہ رمضان میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۳۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظلكُم شَهْرٌ عَظِيمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَة

(۴۰)(سنن ابن ماجة ج ۱ ص ۵۶۱)

خَيرٌ مِن ألفِ شَهرٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى صِيَامَهٗ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيلَة تَطَوُّعًا، مَن تَقَرَّب فيه بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيرِ كَانَ كَمَنْ أدّٰى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاه، ومن أدّٰى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَن أدّٰى سَبعِينَ فَرِيضَة فِيمَا سواهُ. (۴۱)

(ترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا برکت والا مہینہ (رمضان المبارک) آ پہنچا اس مہینہ میں ایک رات ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینہ عبادت کرنے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض اور اس کی شب بیداری (یعنی تراویح) کو سنت کیا ہے، جو شخص اس میں کسی نیک کام کے ذریعہ (خدا تعالیٰ) سے تقرب حاصل کرے وہ کام ایسا ہے جیسے اس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے زمانے میں ایک فرض ادا کیا ہے اور جو کوئی رمضان میں ایک فرض ادا کرے اس کا ثواب ایسا ہے جیسے اس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے زمانہ میں ستر فرض ادا کئے ہوں۔

(فائدہ) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان میں ایک عمل فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر ہے یعنی جو عمل ماہ رمضان میں کیا جائے وہ غیر رمضان کے عمل سے ستر گنا ہوتا ہے پس اگر کوئی رمضان میں ایک حرف کی تلاوت کرے تو اس کو سات سو نیکیاں ملیں گی اور اگر کوئی مسجد حرام میں ماہ رمضان میں ایک حرف کی تلاوت کرے تو ستر لاکھ کا ثواب ملے گا اور جو شخص مسجد حرام میں پورا قرآن ختم کرے گا تو اس کا ثواب ۲۳ کھرب پچاسی ارب اٹھارہ کروڑ ہوگا۔

(۴۱) رواہ ابن خزیمة، والبیهقی فی الشعب، والاصبهانی فی الترغیب (کنز العمال ۸ ص ۴۷۷).

عشرہ ذی الحجہ میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِن أيّامٍ مِن أيّامِ الدّنيا أحَبُّ الَى اللهِ أن يُتَعَبّدَ لَهُ فِيهَا مِن أيّامِ الْعَشْرِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَومٍ مِنهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيلَةٍ مِنهَا بِقِيامِ لَيلَةِ الْقَدْرِ. (۴۲)

(ترجمہ) دنیا کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ محبوب ایام کوئی نہیں ان عشرہ ذی الحجہ کے دنوں میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر درجہ رکھتا ہے اور ان میں رات کا قیام (عبادت) شب قدر کے قیام (عبادت) کے برابر ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یکم ذوالحجہ سے دس ذوالحجہ تک کی ایک اور فضیلت بھی آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

وَالعَمَلُ فِيهِنّ يُضَاعَفُ سَبعُمِائَةِ ضِعفٍ. (۴۳)

ان دنوں اور راتوں میں ایک نیکی سات سو نیکیوں تک بڑھائی جاتی ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں کا ایک روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر (ہزار مہینے تقریباً ساٹھ ہزار راتوں) کے برابر ہے۔ اگر کوئی اس عشرہ میں ایک حرف کی تلاوت کرے گا تو اس کو کم از کم سات سو نیکیاں ملیں گی۔

(۴۲). رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجة والبیھقی فی الشعب والخطیب فی تاریخه وابن النجار (کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۱۷).
(۴۳) شعب الایمان (کنز العمال: ج ۱۲ ص ۳۱۸).

۲۷ رجب کی تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۳۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فِی رَجَبَ یَومٌ وَلیلَةٌ. مَن صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَقَامَ تِلکَ اللّیلَةَ کَانَ کَمَن صَامَ مِنَ الدّهرِ مِائَةَ سَنَةٍ وَقَامَ مِائَةَ سَنَةٍ. وَهُوَ لِثَلاثٍ بَقِینَ مِن رَجب وَفِیه بَعَثَ اللهُ تَعَالٰی مُحمّدًا. (۴۴)

(ترجمہ) رجب کے مہینہ میں ایک دن اور ایک رات ہے جس نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس رات کا قیام کیا (عبادت کی) وہ ایسے آدمی کی مثل ہے جس نے زمانہ میں سو سال تک روزے رکھے اور سو سال تک قیام کیا اور یہ (دن اور رات) ستائیس رجب (کی) ہے، اسی میں اللہ تعالیٰ نے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔

(حدیث نمبر ۳۶) حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فِی رَجَب لیلَة یُکتَبُ لِلعَامِلِ فِیهَا حَسَناتُ مِائَةِ سَنَةٍ. (۴۵)

(ترجمہ) ماہ رجب میں ایک رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے لئے سو سال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اگر ہم ایک ماہ کے تیس دن لگائیں تو سو سال کے چھتیس ہزار دن بنتے ہیں اور جب چھتیس ہزار کو فی یوم دس نیکیوں سے ضرب دیں تو تین لاکھ

(۴۴). رواه البیهقی فی شعب الایمان (کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۱۲)
(۴۵). رواه البیهقی فی الشعب (کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۱۲).

ساٹھ ہزار نیکیاں بنتی ہیں تو گویا ایک حرف کی تلاوت پر کم از کم تین لاکھ ساٹھ ہزار نیکیاں ملتی ہیں اگر کوئی ستائیس رجب کا دن مسجد حرام میں گزارے تو اس کا ثواب (تین لاکھ ساٹھ ہزار کو ایک لاکھ سے ضرب دینے سے) تین ارب ساٹھ کروڑ نیکیاں بنتا ہے اور اگر کوئی اس دن میں پورا قرآن پاک تلاوت کرے تو اس کا ثواب ایک نیل بائیس پدم چھبیس کھرب چونسٹھ ارب بنتا ہے تفصیل نقشہ میں ملاحظہ ہو۔

ماہ رجب میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۳۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

انّ رَجَبًا شهر عَظِيم تُضَاعَفُ فِيهِ الحَسَنَاتُ ، مَن صَامَ يومًا مِنهُ كَانَ كَصِيَامِ سَنَةٍ. (۴۶)

(ترجمہ) بے شک رجب کا مہینہ عظمت والا ہے اس میں نیکیوں میں افزونی کی جاتی ہے جس نے اس کے کسی ایک دن کا روزہ رکھا وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک سال کے روزے رکھے۔

(فائدہ) اگر کسی نے رجب کے دنوں میں کوئی نیکی کی تو وہ بھی ثواب میں سال بھر کی نیکیوں کے برابر ہے اس کی تفصیل بھی نقشہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۶) أخرجه الرافعي واللفظ له. (كنز العمال ج ۱۲ ص ۳۱۱ والطبرانی فی الكبير (كنز العمال ج ۱۲ ص ۳۱۲).

ثواب کے نقشوں کے متعلق چند ضروری باتیں

(۱)......ہم نے اس مضمون کے نقشوں میں ایک حرف کی تلاوت پر کم از کم دس نیکیاں اور زیادہ سے زیادہ کروڑوں نیکیاں ذکر کی ہیں جن کا مقصد تلاوت کی ترغیب ہے۔ یہ کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہے کہ نقشوں کے مطابق ہر تلاوت کرنے والے کو اتنی نیکیاں حاصل ہوں گی۔ لیکن ہمیں ان کا امیدوار ضرور ہونا چاہئے بعض اوقات دیگر عوارضات کی وجہ سے انسان کا بڑے سے بڑا عمل بھی نامقبول ہوتا ہے اور کبھی صرف ایک حرف قرآن کی تلاوت پر دس نیکیوں کی قدر ومنزلت اتنا بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ ان کا مقابلہ لاکھوں نیکیاں بھی نہیں کرسکتیں یہ سب پڑھنے والی شخصیت پر موقوف ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو ان کے ایک حرف کی تلاوت کا ثواب کئی احد پہاڑوں کے برابر ہوتا تھا۔ جب کہ ہم احد پہاڑ کو بھی سونے کا یقین کریں۔ اور اگر وہ تلاوت کرنے والے انبیاء علیہم السلام ہوں تو ان کی ایک نیکی تمام دنیا کے صلحاء کی نیکیوں پر بھاری ہے اسی طرح اگر اس امت کا کوئی ولی تلاوت کرے گا تو اسے اس کی شان کے مطابق اجر ملے گا اور اگر کوئی عام مومن تلاوت کرتا ہے تو اسے اس کی شان کے مطابق اجر ملے گا لہذا امید ہے کہ نقشوں کے مطابق پڑھنے والے کو نیکیاں تو حاصل ہوں گی لیکن اس کی شان کے مطابق ہوں گی۔

(نوٹ)......تلاوت کی مقبولیت اور زیادہ اجر حاصل کرنے کے لئے ایک تو اعمال صالحہ کی مداومت کی جائے۔ آداب تلاوت کو ملحوظ رکھا جائے جو اس کتاب میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ گناہوں سے اجتناب اور حلال

روزی کی عادت ڈالی جائے حتی الوسع نیت خالص رکھی جائے، ریاء ونمود سے بیزاری اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول بھی پیش نظر رہے۔

(۲) نقشوں میں ایک حرف کی تلاوت پر لاکھوں نیکیاں لکھی گئی ہیں اگر یہ خیال آئے کہ نیکی کا اپنا اجر کتنا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی ایک نیکی کا اجر پوری جنت ہوتی ہے کبھی جنت کے درجات کی ترقی ہوتی ہے اور کبھی جنت کے انعامات کی افزونی یا زیادتی اور کبھی جہنم سے آزادی اور کبھی جہنم سے آزادی کے بعد صرف ایک نیکی کی وجہ سے جنت کا داخلہ، کبھی دنیا میں آنے والی مصیبت سے یا مرض وغیرہ سے نجات، کبھی دنیا کی ایک نعمت یا کئی نعمتوں کا حصول وغیرہ ہر نیکی کا اجر متعین نہیں ہے یہ نیکوکار اور خدا کے فضل پر منحصر ہے کہ وہ کس درجہ کے اجر کا مستحق ہے۔

(۳)......درج ذیل نقشوں میں ثواب کی تعداد کی آخری صفر پر جو ہندسہ بنا ہوا ہے اس صفر کو شامل کر کے اس ہندسہ کے مطابق صفریں شمار کر لیں یا لکھ لیں اس کے بعد اصل ثواب کو شمار کریں مثلاً 2385180(3) اس جگہ ان ہندسوں کے بریکٹوں میں جو تین کا ہندسہ آیا ہے یہ تین صفر کے قائم مقام ہے جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہمیں اس مشکل اور پریشانی کو اختیار کرنا پڑا ہے قارئین اس کا لحاظ فرمائیں۔ مثلاً اب ہم مذکورہ ہندسوں کو یوں پڑھیں گے دو ارب اڑتیں کروڑ اکاون لاکھ اسی ہزار۔ اسی طرح سے اگلے نقشوں میں تمام ہندسوں کو پڑھ لیں یعنی بریکٹ میں اگر (3) کا ہندسہ ہو تو اس کو تین صفر شمار کر کے پڑھیں (4) کا ہو تو چار صفر سمجھیں (5) کا ہو تو پانچ (6) کا ہو تو چھ صفر علی ہذا القیاس۔

نقشہ نمبر 1

عام ایام میں تلاوت قرآن کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	10	3407400
تلاوت با تجوید کا ثواب	700	2385180(3)
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	100	340740(3)
قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	7000	238510(5)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	500	170370(4)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	35000	1192590(5)
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	1000	340740(4)
کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	70000	2385180(5)
نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	27000	9199980(4)
نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	1890000	64399860(5)
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	250	85185000
مسجد محلہ میں تلاوت با تجوید کا ثواب	17500	5962950(4)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2700	9199980(3)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1750	596250(4)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	12500	4259250(4)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	875000	29814750(4)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	25000	851850(4)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1750(4)	5962950(6)
مسجد محلہ میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	6750(3)	22999950(5)
مسجد محلہ میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	47250(4)	1060999650(6)
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	500	170370(4)
جامع مسجد میں تلاوت با تجوید کا ثواب	35000	1192590(5)
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	50(4)	170370(7)

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350(5)	1192590(7)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	250(3)	851850(5)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	1750(4)	5962950(6)
جامع مسجد میں کھڑے ہوکر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	50(4)	170370(6)
جامع مسجد میں کھڑے ہوکر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350(5)	1192590(7)
جامع مسجد میں نماز با جماعت میں تلاوت کا ثواب	1350(4)	4599990(6)
جامع مسجد میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	9450(5)	32199930(7)
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	50(4)	170370(6)
مسجد نبوی میں تلاوت با تجوید کا ثواب	350(5)	1192590(7)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	50(6)	170370(8)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350(7)	1192590(9)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	250(5)	851850(7)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	1750(6)	5962950(8)
مسجد نبوی میں کھڑے ہوکر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	50(6)	170370(8)
مسجد نبوی میں کھڑے ہوکر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350(7)	1192590(9)
مسجد نبوی میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1350(6)	4599990(8)
مسجد نبوی میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	9450(7)	32199930(9)
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	10(5)	340740(6)
مسجد حرام میں تلاوت با تجوید کا ثواب	70(6)	2385180(7)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	10(7)	170370(8)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	70(8)	1192590(9)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	50(6)	170370(8)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	350(7)	1192590(9)
مسجد حرام میں کھڑے ہوکر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	10(7)	340740(8)
مسجد حرام میں کھڑے ہوکر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	70(8)	2385180(9)
مسجد حرام میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	270(7)	9199980(8)
مسجد حرام میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	1890(8)	64399860(9)

نقشہ نمبر (2)

رمضان المبارک میں تلاوت کا ثواب

مقام وحالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	70	23851800
تلاوت با تجوید کا ثواب	4900	16696260(3)
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	4900	16696260(3)
قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	343000	116873820(4)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	3500	1192590(4)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	2450(3)	8348130(5)
کھڑے ہو کر نماز مین تلاوت کرنے کا ثواب	7000	2385180(4)
کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490(4)	16696260(5)
نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890(3)	64399860(4)
نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	13230(4)	450799020(5)
مسجد محلّہ میں تلاوت کا ثواب	1750	5962950(3)
مسجد محلّہ میں تلاوت با تجوید کا ثواب	122500	41740650(4)
مسجد محلّہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	122500	41740650(4)
مسجد محلّہ میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	85750(3)	292184550(5)
مسجد محلّہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	87500	29814750(4)
مسجد محلّہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	61250(3)	208703250(5)
مسجد محلّہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	1750(3)	5962950(5)
مسجد محلّہ میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	12250(4)	41740650(6)
مسجد محلّہ میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	47250(3)	160999650(5)
مسجد محلّہ میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	330750(4)	1126997550(6)
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	35000	1192590(5)
جامع مسجد میں تلاوت با تجوید کا ثواب	2450(4)	8348130(6)
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450(4)	8348130(6)

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150(5)	58439610(7)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750(4)	5962950(6)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	12250(5)	41740650(6)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350(5)	1192590(7)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450(6)	8348130(8)
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کا ثواب	9450(5)	32199930(7)
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	66150(6)	225399510(8)
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	350(5)	1192590(7)
مسجد نبوی میں تلاوت باتجوید کا ثواب	2450(6)	8348130(8)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450(6)	8348130(8)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150(7)	58439610(9)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750(6)	5962950(8)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	12250(7)	41740650(9)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350(7)	1192590(9)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450(8)	8348130(10)
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9450(7)	32199930(9)
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	66150(8)	225399510(9)
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	70(7)	2385180(7)
مسجد حرام میں تلاوت باتجوید کا ثواب	490(7)	16696260(8)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	490(7)	16696260(8)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	3430(8)	116873820(9)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	350(7)	1192590(9)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	2450(8)	8348130(10)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	70(8)	2385180(9)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490(9)	16696260(10)
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890(8)	64399860(9)
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	13230(9)	450799020(10)

نقشہ نمبر (3)

عشرہ ذوالحجہ میں تلاوت کا ثواب

مقام وحالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب ،	700	238518000
تلاوت با تجوید کا ثواب	49000	16696260(4)
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	490(4)	16696260(5)
قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	3430(5)	116873820(6)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	350(3)	1192590(5)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	2450(4)	8348130(6)
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	70(4)	2385180(5)
کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490(5)	1669260(6)
نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890(4)	64399860(5)
نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	13230(5)	450799020(6)
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	17500	5962950(4)
مسجد محلہ میں تلاوت با تجوید کا ثواب	12250(3)	41740650(5)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	12250(4)	41740650
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	85750(5)	292184550(7)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	8750(3)	29814750(5)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	61250(4)	208703250(6)
مسجد محلہ میں کھڑے [illegible] میں تلاوت کرنے کا ثواب	1750(4)	5962950(6)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	12250(5)	41740650(7)
مسجد محلہ میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	47250(4)	160999650(6)
مسجد محلہ میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	330750(5)	126997550(7)
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	350(4)	1192590(6)
جامع مسجد میں تلاوت با تجوید کا ثواب	2450(5)	8348130(7)
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450(6)	8348130(8)

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150(7)	58439810(9)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750(5)	5962950(7)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	12250(6)	41740650(8)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350(6)	1192590(8)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450(7)	8348130(9)
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کا ثواب	9450(6)	32199930(8)
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	66150(7)	225399510(9)
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	350(6)	1192590(8)
مسجد نبوی میں تلاوت باتجوید کا ثواب	2450(7)	8348130(9)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450(8)	8348130(10)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150(9)	58439610(11)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750(7)	5962950(8)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	12250(8)	41740650(10)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350(8)	1192590(10)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450(9)	8348130(11)
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9450(8)	32199930(10)
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	66150(9)	225399510(11)
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	70(7)	2385180(8)
مسجد حرام میں تلاوت باتجوید کا ثواب	490(8)	16696260(9)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	490(9)	16696260(10)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	3430(10)	116873820(11)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	350(8)	1192590(10)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	2450(9)	8348130(11)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	70(9)	2385180(11)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490(10)	16696260(11)
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890(9)	64399860(10)
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	13230(10)	450799020(11)

نقشہ نمبر (4)

27 رجب میں تلاوت کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	36000	12266640(4)
تلاوت باتجوید کا ثواب	2520(4)	85866480(5)
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	12960(6)	441599040(7)
قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	90720(15)	3907673580(16)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	180(5)	6133320(6)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	1260(6)	42933240(7)
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	360(5)	12266640(6)
کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520(6)	85866480(7)
نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9720(5)	331199280(6)
نماز با جماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	68040(6)	23183994960(7)
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	90(5)	3066660(6)
مسجد محلہ میں تلاوت باتجوید کا ثواب	630(6)	21466620(7)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	3240(8)	110399760(9)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	22680(17)	772798320(18)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	450(6)	1533330(8)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	3150(7)	4599990(8)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	90(7)	10733310(9)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	630(8)	21466620(10)
مسجد محلہ میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	2430(7)	82799820(8)
مسجد محلہ میں نماز با جماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	17010(8)	579598740(9)
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	180(6)	6133320(7)
جامع مسجد میں تلاوت باتجوید کا ثواب	1260(7)	42933240(8)
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	6480(8)	220799590(10)

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	45360(18)	1545596640(19)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	90(8)	3066660(9)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	630(9)	21466620(10)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	180(8)	6133320(9)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260(9)	42933240(10)
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کا ثواب	4860(8)	165599640(9)
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	34020(9)	1159197480(10)
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	180(8)	6133320(9)
مسجد نبوی میں تلاوت باتجوید کا ثواب	1260(9)	42933240(10)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	6480(11)	220799590(12)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	45360(20)	1545596640(21)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	90(10)	3066660(11)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	630(11)	21466620(12)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	180(10)	6133320(11)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260(11)	42933240(12)
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	4860(10)	165599640(11)
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	34020(11)	1159197480(12)
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	360(8)	12266640(9)
مسجد حرام میں تلاوت باتجوید کا ثواب	2520(9)	85866480(10)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	12960(11)	441599040(12)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	90720(20)	3091193280(21)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	180(10)	6133320(12)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	1260(11)	42933240(12)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	360(10)	12266640(11)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520(11)	85866480(12)
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9720(10)	331199280(11)
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	68040(11)	23183994960(12)

نقشہ نمبر (5)

شب قدر میں تلاوت کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	60000	2044440(5)
تلاوت باتجوید کا ثواب	420(5)	14311080(6)
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	360(8)	12266640(9)
قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520(9)	85866480(10)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	30(6)	1022220(7)
نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	210(7)	7155540(8)
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	60(6)	2044440(8)
کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	420(7)	14311080(8)
نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1620(6)	55199880(7)
نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	11340(7)	386399160(8)
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	150(5)	511110(7)
مسجد محلہ میں تلاوت باتجوید کا ثواب	1050(6)	3577770(8)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	90(10)	3066660(11)
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	630(11)	21466620(12)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	750(6)	2555550(8)
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	5250(7)	17888850(8)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	150(7)	511110(9)
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1050(8)	3577770(10)
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	4050(7)	13799970(9)
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	28350(8)	96599790(10)
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	30(7)	1022220(8)
جامع مسجد میں تلاوت باتجوید کا ثواب	210(8)	7155540(9)
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	180(10)	6133320(11)

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260(12)	42933240(13)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	150(7)	511110(10)
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	1050(9)	3577770(11)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	30(9)	1022220(10)
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	210(10)	7155540(11)
جامع مسجد میں نماز با جماعت میں تلاوت کا ثواب	810(9)	27599940(10)
جامع مسجد میں نماز با جماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	5670(10)	193199580(11)
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	30(9)	1022220(10)
مسجد نبوی میں تلاوت باتجوید کا ثواب	210(10)	7155540(11)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	180(13)	6133320(14)
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260(14)	42933240(15)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	150(10)	511110(12)
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	1050(11)	3577770(13)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	30(11)	1022220(12)
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	210(12)	7155540(13)
مسجد نبوی میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	810(11)	27599940(12)
مسجد نبوی میں نماز با جماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	5670(12)	193199580(13)
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	60(9)	2044440(10)
مسجد حرام میں تلاوت باتجوید کا ثواب	420(10)	41311080(12)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	360(13)	12266640(14)
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520(14)	85866480(15)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	30(11)	1022220(12)
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	210(12)	7155540(13)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	60(11)	2044440(12)
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	420(12)	41311080(13)
مسجد حرام میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1620(11)	55199880(12)
مسجد حرام میں نماز با جماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	11340(12)	386399160(13)

تیسرا باب

بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل

سورۂ فاتحہ قرآن کی سب سے بڑی سورت

حدیث نمبر (۳۸) حضرت ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے نبی کریم ﷺ نے بلایا تو میں نہ گیا پھر میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے کہ

اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ (انفال:۲۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ اور رسول کا حکم مانو جس وقت تمہیں بلائیں۔

پھر مجھے فرمایا کیا میں تجھے ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن میں سورتوں میں سب سے بڑی عظیم سورت ہے پہلے اس کے کہ تو مسجد سے نکلے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر جب آپ مسجد سے نکلنا چاہتے تھے تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے کو ایسی سورت سکھاؤں گا جو قرآن کی سورتوں میں سب سے بڑی ہوگی۔ فرمایا (الحمد للہ رب العالمین) یہ سات دہرائی جانے والی آیات بھی ہیں اور قرآن عظیم بھی ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔ (۱)

---

(۱) (صحیح بخاری ۱۱۹/۷، ۱۲۰، ابو داود حدیث نمبر ۱۴۵۸ فی الصلوۃ، نسائی ۱۳۹/۲، جامع الاصول ۲۲۴/۸)

سورۂ فاتحہ کے ساتھ ہر دعا قبول

حدیث نمبر (۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْآنِ ،وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِ مَاسَأَلَ.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کی طرح نہ تورات میں کوئی سورت اتاری ہے نہ انجیل میں اور یہ سبع مثانی ہے اور یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور (میرے) بندے کیلئے ہے جو وہ مانگے۔ (۲)

(فائدہ) یعنی اس فاتحہ میں جو دعا کی گئی ہے اگر کوئی آدمی یہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا۔

سورۂ فاتحہ اور اخیر سورۂ بقرہ دو نور ہیں جو کسی اور نبی کو نہیں دیئے گئے

حدیث نمبر (۴۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ نے اوپر سے ایک آواز سنی اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو آج کھلا ہے اس دن سے پہلے نہیں کھولا گیا پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو آپ نے فرمایا یہ ایسا فرشتہ ہے جو زمین کی طرف اترا ہے آج کے دن سے پہلے کبھی نہیں اترا پھر اس نے سلام کیا اور

(۲)(ترمذی حدیث نمبر ۳۱۲۴ فی تفسیر القرآن'نسائی ۱۳۹/۲ فی افتاح الصلوۃ'جامع الاصول ۶۲۳۷)

کہا کہ آپ دونوروں کے ساتھ بشارت پائیں جو آپ کو عطا کئے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرۃ کی آخری آیات۔ اب ان میں سے کوئی حرف ایسا نہیں جس کو آپ پڑھیں مگر آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ (۳)

سورۂ بقرہ پورے دین کو جامع ہے

حدیث نمبر (۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں۔

بعث رسول الله ﷺ بعثا وهم ذوو عدد فاستقرأهم فقرأ كل رجل ما معه من القرآن، فأتى على رجل من احدثهم سنا، فقال: ما معك أنت يا فلان قال: معي كذا وكذا، و سورة البقرة، قال: أمعك سورة البقرة قال: نعم، قال: اذهب فأنت اميرهم، فانها ان كادت لتستحصي الدِين كله فقال رجل من اشرافهم والله ما منعتني يا رسول الله أن أتعلمها الاخشية أن لااقوم بما فيها، فقال رسول الله ﷺ تعلموا القرآن، وعلِّموه، واقرؤوه، و قوموا به، فان مثل القرآن لمن تعلمه فقرأ وقام به كمثل جراب مَحْشوٍّ مسكاً يفوح ريحه في كل مكان، ومثل من تعلمه ويرقد وهو في جوفه: كمثل جراب اُوكِيَ على مسكٍ. (۴)

(ترجمہ) حضور ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں چند لوگ تھے ان سے

(۳) (جامع الاصول ۶۲۳۹، و مسلم حدیث نمبر ۸۰۶ فی صلاۃ المسافرین باب فضل الفاتحۃ والنسائی (۲/۱۳۸).
(۴) (ترمذی حدیث ۲۸۷۹ فی ثواب القرآن، جامع الاصول ۸/۶۲۴۱)

قرآن شریف پڑھوایا تو ہر ایک نے جتنا اس کو قرآن یاد تھا پڑھ کر سنایا پھر حضور ﷺ نے ایک آدمی سے جوان میں سب سے کم عمر تھا اس سے پوچھا اے فلاں تمہیں کتنا یاد ہے تو اس نے کہا کہ مجھے اتنا اور اتنا اور سورۂ بقرہ بھی یاد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے سورۂ بقرہ بھی یاد ہے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا جا تو ان سب کا امیر ہے کیونکہ یہ سورت ایسی ہے کہ قریب ہے کہ سارے دین کا احاطہ اس نے کیا ہوا ہے یعنی دین کے اکثر احکام اس میں موجود ہیں پھر ایک شخص جوان لوگوں میں بڑا مرتبہ رکھتا تھا کھڑا ہوا اور کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ مجھے کسی چیز نے منع نہیں کیا کہ میں یہ سورت یاد کروں سوائے اس کے کہ اس میں جو احکام ہیں اس کے ڈر سے کہ میں ان احکام کو پورا ادا نہ کر سکوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن سیکھو اور اس کو سکھاؤ اور اس کو پڑھو اور اس میں جو احکام ہیں ان پر عمل کرو کیونکہ قرآن پاک کی مثال اس شخص کے لئے جو اس کو سیکھتا ہے پھر اس کو پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس تھیلی کی طرح ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اس کی ہر جگہ خوشبو پھیل رہی ہو اور وہ شخص جو قرآن سیکھ لے اور پھر سو جائے اور قرآن اس کے سینے میں محفوظ ہو اس کی مثال اس تھیلی کی ہے جس کی کستوری کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔

سورۂ بقرہ کی تلاوت سے جنت کا تاج

حدیث نمبر (۴۲) حضرت صلصال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَاءَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُوِّجَ بِتَاجٍ فِي الْجَنَّةِ (الحدیث) (۵)

(۵) الجامع الصغیر (۲۰۶ ۸۹۲۵) بحواله شعب الایمان بیهقی)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ بقرہ پڑھی اس کو جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔
(فائدہ) اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جس نے سورۂ بقرہ پڑھنا سیکھ لی یا اس کو ورد بنا کر پڑھتا رہا یا پڑھنے کی اس کی عادت بنالی تو اس کو جنت کا تاج پہنایا جائے گا اس لئے کہ اس کی تلاوت میں اس نے تکلیف اور مشقت برداشت کی اور پھر اس کے وہ احکام اور شرائع اور قصے اور مواعظ اور عجیب وغریب واقعات اور عجیب معجزات جو اس سورت میں موجود ہیں۔ ان کو پڑھتا رہا اور مزید یہ کہ اس سورت میں اللہ کے اولیاء کا اور برگزیدہ بندوں کا تذکرہ ہے اور شیطان کی رسوائی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے سے گھر میں شیطان نہیں ٹھہر سکتا

حدیث نمبر (۴۳) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ، اُنْزَلَ مِنْہُ آیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ، وَلَا تُقْرَآنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَیَقْرَبُھَا شَیْطَانٌ۔(٦)
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں اتاری ہیں اور ان سے سورۂ بقرہ کو مکمل کیا ہے جس گھر میں وہ دو آیتیں تین مرتبہ پڑھی جائیں گی وہاں

(٦) (بخاری ۹/ ۵۰ فی فضائل القرآن' مسلم حدیث نمبر ۸۰۸' ترمذی حدیث ۲۸۸۴ فی ثواب القرآن' ابو داود حدیث ۱۳۹۷ فی تحزیب القرآن' جامع الاصول (۸/ ۴۴۲۲)

شیطان نہیں ٹھہر سکے گا۔

(فائدہ) وہ دو آیتیں اٰمن الرسول سے آخر سورۂ بقرہ تک ہیں۔

سورۂ بقرہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے

حدیث نمبر (۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُفِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (۷)

(ترجمہ) تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

(فائدہ) مسلم شریف میں اس روایت کے بعد آگے یہ الفاظ بھی ہیں اذا قضی اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا. (۸)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں نماز پڑھ چکے تو اپنے گھر کے لئے اپنی نماز کا کچھ حصہ چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس کی نماز کی وجہ سے خیر پیدا کریں گے۔

(فائدہ) اس لئے سنتیں اور نوافل گھروں میں پڑھنے کا حکم ہے ہاں جس آدمی کی طبیعت میں سستی ہو اور گھر میں آکر نہ پڑھ سکے تو اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ مسجد میں اپنی نماز سنتیں اور نوافل سب کچھ مکمل کر کے آئے۔

(۷)(مسلم حدیث نمبر ۷۸۰، ترمذی حدیث ۸۸۰ فی ثواب القرآن، جامع الاصول ۶/۲۲۴۳)

(۸)(مسلم حدیث نمبر ۷۸۰)

قرآن کی چوٹی اور سب آیات کی سردار آیت

حدیث نمبر (۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَمِنْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ. (۹)

فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا جنت میں لے جاتا ہے

حدیث نمبر (۴۶) حضرت ابوامامۃ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ (۱۰)

(ترجمہ) جس شخص نے آیت الکرسی کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھا تو اس کو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی سوائے اس کے کہ جب وہ فوت ہوگا (تو سیدھا جنت میں چلا جائے گا)

(فائدہ) علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے کی شرائط میں سے سوائے موت کے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ یعنی مرے گا تو فوراً جنت میں چلا جائے گا گویا موت کا نہ آنا اس کو جنت سے روک رہا ہے۔ اور یہ آیت الکرسی فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھی جائے گی۔

(۹) (ترمذی ۲۸۸۱ فی ثواب القرآن جامع الاصول ۸/۶ ۶۲۴۴)
(۱۰) (الحدیث) الجامع الصغیر (۶/ ۸۹۲۶) بحوالہ نسائی و ابن حبان)

(فائدہ دوم) علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں کتاب الصوم میں روایت کیا ہے کہ

اَنَّ مَنْ اَدْمَنَ قِرَاءَةَ آيَةَ الْكُرْسِي عَقَبَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَاِنَّهٗ لَايَتَوَلّٰى قَبْضَ رُوْحِهٖ اِلَّا اللّٰهُ.

(ترجمہ) جس آدمی نے ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کو لازم کرلیا اور ہمیشہ پڑھتا رہا تو اس کی روح کو خود اللہ تعالیٰ آپ قبض فرما کر اس کو اعزاز بخشیں گے۔

آیت الکرسی پڑھنے والے کے پاس شیطان نہیں آسکتا

حدیث نمبر (۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَبِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَاَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: يَاأَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ وَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، قَالَ: أَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَصَدْتُهٗ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهٗ، فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: دَعْنِيْ، فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَااَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، فَاَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا أَبَاهِرٍّ، مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً [شَدِيْدَةً] وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، فَقَالَ: أَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ

وسيعود، فرصدته الثالثة فجاء يحثو من الطعام، فأخذته، فقلت لأرفعنك الى رسول الله ﷺ وهذا آخر ثلاث مرات، انك تزعم لا تعود، فقال: دعني، فإني أعلمك كلمات ينفعك الله بها، قلت: ما هن؟ قال: إذا اويت الى فراشك فاقرأ آية الكرسي (الله لا اله الا هو الحي القيوم) حتى تختم الاية، فانه لن يزال عليك من الله حافظ، ولا يقربك شيطان حتى تصبح، فخليت سبيله، فأصبحت، فقال لي رسول الله ﷺ: يا اباهر ما فعل أسيرك البارحة؟ قلت: يا رسول الله ﷺ، زعم انه يعلمني كلمات ينفعني الله بها، فخليت سبيله، قال: ما هي؟ قلت: قال لي: إذا اويت الى فراشك فاقرأ آية الكرسي من اولها، حتى تختم الاية (الله لا اله الا هو الحي القيوم) وقال لي: لن يزال عليك من الله حافظ ولن يقربك شيطان حتى تصبح وكان أحرص شيء على الخير. فقال النبي ﷺ أما انه قد صدقك وهو كذوب، تعلم من تخاطب منذ ثلاث يا اباهريرة؟ قال، قلت: لا، قال: ذاك شيطان. (۱۱)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت سپرد کی تو میرے پاس ایک شخص آیا وہ غلے کی لپیں بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا تو اس نے کہا میں محتاج ہوں اور عیال دار ہوں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ رات تیرے قیدی

(۱۱)(بخاری تعلیقا ۳۹۶/۴، ۳۹۸ جامع الاصول ۲۲۴۹/۸)

نے کیا کیا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی تھی میں نے اس پر ترس کھایا اور اس کا راستہ خالی کردیا تو آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ پھر آئے گا تو میں جان گیا کہ وہ آئے گا اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا پھر میں اس کی تاک میں رہا تو وہ آیا اور غلے کی لپیں بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور عیال دار ہوں میں پھر نہیں آؤں گا تو میں نے اس پر رحم کھایا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے سخت حاجت کی شکایت کی تھی اور عیال داری کی شکایت کی تھی تو میں نے اس پر رحم کھایا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا تو میں تیسری مرتبہ اس کی تاک میں بیٹھا تو وہ آیا اور غلے کی لپیں بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے تو کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع پہنچائے گا میں نے کہا وہ کیا ہے کہنے لگا جب تو اپنے بستر پر ٹیک لگائے تو آیۃ الکرسی: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر آیت تک پڑھ لے تو اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک نگران مقرر کردیا جائے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا حتی کہ صبح ہوجائے گی تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا اے ابو ہریرہ تیرے قیدی نے گذشتہ رات کیا کیا؟ مین نے کہا یا رسول اللہ اس کا خیال تھا کہ اس نے مجھے ایسے کلمات سکھائے

ہیں جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا تو میں نے ان کو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا ہیں۔ میں نے کہا کہ اس نے عرض کیا تھا کہ جب تم اپنے بستر کی ٹیک لگاؤ تو آیت الکرسی شروع سے اَللّٰہُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آخر آیت تک مکمل پڑھو تو پھر اس نے کہا کہ اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک نگران مقرر رہے گا اور شیطان تیرے ہرگز قریب نہیں آسکے گا۔ حتیٰ کہ صبح ہو جائے گی حضرت ابو ہریرہؓ خیر کے حاصل کرنے کے بڑے حریص تھے نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ کہا ہے لیکن تھا جھوٹا تم جانتے ہو اے ابو ہریرہ وہ تین راتوں سے تمہیں کون مخاطب کر رہا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا وہ شیطان تھا۔

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات سے حفاظت کا حصول

حدیث نمبر (۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ. (۱۲)

(ترجمہ) جس شخص نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں تو اس کے لئے وہ کافی ہو جائیں گی۔

فائدہ) سورۃ بقرہ کی یہ آخری آیات اٰمن الرسول سے شروع ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص رات کو پڑھ کر سو جائے گا تو اس کے لئے یہ دونوں آیتیں کافی ہو جائیں گی کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ساری رات جاگ کر نماز میں قرآن پڑھنے کا اس کو ثواب ملے گا چاہے وہ نماز میں ہو یا نماز سے باہر ہو کر پڑھے اور یہ معنی بھی ہے کہ اس کے اعتقاد کے درست ہونے کے لئے یہ دو آیات کافی ہیں کیونکہ ان آیات میں ایمان بھی ہے اعمال بھی اجمالی طور

(۱۲) (الجامع الصغیر ۲/ ۸۹۲۷، بخاری، مسلم، نسائی ابو داود، ترمذی، ابن ماجه).

پر دونوں کا ذکر ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اس پڑھنے والے کو رات کے وقت کے ہر ناپسندیدہ کام سے حفاظت ہو اور شیطان کے شر سے اس کو بچا دیں یا آفات کو دور کریں یا اس سے جنات اور انسانوں کے شر کو دور کریں ان کے پڑھنے سے اس کو جو ثواب ملے گا وہ کسی اور چیز کے مقابلے میں اس کو کافی ہو جائے گا۔

نیز یہ کہ یہ دونوں سورتیں عرش کے نیچے کے خزانے سے اتاری گئی ہیں۔

سورۂ بقرہ اور آل عمران کی برکات

حدیث نمبر (۴۹) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، اَلْبَقَرَةَ، وَآلِ عِمْرَانَ ، فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْغَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ، تُحَاجَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا، اِقْرَأُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ.

(ترجمہ) قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرے گا، دو سفید چمک دار سورۂ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن جب آئیں گی تو گویا کہ یہ دو بدلیاں ہوں گی یا دو سائے ہوں گے گویا کہ یہ دو ٹکڑے ہوں گے پرندوں کے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہوں یہ اپنے پڑھنے والے کے حق میں جھگڑا کریں گی تم سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اس پر جادوگروں کا بس نہیں چلتا۔ (۱۳)

(۱۳) مسلم حدیث نمبر ۸۰۴ فی صلوۃ المسافرین جامع الاصول ۸/ ۲۲۴۰)

(فائدہ) یعنی اگر کوئی شخص اس کو پڑھے گا پھر کوئی جادوگر اس پر جادو کرے گا تو اس کا اثر نہیں ہوگا۔

سورۂ بقرہ اور آل عمران اپنے پڑھنے والوں کیلئے جھگڑا کریں گی

حدیث نمبر (۵۰) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

یُؤتَی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ نَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ. قَالَ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ. اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ کَاَنَّهُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَّافٍ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا. (۱۴)

(ترجمہ) قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کو اور قرآن پر عمل کرنے والوں کو جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے بلایا جائے گا ان کے آگے آگے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہوں گی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان کیں جن کو میں بعد میں بھول گیا۔ فرمایا گویا کہ وہ دونوں بدلیاں ہوں گی یا دو سائے ہوں گے کالے ان کے درمیان روشنی ہوگی یا فرمایا کہ وہ دونوں گویا کہ پرندوں کی صف بستہ دو جماعتیں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں کے حق میں جھگڑ رہی ہوں گی۔

جمعہ کے دن سورۂ آل عمران کی تلاوت پر فرشتوں کی دعائے رحمت

حدیث نمبر (۵۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

(۱۴) (مسلم حدیث ۸۰۵ فی صلوة المسافرین' ترمذی حدیث ۲۸۸۶ فی ثواب القرآن) (جامع الاصول ۲/۲۲۴۲)

روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ السُّوْرَةَ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ حَتّٰى تَجِبَ الشَّمْسُ. (۱۵)

(ترجمہ) جس شخص نے وہ سورت پڑھی جس میں آل عمران کا ذکر آتا ہے جمعہ کے دن تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی رحمت کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

(فائدہ) اسی طرح اگر کسی نے جمعہ کی رات میں یہ سورت پڑھی تو اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے رحمت اترتی رہے گی حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اس لئے کہ یہ سورت آسمانی کتابوں کے مضامین پر مشتمل ہے اور احکام عملیہ اور تصفیہ روحانیہ اور سعادت مندوں کے احوال پر اور نیکی کی ترغیب اور گناہ کی وعید پر اور اصلاح دارین پر مشتمل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے پر رحمت اتارتے ہیں اور فرشتے اس کی لغزش کی مغفرت کیلئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی محبوب آیت

حدیث (۵۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ، وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ [النساء: ۴۸] (۱۶)

(ترجمہ) قرآن میں کوئی آیت ایسی نہیں جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہو (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ، وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

(۱۵) (الجامع الصغیر ۸۹۲۸/۲، طبرانی کبیر و ضعفه الهیثمی)

(۱۶) (اخرجه الترمذی حدیث ۳۰۴۰ فی تفسیر القرآن جامع الاصول ۸/ ۶۲۵۱)

ذٰلِکَ لِمَنْ یَشَاءُ).
بے شک اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک بنائے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جس کے لئے چاہے بخش دیتا ہے۔

ابن مسعودؓ کو یہ پانچ آیات دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب تھیں

حدیث نمبر (۵۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خَمسُ آیاتٍ مَا یَسُرُّنِی أنَّ لِی بِهِنَّ الدُّنْیَا وما فِیهَا اِحْدَاهُنَّ: (إِنْ تَجْتَنِبُوا کَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ، وَنُدْخِلْکُمْ مُدْخَلًا کَرِیمًا)[النساء : ۳۱]وَ(إِنَّ اللّٰهَ لَایَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ، وَإِنْ تَکُ حَسَنَةً یُضَاعِفْهَا، وَیُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِیمًا[النساء : ۴۰] و(ولو أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُوکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِیمًا)[النساء : ۶۴] و(إِنَّ اللّٰهَ لَایَغْفِرُ أَنْ یُشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَشَاءُ)[النساء: ۴۸] وَ(وَمَنْ یَعْمَلْ سُوءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَحِیمًا)[النساء : ۱۱۰].(۱۷)

(ترجمہ) پانچ آیات ایسی ہیں کہ اگر مجھے ان کے بدلے میں دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے مل جائے تو مجھے پسند نہیں ہے۔

(۱۷) (اخرجه الحاکم ورزین، وذکره الهیثمی : مجمع الزوائد ۱۲۱/۷، ونسبه للطبرانی وقال ورجاله رجال الصحیح ورواه ابن جریر حدیث ۹۲۳۳، وفی سنده مجهول والسیوطی فی الدر المنثور عزوا الی ابی عبید و سعید بن منصور و عبد بن حمید وابن المنذر والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان جامع الاصول ۶۲۵۲/۸)

پہلی آیت (إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ، وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا) [النساء : ۳۱]
(ترجمہ) اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تم سے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کر دیں گے۔

دوسری آیت (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ، وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا، وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا) [النساء : ۴۰]
(ترجمہ) بے شک اللہ کسی کا ایک ذرہ برابر بھی حق نہیں رکھتا اور اگر نیکی ہو تو اس کو دو گنا کر دیتا ہے اور اپنے ہاں سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

تیسری آیت (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا) [النساء : ۶۴]
(ترجمہ) اور جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا (اور) آپؐ کے پاس آئے پھر اللہ سے معافی مانگی اور رسول نے بھی ان کی معافی کی درخواست کی تو یقیناً یہ اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پائیں گے۔

چوتھی آیت (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ، وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) [النساء: ۴۸]
(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

پانچویں آیت (وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَحِيمًا) [النساء : ۱۱۰]
(ترجمہ) جو کوئی برا کام کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرنے پھر اس کے

بعد اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھو

حدیث نمبر (۵۴) حضرت کعب بن احبار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(ترجمہ) جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھا کرو۔ (۱۸)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے لیکن سند صحیح ہے۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت سے نور کی روشنی

حدیث نمبر (۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (۱۹)

(ترجمہ) جس آدمی نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن رہے گا۔

(فائدہ) جس طرح سے جمعہ کے دن میں اس کے پڑھنے کا یہی ثواب ہے اسی طرح جمعہ کی رات میں بھی اس کے پڑھنے کا یہی ثواب ہے جیسا کہ یہ امام شافعیؒ سے منقول ہے۔

---

(۱۸) (فیض القدیر بحوالہ ابن مردویہ)

(۱۹) (الجامع الصغیر ۸۹۲۹/۶) بحوالہ حاکم و صححہ ولکن ردہ الذہبی، وقال ابن حجر فی تخریج الاذکار حدیث حسن و ہوا قوی ماورد فی سورۃ الکہف واخرجہ البیہقی فی السنن.

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ دو جمعوں کے درمیان نور کے روشن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں ایک نور پیدا ہو جائے گا۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف سے نور ملتا ہے

حدیث نمبر (۵۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَن قرأ سُورَةَ الْكَهْف يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ. (۲۰)

(ترجمہ) جس شخص نے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کی اس کے لئے ایک نور روشن ہوگا جو اس سے اور بیت عتیق (بیت اللہ) کے درمیان تک پھیل جائے گی۔

(فائدہ) بیت عتیق سے مراد بیت اللہ شریف ہے چاہے کوئی شخص جمعہ کے دن کو تلاوت کرے یا جمعہ کی رات کو تلاوت کرے دونوں کا ثواب ایک ہی ہے۔ اور پڑھنے والے اور بیت اللہ کے درمیان روشن ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کی بیت اللہ کے ساتھ اعمال صالحہ کی صحیح نسبت قائم ہو جائے گی اور اس کے اعمال بارگاہ الٰہی میں قبول ہوں گے۔ اور اس کی اپنی بھی بیت اللہ کے ساتھ نسبت قائم ہو جائے گی۔

سورۂ کہف کی پہلی تین آیات پڑھنے سے فتنہ دجال سے محفوظ ہوگا

حدیث نمبر (۵۷) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۲۰) (الجامع الصغیر ۸۹۳۲/۲) بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (۲۱)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیات تلاوت کیں اس کو دجال کے فتنہ سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

سورۂ کہف کی آخری دس آیات سے فتنہ دجال سے حفاظت

حدیث نمبر (۵۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (۲۲)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی اس کو دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

(فائدہ) علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دجال سے مراد وہ شخص ہے جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگا اور اپنے لئے خدائی کا دعویٰ کرے گا یا دجال سے وہ شخص بھی مراد ہو سکتا ہے جس کا عمل دجال کے مشابہ ہو یا دجال سے مراد وہ شخص بھی ہو سکتا ہے جو کثرت سے جھوٹ بولے اور تلبیس کرے اسی معنی میں یہ حدیث بھی مروی ہے۔

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ.

(۲۱)(الجامع الصغير (۲/ ۱۰/ ۸۹۳) بحواله ترمذی فی الفضائل وقال حسن صحیح و صححه البغوی.

(۲۲)(الجامع الصغير ۲/ ۰ ۸۹۳) بحواله احمد و مسلم و نسائی.

سورۂ کہف کی اول یا آخری دس آیات دجال سے بچاتی ہیں

حدیث نمبر (۵۹) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِن أَوَّلِ (سُوْرَةِ الْكَهْفِ) عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ "وَفِي رِوَايَةٍ "مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ" وَفِي رِوَايَةٍ "ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ" (۲۳)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات کو یاد کیا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی آخری دس آیات کو یاد کیا تو وہ شیطان کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

ہر رات سورۂ یٰسین پڑھنے کا ثواب بخشش ہے

حدیث نمبر (۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَءَ يٰسٓ كُلَّ لَيْلَةٍ غُفِرَلَهُ. (۲۴)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ یاسین ہر رات میں پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

---

(۲۳) (مسلم حديث ۸۰۹، ابو داود حديث ۴۳۲۳ فى الملاحم، ترمذی حديث ۲۸۸۸ فى ثواب القرآن جامع الاصول ۸/۲۲۵۳)

(۲۴) (الجامع الصغير ۶ /۸۹۳۳) بحواله شعب الايمان بيهقى حديث ضعيف.

صبح کے وقت سورۂ یٰسین پڑھنے کا ثواب بخشش ہے

حدیث نمبر (٦١) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَءَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ أَصْبَحَ مَغْفُوْرًا لَّهُ. (٢٥)

(ترجمہ) جس شخص نے رات میں سورۂ یس پڑھی وہ صبح کو گناہوں سے بخشا ہوا اٹھے گا۔

(فائدہ) ان دونوں حدیثوں میں گناہوں کی مغفرت کا حکم ہے اس سے مراد چھوٹے گناہ ہیں بڑے گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

سورۂ یٰسین کا ثواب دو مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر

حدیث نمبر (٦٢) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ يٰسٓ مَرَّةً فَكَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ. (٢٦)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ یٰس کو ایک مرتبہ پڑھا گویا کہ اس نے قرآن کریم کو دو مرتبہ پڑھا۔

(فائدہ) ایک دفعہ سورۂ یٰس پڑھنے سے دو دفعہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ہوگا تو ان دو قرآنوں کے ثواب میں یس کا دو مرتبہ پڑھنا شامل نہیں ہوگا۔

---

(٢٥)(الجامع الصغير ٦ / ٨٩٣٤) بحواله ابو نعيم في حلية الاولياء و اورده ابن الجوزي بهذا اللفظ من حديث ابي هريرة و حكم بوضعه ورده السيوطي لوروده من عدة طرق بعضها على شرط الصحيح (مناوى)

(٢٦)(الجامع الصغير ٦/ ٨٩٣٥) بحواله شعب الايمان بيهقي.

سورۂ یٰسین کا ثواب دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر

حدیث نمبر (۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ يٰسٓ مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ. (۲۷)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ یٰس کو ایک مرتبہ پڑھا تو اس نے گویا قرآن کریم کو دس مرتبہ پڑھا۔

(فائدہ) یہ حدیث سابقہ حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ پڑھنے والے لوگوں کا اور ان کے حالات کا اور ان کے زمانوں کا فرق ہوتا ہے تو جس درجہ کا آدمی ہوگا اس درجہ کا اس کو ثواب ملے گا۔

سورۂ یٰسین سے مغفرت

حدیث نمبر (۶۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ يٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، فَاقْرَؤُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ. (۲۸)

(ترجمہ) جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے سورۂ یٰس پڑھے گا اس کے سابقہ گناہوں کی بخشش کردی جائے گی پس تم سورۂ یٰس کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔

(فائدہ) حدیث میں ابتغاء وجہ اللہ کے لفظ ہیں علامہ مناوی رحمۃ

(۲۷) (الجامع الصغير ۸۹۳۶/۲) بحواله شعب الايمان بيهقى.
(۲۸) (الجامع الصغير (۸۹۳۷/۲) بحواله شعب الايمان بيهقى ' یہ حدیث صحیح ہے (سیوطی)

اللہ علیہ فرماتے ہیں ابتغاء وجہ اللہ کا معنی ہے ابتغاء النظر الی وجہ اللہ فی الآخرۃ. کہ آخرت میں اللہ کے چہرے کی طرف دیکھنے کیلئے جو شخص سورۂ یٰس پڑھے گا اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اس سے مراد جہنم سے نجات اور جنت کا حاصل کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں اللہ کی زیارت اور دیدار تمام اشیاء سے اہم ہے۔

(فائدہ دوم) مُردوں پر پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی شخص کو موت واقع ہو رہی ہو اس پر اس کو پڑھا جائے جب کوئی شخص سورۂ یٰس کو اخلاص کے ساتھ پڑھے گا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے پس تم اس شخص پر اس کو پڑھا کرو جس پر موت آرہی ہو حتیٰ کہ وہ اس کو سنے اور اپنے دل میں جاری کرے تو اس کے بھی سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (مناوی)

سورۂ دخان سے گناہوں کی مغفرت

حدیث نمبر (٦٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حم الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ.(٢٩)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ دخان کو جمعہ کی رات میں پڑھا تو اس کی بخشش کردی جائے گی۔

(فائدہ) یعنی اس کے چھوٹے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

سورۂ دخان پڑھنے سے ستر ہزار فرشتوں کا استغفار ملتا ہے

حدیث نمبر (٦٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

(٢٩)(الجامع الصغیر ٢/ ٨٩٣٩) بحوالہ ترمذی.

کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ أَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ. (۳۰)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ حم الدخان کو کسی رات میں تلاوت کیا تو جب وہ نیند سے اٹھے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔

(فائدہ) یہاں رات سے مراد کوئی بھی رات ہو سکتی ہے ہر رات میں اس کے پڑھنے کا یہی ثواب ہے فرشتے اس کے لئے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی، مغفرت اور درگزر اور ان پر عذاب نہ دینے کی دعا کرتے ہیں۔

سورۂ دخان سے جنت کے محل کی تعمیر

حدیث نمبر (٦٧) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ اَوْ یَوْمَ جُمُعَةٍ بَنَی اللّٰهُ لَه بیتًا فی الجنة. (۳۱)

(ترجمہ) جو شخص سورۂ حم الدخان کو شب جمعہ میں یا جمعہ کے دن میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیں گے۔

سورۂ دخان، سورۂ مؤمن اور آیت الکرسی کے ذریعہ حفاظت

حدیث نمبر (٦٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

(۳۰) (الجامع الصغیر ۸۹۳۸/٦) بحوالہ ترمذی.
(۳۱) (الجامع الصغیر ۸۹۴۱/٦) بحوالہ طبرانی کبیر.

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ كُلَّهَا، وَأَوَّلَ (حٰمٓ غَافِرٍ - إِلٰى قَوْلِهٖ - إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ) وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُمْسِيْ، حُفِظَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهَا حَتّٰى يُمْسِيَ". (۳۲)

(ترجمہ) جس شخص نے شام کے وقت سورۂ دخان مکمل پڑھی اور سورۂ مؤمن شروع سے لے کر الیہ المصیر تک پڑھی اور آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کی صبح تک حفاظت ہوتی رہے گی اور جس نے ان کو صبح کے وقت پڑھا تو شام تک اس کی حفاظت ہوتی رہے گی۔

سورۂ واقعہ سے فقر و محتاجی دور ہوتی ہے

حدیث نمبر (۶۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا. (۳۳)

(ترجمہ) جس شخص نے ہر رات میں سورۂ واقعہ پڑھی تو اس شخص کو کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

(فائدہ) یہ [illegible] طب الٰہی میں سے ہے اور حفظ صحت اور ازالہ مرض میں بھی یہ سورت فائدہ دیتی ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو ہر رات اس کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ سے پوچھا جنہوں نے سورۂ واقعہ کو تنگی کے دنوں میں پڑھنے کی عادت بنائی تھی۔ کیا

(۳۲) (الترمذی حدیث ۲۸۸۲ فی ثواب القرآن' جامع الاصول ۸/۶۲۷۴)

(۳۳) (الجامع الصغیر ۶/ ۸۹۴۲)بحوالہ شعب الایمان بیہقی.

اس سے یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے شدت کو دور کردیں گے اور ان پر دنیا کو وسیع کردیں گے تم لوگوں نے کس طرح سے دنیا کا سامان آخرت کے عمل کے بدلے میں حاصل کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہ کس طرح سے صحیح ہوسکتا ہے تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قناعت کا رزق دے اور ایسی روزی عطا فرمائے جو ان کے لئے عبادت کی طاقت اور قوت اور علم کے سیکھنے کی طاقت کا سبب بن جائے اور اس سے یہ خیر کا ہی ارادہ مراد ہوتا ہے۔ دنیا کا حاصل کرنا مراد نہیں ہوتا۔

اور اس سورت کے رزق کی تنگی کے وقت پڑھنے کے متعلق اکابر اسلاف سے بہت ساری روایات منقول ہیں حتیٰ کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کہا گیا کہ آپ نے تو اپنی اولاد کے لئے کچھ نہ چھوڑا کیوں کہ انہوں نے کوئی دینار درھم نہیں چھوڑے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے سورہ واقعہ پیچھے چھوڑی ہے۔

سورۂ حشر کی تلاوت سے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور آدمی شہید کا ثواب پاکر مرتا ہے

حدیث نمبر (۷۰) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] : أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ (سورة الحشر) ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِيْ يَوْمِهِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ

يُمْسِيْ فَكَذٰلِكَ. (۳۴)

(ترجمہ) جس آدمی نے صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھا اور پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کے ذمہ لگا دیں گے جو اس پر شام تک رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ اور اگر وہ اس دن مر گیا تو شہید ہو کر مرے گا اور جس نے شام کو ان آیات کو پڑھا تو اس کی بھی یہی فضیلت ہے۔

سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھنے سے جنت ملتی ہے

حدیث نمبر (۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ خَوَاتِيْمَ الْحَشْرِ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقُبِضَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَوِ اللَّيْلَةِ فَقَدْ اَوْجَبَ الْجَنَّةَ. (۳۵)

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ حشر کی آخری آیات رات کے وقت یا دن کے وقت پڑھیں پھر اسی دن یا اسی رات اس کو موت آ گئی تو اس کے لئے جنت لازم ہو گئی۔

حضورؐ کا رات کے وقت سورۂ ملک پڑھنے کا معمول

حدیث نمبر (۷۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم "كَانَ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ (أَلٓمٓ: تَنْزِيْل) وَ(تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ). (۳۶)

(۳۴) (ترمذی حدیث ۲۹۲۳ فی ثواب القرآن، سنن الدارمی ۲/۴۵۸، جامع الاصول ۶۲۵۸/۸)

(۳۵) (الجامع الصغیر ۸۹۴۳/۶ بحواله ابن عدی فی الكامل وبیهقی فی الشعب.

(۳۶) (الترمذی حدیث ۲۸۹۴ فی ثواب القرآن، جامع الاصول ۶۲۷۷/۸)

(ترجمہ) جناب نبی کریم ﷺ نہیں سوتے تھے جب تک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیں۔

سورۂ ملک مغفرت کی شفاعت کرتی ہے

حدیث نمبر (۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ، وَهِيَ :(تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ) .(۳۷)

(ترجمہ) قرآن میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں وہ اس آدمی کے لئے سفارش کریں گی حتی کہ اس کی بخشش کردی جائے گی اور یہ سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

سورۂ ملک عذاب قبر سے بچاتی ہے

حدیث نمبر (۷۴) محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے بیان کیا۔

أَنَّ (قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ، وَأَنَّ (تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكِ) تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِيْ قَبْرِهٖ.(۳۸)

(ترجمہ) قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنے والے کے حق میں سورۂ ملک اس کی قبر میں

---

(۳۷)(الترمذی حدیث ۲۸۹۳)فی ثواب القرآن'ابو داود حدیث ۱۴۰۰' مسند احمد' نسائی' ابن ماجه' حاکم ۱/۵۶۵ و صححه و وافقه الذهبی و هو کما قال' جامع الاصول ۸/۶۲۵۹)

(۳۸) (موطا مالک (۲۰۹۸ فی القرآن) کذافی جامع الاصول ۸/۶۲۷۸)

(اس کے حق میں) جھگڑا کرے گی۔
(فائدہ) یعنی اس کو عذاب قبر نہیں ہوگا۔

قیامت کو دکھانے والی سورتیں (انفطار، تکویر، انشقاق)

حدیث نمبر (۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ اِلَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) وَ(إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) و (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ). (۳۹)

(ترجمہ) جس شخص کو یہ بات پسند آئے کہ وہ قیامت کے دن میری زیارت کرے گویا کہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ اذاالشمس کورت اور اذاالسماء انفطرت اور اذاالسماء انشقت (یہ تینوں سورتیں) پڑھا کرے۔

سورۂ زلزال جامع سورت

حدیث نمبر (۷۶) حضرت انس بن ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

"بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذْجَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ، كَبِرَ سِنِّيْ، وَرَقَّ عَظْمِيْ، وَغَلُظَ لِسَانِيْ، فَاقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَأَقْرَأَهُ (إِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا)

(۳۹)(الترمذی حدیث ۲۳۳۰ فی التفسیر' احمد فی المسند حدیث ۴۸۱۶ ۴۹۳۴' ۴۹۴۱' ۵۸۵۵' حاکم ۵۱۵/۲ و صححه ووافقه وهو کما قالا. جامع الاصول ۶۲۷۶/۸)

حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ- ثَلَاثًا. (۴۰)

(ترجمہ) ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میری عمر بڑھ گئی ہے اور ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور زبان بھاری ہوگئی ہے پس آپ مجھے ایک جامع سورت سکھا دیں تو آپ نے اس کو اذا زلزلت الارض زلزالھا سکھائی حتیٰ کہ اس کو پڑھا کر فارغ ہوئے تو اس آدمی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: افلح الرویجل یہ چھوٹا سا آدمی کامیابی کو پہنچ گیا۔

سورۂ زلزال، کافرون اور اخلاص کی تلاوت کے ثواب کی مقدار

حدیث نمبر (۷۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ (إِذَا زُلْزِلَتِ) عُدِلَتْ لَه بِنِصْفِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَ (قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) عُدِلَتْ لَه بِثُلُثِ الْقُرْآنِ. (۴۱)

(ترجمہ) جس نے اذا زلزلت پڑھی تو اس کو نصف قرآن کے پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جس نے قل یا ایھا الکافرون پڑھی اس کو چوتھائی قرآن کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی

(۴۰) (اخرجہ رزین کما قال فی جامع الاصول ۸/۶۲۶۲)
(۴۱) (ترمذی حدیث ۲۸۹۷ فی ثواب القرآن جامع الاصول ۸/۶۲۷۳).

اس کو ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

ایک دفعہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر ایک تہائی قرآن کا ثواب

حدیث نمبر (۷۸) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (۴۲)

(ترجمہ) جس شخص نے ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد (پوری سورۂ اخلاص) پڑھی گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن پاک تلاوت کیا۔

(فائدہ) کیونکہ یہ سورت توحید اور اعتقاد اور معرفت احدیث پر مشتمل ہے اور یہ سب صفات ایسی ہیں جو مطلق شرک کے منافی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کمال کو ثابت کرتی ہیں اور ولد اور والد کی نفی کرتی ہیں جو اللہ کی صمدیت اور احدیت کو لازم ہے۔ اور کفو کی بھی نفی کرتی ہے جو شبیہ کی نفی پر مشتمل ہے اور یہ سب توحید اعتقادی کے اصول ہیں جو ہر شرک اور گمراہی سے الگ رکھنے والے ہیں اس وجہ سے اس سورت کو تہائی قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر قرار دیا ہے۔

تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر پورے قرآن کا ثواب

حدیث نمبر (۷۹) حضرت رجاء الغنوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ اَجْمَعَ (۴۳)

(۴۲)(الجامع الصغیر ۸۹۴۴/۶) بحوالہ مسند احمد [illegible] للضیاء المقدسی وصححہ السیوطی والهیثمی۔

(۴۳)(الجامع الصغیر ۸۹۴۵/۶) بحوالہ ضعفاء عقیلی

(ترجمہ) جس نے تین مرتبہ قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) پڑھی تو گویا اس نے پورا قرآن پاک تلاوت کیا۔

سورۂ اخلاص تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے

حدیث نمبر (۸۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَيَعْجَزُ أَحَدُكم أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (۴۴)

(ترجمہ) کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے کہ وہ رات میں ایک تہائی قرآن شریف پڑھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

سورۂ اخلاص پڑھنے والے سے اللہ محبت کرتا ہے

حدیث نمبر (۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ رَجُلًا اِلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِىْ صَلَاتِهٖ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلْمُصْطَفٰى صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اسْأَلُوْهُ لِاَىِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ اَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهٗ. (۴۵)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک فوجی دستہ کا امیر.

---

(۴۴) (مسلم فی صلوٰۃ المسافرین حدیث ۸۱۱، جامع الاصول ۶۲۶۴/۸)
(۴۵) بخاری و مسلم.

بنا کر بھیجا وہ جب اپنے لشکریوں کو نماز پڑھاتا تھا تو نماز کی قراءت کا اختتام قل ھو اللہ احد پر کرتا تھا (یعنی آخری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتا تھا) پھر جب یہ حضرات لوٹے تو نبی کریم ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو حضور پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ کیوں ایسا کرتا تھا تو جب انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بیان کیا اس لئے کہ یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس کو پڑھوں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

سورۂ اخلاص پڑھنے پر پندرہ ہزار نیکیاں

حدیث نمبر (۸۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ فِیْ یَوْمٍ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ، مِائَتَیْ مَرَّۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَۃِ مَرَّۃٍ حَسَنَۃً اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ. (۴۶)

(ترجمہ) جس شخص نے ایک دن میں دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار پانچ سو مرتبہ نیکیاں لکھ دیں گے۔ الا یہ کہ اس پر دین (قرضہ) ہو۔

ہزار دفعہ سورۂ اخلاص پڑھنے والا خود کو اللہ سے خرید لیتا ہے

حدیث نمبر (۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۴۶) (الجامع الصغیر ۸۹۵۲/۶ بحوالہ کامل ابن عدی و شعب الایمان بیھقی ھو حدیث ضعیف)

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَلْفَ مَرَّةٍ فَقَدِ اشْتَرٰى نَفْسَهٗ مِنَ اللّٰهِ. (۴۷)

(ترجمہ) جس شخص نے ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی تو اس نے اپنے آپ کو اللہ سے خرید لیا۔ یعنی خود کو جہنم سے آزاد کرالیا)۔

ہزار دفعہ سورۂ اخلاص پر جو چاہو ملے گا

حدیث نمبر (۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشِيَّةَ عَرْفَةَ اَلْفَ مَرَّةٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَهُ. (۴۸)

(ترجمہ) جس شخص نے قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) کو ہزار مرتبہ عرفہ کی رات میں پڑھا تو اللہ اس کو وہ چیز عطا فرمائیں گے جس کا وہ سوال کرے گا۔

(فائدہ) عرفہ کی رات سے مراد ۹ ذی الحجہ کی رات ہے اور یہ ۹ ذی الحج کا دن میدان عرفات میں گزارنے کے بعد جو مزدلفہ میں رات کو آکر حاجی قیام کرتے ہیں اس رات کو عرفہ کی رات کہتے ہیں۔ کیونکہ حج کے دنوں میں دن پہلے آتے ہیں اور راتیں ان کے تابع ہوتی ہیں اور باقی اسلامی دنوں میں دن راتوں کے تابع ہوتے ہیں یعنی راتیں پہلے آتی ہیں اور دن بعد میں آتے ہیں۔

(فائدہ) یہ ثواب میدان مزدلفہ میں حجاج کرام کیلئے ہے اگر کوئی غیر حاجی اس رات میں یہ عمل کرے گا تو اللہ کے فضل سے کچھ بعید نہیں کہ اس کی مانگی ہوئی دعا بھی قبول ہو۔

(۴۷)(الجامع الصغیر ۲/۸۹۵۳)بحوالہ فوائد الخیاری.

(۴۸)(مناوی بحوالہ ابو الشیخ : کتاب الثواب)

سورۂ اخلاص کی محبت جنت میں داخل کرے گی

حدیث نمبر (۸۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، اِنِّیْ اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہ أحَدٌ) قَالَ: إنْ حُبَّکَ إیَّاھَا أدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ" (۴۹)

(ترجمہ) یارسول اللہ ﷺ میں اس سورت قل ھو اللہ احد سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیرا اس سے محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کردے گا۔

دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر جنت میں محل

حدیث نمبر (۸۶) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ. (۵۰)

(ترجمہ) جس شخص نے دس مرتبہ قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(فائدہ) پوری حدیث امام احمد کے نزدیک اس طرح سے ہے

مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ حَتّٰی یَخْتِمَھَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ عُمَرُ إذَنْ نَسْتَکْثِرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ

(۴۹)(الترمذی حدیث ۲۹۰۳ فی ثواب القرآن وھو حدیث صحیح جامع الاصول ۶۲۶۸/۸)

(۵۰)(الجامع الصغیر ۸۹۴۶/۶ بحوالہ مسند احمد:

رَسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ.

(ترجمہ) جس شخص نے دس مرتبہ قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنائیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ پھر تو ہم زیادہ پڑھ کر کثرت سے جنت میں محل بنوالیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اس سے بھی بڑا اور پاکیزہ ہے۔

(فائدہ) یعنی جتنی مرتبہ پڑھو گے اتنے تمہارے لئے جنت میں محلات بنادیں گے۔

بیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر جنت میں محل

حدیث نمبر (۸۷) حضرت خالد بن زید فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ. (۵۱)

(ترجمہ) جس شخص نے قل ھو اللہ احد بیس مرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بہت بڑا محل بنائیں گے۔

دوسو مرتبہ سورۂ اخلاص سے پچاس سال کے گناہ معاف

سو مرتبہ پڑھنے سے جنت میں داخلہ

حدیث نمبر (۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

(۵۱) (الجامع الصغیر ۸۹۴۷/۶) بحوالہ کتاب الترغیب مصنفہ حمیدہ بن زنجویہ.

ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَىْ مَرَّةً، مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً، إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، وَمَنْ اَرَادَ أَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مِائَةَ مَرَّةٍ، قَالَ لَهُ الرَّبُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: [يَاعَبْدِىْ] اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةِ"(۵۲)

(ترجمہ) جس شخص نے قل ھو اللہ احد روزانہ دوسو مرتبہ پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردے جائیں گے ہاں اگر اس پر قرض ہوگا (تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ جب تک کہ قرض خواہ قرض کو معاف نہیں کرے گا۔ یا یہ اس کا قرضہ ادا نہیں کرے گا) اور جس شخص نے اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کیا پھر دائیں پہلو پر سوگیا اور یہ سورۂ قل ھو اللہ احد. سو مرتبہ پڑھی تو اس کو قیامت کے دن رب تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے اپنی دائیں طرف جنت میں داخل ہوجا۔

پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر پچاس سال کے گناہ معاف

حدیث نمبر (۸۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسِيْنَ مَرَّةً غُفِرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً. (۵۳)

(ترجمہ) جس شخص نے قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) پچاس

(۵۲)(الترمذی حدیث ۲۹۰۰ فی ثواب القرآن' جامع الاصول ۸/۲۲۶۷)
(۵۳)(الجامع الصغیر ۸۹۴۸/۲)بحوالہ محمد بن نصر.

مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیں گے۔

سو مرتبہ سورۂ اخلاص پر پچاس سال کے گناہ معاف

حدیث نمبر (۹۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ خَطِيْئَةَ خَمْسِيْنَ عَامًا مَا اجْتَنَبَ خِصَالًا اَرْبَعًا الدِّمَاءَ، وَالْاَمْوَالَ، وَالْفُرُوْجَ، وَالْاَشْرِبَةَ. (۵۴)

(ترجمہ) جس شخص نے قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) دوسو مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے دوسو سال کے گناہ معاف کردیں گے۔

(فائدہ) یعنی اگر چہ اس کی زندگی دوسو سال کی نہیں ہوگی لیکن اگر کسی کی دوسال ہوتی اور اس میں وہ گناہ کرتا ہوتا تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے اسی طرح سے اس کے بھی کثرت سے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر جہنم سے نجات

حدیث نمبر (۹۱) حضرت فیروز دیلمیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، مِائَةَ مَرَّةٍ فِي الصَّلَاةِ اَوْ غَيْرِهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ. (۵۵)

(ترجمہ) جس شخص نے قل ھو اللہ احد سو مرتبہ نماز میں پڑھی یا باہر

(۵۴) (الجامع الصغیر ۸۹۵۰/۶) بحوالہ کامل ابن عدی و شعب الایمان۔
(۵۵) (الجامع الصغیر ۸۹۴۹/۶) بحوالہ طبرانی کبیر۔

نماز کے پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دیں گے۔
(فائدہ) براءت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جہنم سے سلامتی لکھ دیں گے اس میں وہ شخص نہیں داخل ہوگا مگر قسم حلال ہونے کو اور یہ فیروز دیلمی یمنی صحابی ہیں انہوں نے اسود عنسی کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا قتل کیا تھا اور یہ نجاشی بادشاہ کی بہن کے بیٹے تھے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت بھی کی تھی۔
اس روایت میں محمد بن قدامہ جوہری ضعیف راوی ہے۔

نماز جمعہ کے بعد آخری تین سورتیں پڑھنے والا اگلے جمعہ تک برائی سے محفوظ

حدیث نمبر (۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعَاذَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنَ السُّوْءِ اِلَى الْجُمُعَةِ. (۵٦)
(ترجمہ) جس شخص نے جمعہ کی نماز کے بعد قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس سات سات مرتبہ پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کو ان کی برکت سے دوسرے جمعہ تک ہر برائی سے محفوظ کر دیں گے۔

آخری تین سورتیں ہر کام میں کافی ہیں

حدیث نمبر (۹۳) حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

(۵٦) (الجامع الصغیر ۸۹۵۴/٦) بحوالہ ابن سنی۔

ہیں:

أَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ، فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا...... [ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ] فَخَرَجَ، فَقَالَ: قُلْ، قُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ) وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ - حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ [ثَلَاثًا]، تَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ". (۵۷)

(ترجمہ) ہم پر ہلکی بارش ہوئی اور اندھیرا بھی تھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کیا کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے پھر کچھ ایسی بات فرمائی پھر آپ تشریف لے لائے اور تو آپ نے فرمایا کہ پڑھو میں نے کہا کیا پڑھوں فرمایا: قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد اور معوذتین (یعنی آخری دو سورتیں) جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ تمہیں ہر چیز کیلئے کفایت کریں گی۔

نماز جمعہ کے سلام کے بعد پڑھی جانے والی بعض سورتوں کے فوائد

حدیث نمبر (۹۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يُثْنِيَ رِجْلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، سَبْعًا سَبْعًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ وَأُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (۵۸)

(۵۷)(نسائی ۸/۲۵۰، ۲۵۱، جامع الاصول ۸/۲۷۱)
(۵۸) (الاربعين لابی الاسد القشيری) و (الجامع الصغير ۶/۸۹۵۵)
والخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة لابن حجر العسقلانی.

(ترجمہ) جب امام جمعہ کے دن سلام پھیر لے تو آدمی اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے سورۃ فاتحہ، قل ھو اللہ احد ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ،سات سات مرتبہ پڑھے تو اس کے سابقہ اور بعد کے گناہ معاف کردئے جائیں گے اس کو جتنے لوگوں نے اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھا ان کی تعداد کے برابر اجر عطا کیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے الخصال المکفرہ میں لکھا ہے۔ سولہ کام ایسے ہیں جن سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں ہم ان کو یہاں ذکر کرتے ہیں۔

(۱) حج کرنا (۲) اچھی طرح سے وضو کرنا۔ (۳) موذن کی اذان کا جواب دینا زبان سے بھی اور عمل سے بھی (یعنی جماعت میں بھی شریک ہونا)۔ (۴) اور آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت کرنا۔ (۵) چاشت کی نماز پڑھنا (۶) سورۂ اخلاص اور آخری دو سورتیں سات سات مرتبہ پڑھنا جب کہ امام نے جمعہ کا سلام پھیر لیا ہو پہلے اس کے کہ آدمی اپنی جگہ سے اٹھے (۷) لیلۃ القدر میں نوافل پڑھنا اور رمضان کی تراویح پڑھنا اور رمضان کے روزے رکھنا (۹) ۹ ذی الحج کو روزہ رکھنا (۱۰) مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھ کر عمرہ اور حج کیلئے آنا اور جو شخص حاجی بن کر کے آیا اور وہ اللہ کی رضا چاہتا تھا (۱۲) اسی طرح جس نے حج کے اعمال پورے کئے (۱۳) اسی طرح جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے (۱۴) جس نے حشر کی دس آخری آیات پڑھیں (۱۵) جس نے اندھے کو چالیس قدم پہنچا کر چھوڑا (۱۶) جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی (۱۷) جو شخص اس کو ملے تو اس سے مصافحہ کرے اور دونوں نبی پاک ﷺ پر درود پڑھیں (۱۸) جو کھائے یا پہنے اور اللہ کی حمد کرے اور لاحول و لا قوۃ الا باللہ پڑھے ایسے سب لوگوں کے اگلے

پچھلے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

آخری دوسورتیں بے مثال ہیں

حدیث نمبر(۹۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ (قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) و (قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)".

وفي رواية قال: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "أُنْزِلَ - أَوْ أُنْزِلَتْ - عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: اَلْمُعَوَّذَتَيْنِ" (۵۹)

(ترجمہ) کیا تم نے ان آیات کو نہیں دیکھا جو اس رات میں اتری ہیں اس جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس.

اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر کچھ آیات اتاری گئی ہیں ان جیسی نہیں دیکھی گئیں وہ معوذتین ہیں (یعنی آخری دوسورتیں مکمل)۔

معوذتین کے مثل کوئی تلاوت نہیں

حدیث نمبر(۹۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِقْرَأْ يَاجَابِرُ"، قُلْتُ: وَمَاذَا أَقْرَأُ - بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ - قَالَ:

---

(۵۹) (مسلم حدیث ۸۱۴ فی صلوۃ المسافرین جامع الاصول ۸/ ۶۲۷۰)

اِقْرَأْ (قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ(قُلْ أَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ) فَقَرَأْتُهُمَا، فَقَالَ: اِقْرَأْ بِهِمَا، وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهَا"(٦٠)

(ترجمہ) جابر پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان ہوں فرمایا پڑھو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو میں نے ان کو پڑھا پھر آپؐ نے فرمایا ان کو پڑھتے رہا کرو ان کی مثل تم ہرگز کچھ نہیں پڑھ سکو گے۔

(٦٠)(نسائی ۸/۲۵۴ فی الاستعاذة فی فاتحته واسناده حسن، جامع الاصول ۲/۸ ٦٢٧)

چوتھا باب

ختم قرآن کے فضائل و آداب

قرآن پاک کے ختم کے آداب

تلاوت کرنے والا اکیلے نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرے یہ مستحب ہے اگر نماز سے باہر قرآن پاک کو ختم کرے تو بعض حضرات ایسے گزرے ہیں جو مجمع میں قرآن پاک کو ختم کرتے تھے اس کیلئے مستحب یہ ہے کہ رات کے اول حصے میں یا دن کے اول حصے میں قرآن پاک کا ختم کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ ختم قرآن کے دن روزہ رکھا جائے اور اگر اس دن میں روزہ رکھنے کی شریعت میں ممانعت وارد ہوئی ہو تو اس میں روزہ نہ رکھے۔ یہ حضرت طلحہ بن مصرف اور حضرت مسیّب بن رافع حضرت حبیب بن ابی ثابت جو کوفہ کے تابعین میں سے تھے ان سے صحیح روایت کے ساتھ مروی ہے کہ جس دن وہ قرآن پاک ختم کرنا چاہتے تھے اس دن وہ روزہ رکھتے تھے۔ (۱)

ختم قرآن کا وقت

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کی رات کو قرآن پاک کا پڑھنا شروع کرتے تھے اور جمعرات کی رات کو ختم فرماتے تھے۔

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ رات کے اخیر میں یا دن کے اخیر میں قرآن پاک کو ختم کیا جائے اور یہ بھی کہ دن میں سوموار

(۱) (الاذکار)

کے دن فجر کی دوسنتوں کے درمیان یا ان کے بعد قرآن پاک کو ختم کیا جائے اور رات کے وقت جمعہ کی رات میں مغرب کی دوسنت رکعتوں میں یا ان کے بعد قرآن پاک کو ختم کیا جائے تا کہ دن کا استقبال قرآن پاک کے ختم کے ساتھ ہو اور اسی طرح دن کا اخیر بھی ختم قرآن کے ساتھ ہو۔

امام ابن ابی داود' امام عمرو بن مرہ سے جو بڑے جلیل القدر تابعی ہیں روایت کرتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرامؓ پسند کرتے تھے کہ قرآن پاک کو رات کے شروع میں ختم کریں یا دن کے شروع میں ختم کریں۔ اور حضرت طلحہ بن مصرف بڑے جلیل القدر تابعی اور امام ہیں فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قرآن کریم کو دن کی جس گھڑی میں بھی ختم کیا فرشتے شام تک اس کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور رات کے بھی جس وقت قرآن کریم کو ختم کیا تو فرشتے صبح تک اس پر رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

امام دارمیؒ نے اپنی سنن میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر قرآن کریم کا ختم شروع رات میں ہو تو فرشتے صبح تک اس پر رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر قرآن کریم کا ختم رات کے اخیر میں ہو تو شام تک فرشتے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں امام دارمی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ (۲)

ایک رکعت میں قرآن ختم کرنے والے حضرات

اور جو لوگ قرآن پاک ایک رکعت میں ختم کر لیتے تھے ان کی تعداد بھی کثرت کی وجہ سے شمار نہیں کی جا سکتی ان میں سے ایک حضرت عثمان بن

(۲) (الاذکار)

عفانؓ ہیں اور حضرت تمیم داریؓ ہیں اور حضرت سعید بن جبیرؒ اور امام اعظم ابو حنیفہؒ ہیں بہر حال یہ قرآن پاک کا کم یا زیادہ مقدار میں تھوڑے اور زیادہ عرصہ میں تلاوت کرنے میں اکابر کی اپنی شان ہے بعض حضرات دقیق فکر کے ساتھ لطائف اور معانی کو دیکھتے ہیں تو اسی اعتبار سے کم پڑھتے ہیں اور بعض تلاوت قرآن کی حلاوت اور لذت کی وجہ سے زیادہ پڑھتے ہیں تو ہر ایک بزرگ کی اپنی شان ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت نے ایک دن رات میں ایک ختم کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے اور اس کے متعلق ایک روایت جو صحیح سندوں کے ساتھ ابوداود، ترمذی اور نسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''لا یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث'' جو شخص تین دن سے کم میں قرآن پاک پڑھ لیتا ہے وہ قرآن پاک کو نہیں سمجھ سکتا اس لئے انہوں نے تھوڑے وقت میں پڑھنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عام آدمی قرآن پاک کو پورے غور و خوض کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا چاہے تو کم از کم تین دن میں قرآن پاک کو ختم کرے۔ اور اگر تلاوت کی حلاوت اور لذت حاصل کرنا چاہتا ہے تو حدیث میں اس کا کوئی رد اور انکار نہیں ہے۔ اس لئے اکابر ایک دن میں بلکہ دن کے کم حصے میں بھی پورا قرآن پاک پڑھ لیتے تھے۔ (۳)۔

ختم قرآن کی محفل میں جمع ہونا

قرآن پاک کی ختم کی مجلس میں جمع ہونا مستحب ہے چاہے وہ خود قرآن

(۳) (الاذکار)

پاک کو ختم کر رہا ہو یا دوسرے کے ختم میں شریک ہو رہا ہو یا وہ خود قرآن نہ پڑھ سکتا ہو جیسا کہ بخاری و مسلم میں مروی ہے۔ اَنَّ رسول اللہ ﷺ أمَرَ الْحُيَّض بِالْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ فَيَشْهَدْنَ بِالْخَيْرِ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ.(۴)

(ترجمہ) نبی کریم ﷺ حائضہ عورتوں کو عید کے دن میں عید گاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیتے تھے تا کہ وہ بھی خیر میں شریک ہوں۔ اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل ہوں۔

(فائدہ) لیکن صحابہ کرامؓ کے عمل سے ثابت ہے کہ بعد میں عورتوں کو مسجدوں کی طرف نکلنے کو ناپسند قرار دیا گیا اب فتنے کے زمانے کی وجہ سے عورتوں کا گھروں میں رہنا اور گھروں میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (امداد اللہ انور)

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک آدمی کو مقرر کرتے تھے اس شخص کے لئے جو قرآن پاک پڑھ رہا ہو پس جب وہ قرآن پاک کے ختم کا ارادہ کرتا تو وہ جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتاتا کہ وہ شخص قرآن پاک کو ختم کر رہا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے ختم میں آ کر شریک ہوتے تھے۔

امام ابن ابی داود نے دو صحیح سندوں کے ساتھ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اور حضرت قتادہ جلیل القدر امام ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن پاک کو ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے اور صحیح اسانید کے ساتھ حضرت حکم بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت مجاہد اور حضرت عبادہ بن ابی لبابہ دونوں نے میری

(۴)(الاذکار امام نووی)

طرف پیغام بھیجا کہ ہم قرآن پاک کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور بعض صحیح روایات میں یہ بھی ہے کہ یہ بات مشہور تھی کہ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

اور حضرت مجاہدؒ سے یہ بھی مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ رحمت نازل ہوتی ہے۔(۵)

(فائدہ) حضرت مجاہد جلیل القدر تابعی ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تفسیر میں سب سے بڑے شاگرد ہیں۔

ختم قرآن کے وقت ایسا مستحب ہے۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمید الاعرج رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے قرآن پاک ختم کیا پھر دعا کی تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے امین کہتے ہیں۔

ختم کے وقت کیا دعائیں کریں

دعا میں اِلحاح وزاری کرنی چاہئے اور ایسے اہم امور اور جامع کلمات کے ساتھ دعا کرنی چاہئے خصوصاً اہم کام اور دنیا اور آخرت کے معاملات اور مسلمانوں کے امور اور اپنے بادشاہوں کی اصلاح اور تمام حکمرانوں کے معاملات کی درستگی اور ان کے لئے عبادات کی توفیق اور خلاف اسلام کاموں سے حفاظت اور نیکی اور تقوی میں تعاون اور حق کے قیام اور حق پر اجتماع کی دعا کرنی چاہئے اور دشمنان دین پر ان کے غالب ہونے کے اور تمام مخالفین پر غلبہ پانے کی دعا کرنی چاہئے۔ مزید دعائیں بہت اہم قسم کی حضور ﷺ کے صحابہ، تابعین، اہل بیت، اولیاء، محدثین، مجتہدین وغیرہ کی بہت کثرت سے میں نے اپنی کتاب لذت مناجات میں جمع کر دی ہیں اگر

(۵)(الاذکار للنووی)

اس کو دیکھ لیا جائے اور اپنی پسند کی دعائیں منتخب کر لی جائیں۔ تو انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔ (امداد اللہ انور)

جب کوئی آدمی قرآن پاک کو ختم کرے تو مستحب یہ ہے کہ نئے سرے سے پھر قرآن پاک کا آغاز کر دے سلف صالحین اس کو بہت پسند کرتے تھے اور اس عمل کے لئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے احتجاج پکڑتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ الْاَعْمَالِ الْحَلُّ وَالرِّحْلَةُ قيل وما هما؟قال افتتاح القرآن وَخَتْمُهُ.

(ترجمہ) اعمال میں بہتر حَلّ اور رحلة ہے عرض کیا گیا یہ دونوں کیا چیزیں ہیں فرمایا قرآن کو شروع کرنا اور اس کو ختم کرنا۔

ختم قرآن پر مقبول دعا

(حدیث نمبر ۹۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

انَّ لِقَارِئِ الْقُرْآنِ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً فَاِنْ شَاءَ صَاحِبُهَا عَجَّلَهَا فِي الدُّنيَا وَاِن شَاءَ أَخَّرَهَا اِلَى الْآخِرَةِ. (٦)

(ترجمہ) بے شک قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے ایک ایسی دعا (مقدر کی گئی) ہے جو (ہر حال میں) قبول کی جاتی ہے، پس اگر دعا مانگنے والا چاہے تو جلدی کر کے اس (کے انعامات) کو دنیا (ہی) میں مانگ لے، اور اگر چاہے تو اس کو آخرت تک موخر کر دے۔

(٦) رواه ابن مردويه (كنز العمال ج ا ص ٥١٣ وجامع الشمل في حديث خاتم الرسل ج ا ص ١٤١).

(فائدہ) اس دعا سے مراد ختم قرآن کے وقت کی وہ دعا ہے جو رد نہیں ہوتی اگر اس کا بدلہ دنیا میں مانگے تو دنیا میں ملے گا، اور اگر آخرت میں مانگے تو آخرت میں ملے گا اس کے ذریعہ اگر قیامت کی آفات سے نجات کی دعا کرے گا تو قیامت کی آفات دور ہونگی، اگر جنت طلب کرے گا تو انشاءاللہ جنت ملے گی۔

(حدیث نمبر ۹۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علیہ السلام کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ

مَعَ كُلِّ خَتمَةٍ دَعْوَةٌ مُستَجابَة. (۷)

(ترجمہ) ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث شریف کے الفاظ عام ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دعا قبول ہوتی ہے چاہے ایک ہو یا متعدد ہوں اور ختم قرآن کی مجلس میں ہوں۔

ختم قرآن کے وقت دعا کی اجابت اور انعام

(حدیث نمبر ۹۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ لِصَاحِبِ القُرآنِ عِندَ كُلِّ خَتمَةٍ دَعوَةٌ مستَجَابَة وَشَجَرَة فِي الجَنَّةِ لو انَّ غُرَابًا طَارَمِن اَصْلِهَا لَم يَنتَهِ اِلى فَرعِهَا حَتّى يُدرِكَهُ الهَرَمُ. (۸)

(ترجمہ) قاری قرآن کے لئے ہر ختم کے موقع پر دعا قبول ہوتی ہے اور

(۷) رواہ البیهقی فی شعب الایمان (کنز العمال ج ۱ ص ۵۱۷).

(۸) تاریخ بغداد (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۰۵، جامع الشمل فی حدیث خاتم الرسل ۱ ص ۱۲۱).

اس کو (جنت میں) ایک درخت عطا کیا جاتا ہے اگر کوئی غراب (کوا) اس کی جڑ سے اڑے تو اس کی انتہاء کو نہیں پہنچ سکے گا مگر وہ بوڑھا ہو جائے گا۔

(فائدہ) حافظ یاد رہنے اور تلاوت کے لئے قرآن کو کتنی بار ختم کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی بہت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جنت میں اس کو بہت سارے بڑے بڑے درخت عطا کئے جاتے ہیں حدیث میں دوسرے جانوروں کی بجائے کوے کو اس لئے ذکر کیا گیا کہ دوسرے اکثر پرندوں کے مقابلے میں اس کی عمر بہت ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کوے کی عمر اوسطاً دو اڑھائی سو برس ہوتی ہے طوالت عمر میں کو اضرب المثل ہے اور یہاں حدیث میں درخت کی طوالت کی مقدار متعین کرنا مقصود نہیں بلکہ کثرت طوالت مراد ہے اور اس سے کثرت تلاوت کی ترغیب مقصود ہے۔

ختم قرآن کا مسنون طریقہ

(حدیث نمبر ۱۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ

انّ النّبیّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَمَ کَانَ اِذَاقَرَأَ: "قُل أعُوذُ بِرَبِّ النّاسِ" افتَتَحَ مِنَ "اَلْحَمدُ" ثم قَرَأمِنَ البَقَرَہِ الٰی "وأولٰئکَ هُمُ المفلِحونَ". ثُمّ دَعَا بدُعَاءِ الخَتمَةِ ثُمّ قَامَ.(۹)

(ترجمہ) بے شک نبی ﷺ جب (ختم قرآن کے وقت آخری سورت) قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تلاوت کرتے تو اَلْحَمْدُ (سورۂ فاتحہ شروع قرآن) سے افتتاح کرتے۔ پھر سورہ بقرہ سے وَاُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک تلاوت کرتے۔ پھر ختم القرآن والی دعا کرتے پھر اٹھ

(۹) الاتقان، وقال: أخرجه الدارمی بسند حسن.

کھڑے ہوتے۔

(حدیث ۱۰۱) حضور ﷺ نے فرمایا:

اَحَبّ الاَعمَالِ الَی اللہِ الحَالّ المُرتَحِلُ: اَلّذِی یَضرِبُ مِن اَوّلِ القُرآنِ الٰی آخِرِہٖ کُلّمَا اَحَلّ ارتَحَلَ. (۱۰)

(ترجمہ) نیک کاموں میں زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ ہے (یعنی) جو شروع قرآن سے آخر تک تلاوت کرتا ہے (اور) جب بھی ختم کرتا ہے پھر سے شروع کر دیتا ہے۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک ختم کرنے کے بعد دوبارہ شروع سے اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک تلاوت کرنا مسنون (سنت) ہے۔ لہذا اسی طریقہ پر ختم قرآن کرنا چاہئے۔

ختم قرآن کی دعا

(حدیث نمبر ۱۰۲) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اذَا خَتَمَ اَحَدُکُم فَلیَقُل: اَللّٰھُمّ آنِس وَحشَتِی فِی قَبرِیْ. (۱۱)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی قرآن کریم کو ختم کرے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے "اَللّٰھُمّ آنِسْ وَحشَتِیْ فِیْ قَبرِیْ" اے اللہ قبر میں مجھے وحشت اور خوف سے دور فرما۔

(فائدہ) قرآن مجید کے آخر میں یہ دعا مکمل لکھی ہوئی ہے ختم قرآن کے وقت اس کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھنا چاہئے (تفصیل کے لئے اتحاف السادۃ المتقین شرح احیاء علوم الدین کی طرف مراجعت کریں)۔

(۱۰) رواہ الترمذی (الاتقان ج ۱ ص...... و کنز العمال ج ۱).
(۱۱) (مسند الفردوس للدیلمی کنز العمال ج ۱ ص ۶۰۷).

ختم قرآن کے وقت اجتماع اور قبولیت دعا

(حدیث نمبر۱۰۳) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن خَتَمَ القُرآنَ فَلَهُ دَعوَة مُستَجَابَة. (۱۲)

(ترجمہ) جس نے قرآن ختم کیا اس کی دعا قبول کی جاتی ہے

(حدیث نمبر۱۰۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ وَحَمِدَ الرّبّ وَصَلّى عَلَى النّبِيّ (صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلّمَ) وَاستَغفَرَ رَبّهُ فَقَد طَلَبَ الْخَيرَ مَكَانَهُ. (۱۳)

(ترجمہ) جس نے قرآن ختم کیا اور رب (تعالیٰ) کی ثناء اور تعریف کی۔ اور نبی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے استغفار کیا پس اس نے اس (صرف ختم قرآن۔ یا ختم قرآن اور ثناء اور درود شریف) کے بدلہ میں خیر اور بھلائی طلب کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے اہل خانہ کو جمع کرتے اور دعا کیا کرتے تھے۔ (۱۴)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرمایا کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (۱۵)

(۱۲) الاتقان ج ۱ ص ۱۴۶ عن الطبرانی وغیرہ. مجمع الزوائد ج۷ ص ۱۷۲.
(۱۳) الاتقان ج ۱ ص ۱۴۶ عن شعب الایمان للإمام البیهقی.
(۱۴) الاتقان ج ۱ ص ۱۴۵ عن الطبرانی. مجمع الزوائد ج۷ ص ۱۷۲. والقرطبی ج ۱ ص ۳۰ عن ابی بکر الأنباری.
(۱۵) الاتقان ج ۱ ص ۱۴۵ عن ابن أبی داود. وتفسیر القرطبی ج ۱ ص ۳۱ عن أبی بکر الأنباری.

حکم بن عتبہ کہتے ہیں

أرسل اليّ مجاهد وعنده ابن أبی-أمامة وقالا: إنا أرسلنا إليک لأنا أردنا أن نختم القرآن، والدعاء يستجاب عند ختم القرآن. (۱۶)

(ترجمہ) میری طرف حضرت مجاہد (مشہور تابعی ومشہور مفسر قرآن رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک آدمی بھیجا جب کہ حضرت مجاہد کے پاس ابن ابی امامہ (رحمۃ اللہ علیہ) بھی تشریف فرماتھے (مجاہداور ابن ابی امامہ) دونوں نے فرمایا... ہم نے قرآن کریم کے ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے (اس لئے آپ کو دعا میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کیونکہ) ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

علامہ قرطبی نے حکم سے ایک روایت اس طرح بیان کی ہے

عن الحكم قال: كان مجاهد وعبدة بن أبی لبابة وقوم يعرضون المصاحف، فإذا أرادوا وجهوا إلينا: أحضرونا، فإن الرحمة تنزل عند ختم القرآن. (۱۷)

(ترجمہ) حکم (بن عتبہ) کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور حضرت عبدہ بن ابی لبابہ اور ایک قوم جب (ان میں سے کوئی) قرآن کریم حفظ کر لیتے پھر جب ختم کا ارادہ کرتے تو ہمارے پاس آتے (یعنی) ہمیں ختم قرآن کی مجلس میں شرکت کی دعوت دیتے تھے۔ کیونکہ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(فائدہ) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ختم قرآن دعا قبول ہوتی ہے اس لئے بوقت ختم دل لگا کر خوب دعائیں کرنی چاہئیں جیسا کہ صحابہؓ وغیرہ کا بھی معمول رہا ہے۔

(۱۶) الاتقان ج ۱ ص ۱۴۵ عن ابن أبی داود.
(۱۷) تفسیر القرطبی ج ۱ ص ۳۱ عن ابی بکر الأنباری.

اوران روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ختم قرآن شرکت کی دعوت اور اجتماع بھی مستحب ہے مگراس کا التزام اور ایسا اہتمام کہ جس سے اس کے واجب یا فرض ہونے کا اندیشہ ہو، نہ چاہئے صرف مستحب سمجھ کراس کو معمول بنانا چاہئے۔

ختم قرآن کی دعا کھڑے ہوکر کریں

(حدیث ۱۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ختم القرآن دعا قائما.(۱۸)

(ترجمہ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن پاک کی تلاوت مکمل فرما لیتے تو کھڑے ہوکر دعا فرمایا کرتے تھے (کیونکہ اس میں قرآن پاک کا اور دعا کا اور خدا کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا اکرام واعزاز ہے)۔

ختم قرآن کے وقت حضورؐ کی مبارک دعا

(حدیث ۱۰۶) امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین (امام زین العابدینؒ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرماتے تھے۔

انہ کان اذا ختم القرآن حمد اللہ بمحامدہ وھو قائم ثم یقول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰہِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِیْدًا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذَبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰہِ وَلَدًا

(۱۸) (الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ)

أَوْ صَاحِبَةً أَوْ نِدًّا أَوْ شَبِيهًا أَوْ مِثْلًا أَوْ سَمِيًّا أَوْ عَدْلًا فَأَنْتَ رَبُّنَا أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَتَّخِذَ شَرِيكًا فِيمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيلًا.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ - إلى قوله - اِلَّا كَذِبًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ -الآيتين-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ -الآيتين-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى وَأَحْكَمُ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِمَّا يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. (۱۹)

(ترجمہ) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کا ختم مکمل فرماتے تو کھڑے ہوکر جناب باری تعالیٰ کی بہت حمد وثنا بیان فرماتے پھر یہ کلمات ادا فرماتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا

(۱۹) (الدر المنثور بحواله شعب الايمان امام بيهقى)

بَعِيْدًا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِيْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْصَاحِبَةً اَوْنِدًّا اَوْشَبِيْهًا اَوْمِثْلًا اَوْ سَمِيًّا اَوْ عَدْلًا فَاَنْتَ رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِيْكًا فِيْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِىٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا○ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا○ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ، كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ، اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا○.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى الْاٰخِرَةِ، وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ يَعْلَمُ مَايَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ○.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِىْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ، يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ○ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا، وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى وَأَحْكَمُ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِمَّا يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُلِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهٗ وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور اجالے بنائے پھر جو لوگ کافر ہوئے اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کئے جاتے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کے ساتھ اوروں کو برابر کرنے والوں نے جھوٹ بولا اور دور کی گمراہی میں گر گئے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عرب کے مشرک ہوں یا مجوسی یا یہودی یا نصرانی یا بے دین اللہ کے ساتھ سب شریک کرنے والوں نے جھوٹ بولا اور ان لوگوں نے بھی جنہوں نے اللہ کی اولاد ٹھہرائی یا اس کی بیوی بنائی یا کوئی شریک ٹھہرایا یا کسی کو اس کے مشابہ سمجھا یا اس کی مثل یا ہم نام یا ہم پلہ سمجھا تو اے ہمارے رب اس سے بلند ہے کہ جس کو تو نے پیدا کیا اس کو اپنا شریک بنایا ہو اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے نہ اپنی بیوی اختیار کی اور نہ اولاد اور نہ اس کا ملک میں کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری میں اس کا کوئی مددگار ہے (بلکہ وہ کمزور ہی نہیں) اس کی بڑائی بیان کرو اللہ اللہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے تمام

تعریفیں بڑی کثرت سے اللہ کے لئے ہوں، صبح و شام اللہ کی تسبیح ہو۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب اتاری اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی۔ ٹھیک اتاری تا کہ اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اس کے ہاں ہے اور ایمان داروں کو خوش خبری دے جو اچھے کام کرتے ہیں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی، سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ لوگ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ نہایت رحم والا بخشنے والا ہے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ بندوں کے لئے جو رحمت کھولتا ہے اسے کوئی بند نہیں کر سکتا اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہوں اور اللہ کے نیک بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ بنایا ہے سلام ہو کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں بلکہ اللہ ہی بہتر ہے اور ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والا ہے اور سب سے

بہتر حکم دینے والا ہے اور سب سے زیادہ کریم ہے اور ان سے بڑا جن کو لوگ شریک کرتے ہیں سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اکثر لوگ نہیں جانتے اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولوں نے پیغام پہنچا دیا اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں، اے اللہ اپنے تمام فرشتوں اور تمام رسولوں پر رحمت بھیج اور اپنے تمام مومن بندوں پر رحمت فرما جو آسمانوں یا زمینوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما اور ہمارا آغاز بالخیر فرما۔ اور ہمیں قرآن عظیم کی برکت عطا فرما اور ہمیں آیات اور حکمت والی نصیحت کے ساتھ نفع عطا فرما، اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک آپ سننے والے جاننے والے ہیں۔

بوقت ختم انعامات خداوندی کی تقسیم

(حدیث نمبر ۱۰۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن شَهِدَ فَتحَ القُرآنِ فَكَأَنَّما شَهِدَ فُتُوحَ المُسلِمِينَ حِينَ تُفتَحُ وَمَن شَهِدَ خَتمَ القُرآنِ فَكَأَنَّما شَهِدَ الغَنَائِمَ حِينَ تُقسَمُ. (۲۰)

(ترجمہ) جو افتتاح تلاوت قرآن کے وقت حاضر ہوا پس گویا کہ وہ لشکر اسلام کے جہاد کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا اور جو ختم قرآن (کی مجلس) میں حاضر ہوا پس گویا کہ وہ اموال غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا۔

(فائدہ) ختم قرآن کا وقت ایسا ہے جیسے دشمن اسلام سے لوٹے ہوئے مالوں کی تقسیم کا وقت ہوتا ہے کہ اپنی سوچ اور اندازے سے زائد دشمنوں سے لوٹ کا مال ہاتھ لگتا ہے ایسے ہی ختم قرآن کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ اس وقت

(۲۰) أخرجه أبو الشيخ والديلمي بطريقين (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۳).

میں اپنی رحمتوں اور عطاؤں کے خزانے لٹا رہے ہوتے ہیں پس اس مجلس میں شرکت کر کے اللہ تعالیٰ کی عظیم عنایتوں کو ضرور حاصل کرنا چاہئے۔

اس طرح کی ایک روایت حضرت ابو قلابہ نے مرسلاً حضور علیہ ﷺ سے بیان کی ہے جس کو کنز العمال (جلد ۱ صفحہ ۵۴۲) میں محمد بن نصر اور ابن ضریس کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔

ساٹھ ہزار فرشتوں کا استغفار

(حدیث نمبر ۱۰۸) حضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا خَتَمَ الْعَبْدُ الْقُرآنَ صَلّٰی عَلَیْهِ عِنْدَ خَتْمِهٖ سِتُّوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ. (۲۱)

(ترجمہ) جب بندہ قرآن مجید ختم کرتا ہے تو بوقت ختم ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

فرشتوں کا ختم قرآن پر پورا دن یا پوری رات استغفار

(حدیث نمبر ۱۰۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ خَتَمَ الْقُرآنَ اَوَّلَ النَّهَارِ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ خَتَمَهٗ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی یُصْبِحَ. (۲۲)

(ترجمہ) جو شخص قرآن مجید کو شروع دن کے وقت ختم کرتا ہے اس کے

---

(۲۱) کنز العمال ج ۱ ص ۵۱۰ وجامع الشمل ج ۱ ص ۱۶۵ کلاهما عن مسند الفردوس.

(۲۲) الجامع الصغير للعلامة جلال الدين السيوطي ج ٦ ص ١٢٣ مع المناوي عن حلية الأولياء.

لئے خدا کے فرشتے شام تک رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور جو اس کو آخر دن میں ختم کرتا ہے اس کیلئے فرشتے صبح ہونے تک رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

(فائدہ) ان فرشتوں سے مراد یا تو وہ فرشتے ہیں جو ہر انسان کے ساتھ بطور محافظ مقرر کئے گئے ہیں یا وہ فرشتے ہیں جو قرآن اور اس کے سننے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں (واللہ اعلم) اور حفاظ اکثر قرآن شریف کا ختم کرتے رہتے ہیں اس لئے یہ فضیلت ان کو دوسرے تلاوت کنندگان سے زیادہ حاصل ہوتی ہے گویا کہ اس روایت کے بڑے مصداق حفاظ ہی ہیں۔

ختم قرآن کا اجر جنت میں بہت بڑا درخت

(حدیث نمبر ۱۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأ القُرآنَ ظَاهِرًا أو بَاطِنًا اعطَاهُ اللّٰهُ شَجرَةً فِي الجَنّةِ لَو أنّ غُرَابًا أفرَغَ مِن أغصَانِهَا ثُمّ طَارَ لاَ دَرَكَهُ الهَرَمُ قَبلَ أن يَقطَعَ وَرَقَهَا. (۲۳)

(ترجمہ) جس نے قرآن کو دیکھ کر یا یاد سے پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک ایسا درخت عطا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کوا اس کی ٹہنیوں کو چھوڑ کر اڑے تو اس کے پتے ختم ہونے سے قبل اس کو بڑھاپا پالے گا۔

(فائدہ) یہ فضیلت حافظ قرآن اور ناظرہ خواں دونوں کے لئے ہے جو بھی قرآن مجید کا ختم کرے اس کو یہ اتنا بڑا درخت ثواب میں عطا ہوتا ہے۔

(۲۳) رواہ البزار والطبرانی (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۵).

اور یہاں (قرءِ القرآن) سے ختم قرآن مراد ہے۔

ختم قرآن پر جنت میں محلات کی تعمیر

(حدیث نمبر ۱۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

مَا مِن مُؤمِن وَلَا مُؤمِنَةٍ إلّا وَلَهُ وَكِيل فِي الجَنّةِ، إن قَرَأ القُرآنَ بَنَاله القُصُورَ، وَإن سَبّحَ غَرَسَ لَهُ الأشجَارَ، وَإن كَفّ كَفّ . (۲۴)

(ترجمہ) کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت نہیں مگر جنت میں اس کا ایک وکیل ہے، اگر کوئی مومن مرد یا عورت قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جنت میں محلات تعمیر کرتا ہے۔ اور اگر کوئی تسبیح پڑھتا ہے تو اس کے لئے درخت لگاتا ہے، اور اگر وہ (تلاوت اور تسبیح سے) رک جاتا ہے تو وہ (فرشتہ محلات کی تعمیر اور درخت لگانے سے) بھی رک جاتا ہے۔

(۲۴) أخرجه البخاری فی تاریخه (کنز العمال ج ۱ ص ۵۴۹)

پانچواں باب

آداب القرآن وآداب تلاوت قرآن

تلاوت کے لئے طہارت اور وضو

علامہ سیوطی اتقان میں نقل کرتے ہیں قراءت قرآن کے لئے وضو مستحب ہے کیونکہ یہ افضل الاذکار ہے اور حضور ﷺ بغیر طہارت اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند فرماتے تھے جیسا کہ حدیث میں ثابت ہے۔ امام الحرمین (مشہور شافعی مسلک کے عالم اور علامہ ابن الجوینی کے والدمحترم) کہتے ہیں! بے وضو والی حالت میں بھی پڑھ لیتے تھے۔ شرح المھذب میں لکھا ہے جب کوئی تلاوت کرے اور اس کو ہوا خارج کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو تلاوت بند کردے جب فارغ ہو تب شروع کرے۔ لیکن حالت جنابت میں اور حالت حیض ونفاس میں تلاوت کرنا حرام ہے۔ اگر منہ پلید ہو تو تلاوت مکروہ ہے (بلکہ حرام ہے کیونکہ اس میں کلام اللہ کی توہین ہے)۔ اھ

(تنبیہ) بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ تلاوت اور سبق یاد کرتے وقت وضو رکھنے کی احتیاط نہیں کرتے حتی الامکان وضو سے تلاوت ہونی چاہئے تاکہ اس ثواب سے محرومی نہ ہو ہاں اگر التزام نہ ہو سکے کہ بار بار یہ عارضہ پیش آئے تو بلا وضو بھی درست ہے مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف کو بے وضو اور بلا طہارت چھونے کی ممانعت وارد ہے۔

دوران تلاوت بلاضرورت گفتگو نہ کرے

علامہ سیوطی لکھتے ہیں کسی کے مکالمہ کی وجہ سے تلاوت قرآن کو منقطع کرنا مکروہ ہے۔ حلیمی کہتے ہیں اس لئے کہ مناسب نہیں کہ کلام اللہ پر دوسرے کے کلام کو ترجیح دے کر اسے چھوڑ دیا جائے (بلکہ قرآن کا جو حصہ تلاوت کرنا ہے اس کو پورا کر کے پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہو ہاں اگر ضرورت شدید ہو تو حرج نہیں۔) اور اس کی تائید امام بیہقی نے اس صحیح روایت سے کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب تلاوت قرآن کرتے تھے تو کسی سے گفتگو نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاتے اور اسی طرح دوران تلاوت ہنسنا، فضول کام کرنا، لہو ولعب کی طرف نظر اور توجہ کرنا بھی مکروہ ہے۔(۱)

خوبصورت آواز میں تلاوت

خوبصورت آواز میں قرآن پاک کو پڑھنا اور اس کو مزین کرنا مستحب ہے جب تک کہ اس کی تلاوت تجوید اور آداب حدود قرآن سے باہر نہ جائے اور جب تلاوت میں کوئی حرف زیادہ کردے یا چھوڑ دے تو پھر ایسی آواز میں پڑھنا حرام ہے۔

سب سے زیادہ خوبصورت تلاوت کرنے والا کون ہے

(حدیث نمبر۱۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ

(۱) الإتقان فی علوم القرآن ج ا ص.

مَن أحسَنُ النَّاسِ صَوتًا بِالقُرآن؟ قَالَ: مَن إذَا سَمِعتَ قِرَاءتَهُ رَأيتَ أنَّهُ يَخشَى اللهَ عَزَّوَجَلَّ. (۲)

(ترجمہ) قرآن کریم کو زیادہ حسین آواز میں پڑھنے والا کون ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ شخص ہے کہ جب تو اس کی تلاوت کو سنے تو تو محسوس کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔

خوبصورت آواز میں تلاوت کی فضیلت

(حدیث نمبر ۱۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

زَيِّنُوا أصوَاتَكُم بِالقُرآنِ (وفى رواية) أحسِنُوا أصوَاتَكُم بِالقُرآن. (۳)

(ترجمہ) (تلاوت) قرآن کے لئے اپنی آوازوں کو حسین مزین بناؤ۔

(حدیث نمبر ۱۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لِكُلِّ شَيءٍ حِليَة وَحِليَةُ القُراٰن حُسنُ الصَّوتِ. (۴)

(ترجمہ) ہر شے کے لئے کچھ زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوبصورت آواز (سے پڑھنا) ہے۔

(حدیث نمبر ۱۱۵) حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

---

(۲). رواه الطبرانی فی الأوسط (مجمع الزوائد ۷ص ۱۷۰). والدارمی ۲: ۸۳۸. والمشکوة ۱۹۱ وأخلاق حملة القرآن للآجری: محمد بن الحسين ص۷۷ بلفظه. وفی حاشيته: (أخرجه) ابن ماجة (۱: ۴۲۵). حلية الأولياء (۳: ۳۱۷). ابن أبی شيبة (۱۰: ۴۶۴) ۵۱

(۳) رواه الطبرانی باسنادين (مجمع الزوائد ج۷ص ۱۷۰)

(۴) (کنز العمال)

لَیسَ مِنَّا مَن لَم یَتَغَنَّ بِالقُرآنِ۔ (۵)

(ترجمہ) جو قرآن کریم کو حسین آواز سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم (ہمارے خواص) میں سے نہیں ہے۔

(فائدہ) ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی تلاوت خوبصورت آواز سے کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ قرآن کریم کا اکرام اور احترام بھی ہے اور حق بھی اس لئے اچھا پڑھنے کے لئے جید قراء سے مشق کرنی چاہئے اور تلاوت میں جلدی نہیں مچانی چاہئے چاہے تھوڑا حصہ تلاوت ہو مگر آداب تلاوت کے ساتھ ہو وہ قدر و منزلت کے اعتبار سے بہتر ہے۔ اس لئے حفاظ کو اس جانب بھی توجہ کرنی ضروری ہے جہاں حفظ قرآن اور تجوید و قراءت وغیرہ پر محنت کریں وہاں اس کے ساتھ تحسین صوت کا بھی ضرور اہتمام کریں۔

خوبصورت آواز اور انداز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے متعلق حکایات

(حکایت نمبر ا) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات قرآن کریم کی تلاوت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ان کی قرآن کی تلاوت کو سننے کیلئے کھڑی ہو گئیں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے جب صبح کی تو ان کو ان کے واقعہ کی اطلاع کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں جانتا ہوتا تو میں خوب سنوار کے پڑھتا اور پڑھنے کا خوب شوق دلاتا۔ (۵)

(۵) رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات (مجمع الزوائد ج۷ ص ۱۷۱)۔
(۵) (سیرا علام النبلاء ۳۸۸/۲)

(حکایت نمبر۲) حضرت ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کو لوگوں میں سب سے خوبصورت انداز میں پڑھنے والے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن پڑھو تو انہوں نے پڑھا تو حضرت عمرؓ روتے رہے۔(۶)

(حکایت نمبر۳):۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بصرہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آ گئے آپ رات کے وقت تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے جب صبح ہوئی تو ان سے کہا گیا۔اللہ امیر لشکر کی اصلاح فرمائے۔کاش آپ اپنی عورتوں کی طرف اور اپنی رشتہ دار عورتوں کی طرف دیکھتے وہ آپ کی قراءت کو سن رہی تھیں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اپنی آواز کے ساتھ اللہ کی کتاب کو اور مزین کرتا اور میں خوب سنوار سنوار کے پڑھتا۔(۷)

(حکایت نمبر۵):۔حضرت حافظ عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص نے اصبہان میں میری مہمانی کی جب ہم نے شام کا کھانا کھا لیا تو اس کے پاس ایک آدمی تھا اس نے بھی ہمارے ساتھ کھانا کھایا پھر جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی میں نے پوچھا اس کو کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ سورج پرست (سورج کی پوجا کرنے والا) آدمی ہے تو میرا سینہ گھٹنے لگا تو میں نے اس آدمی سے کہا تم نے میری مہمانی نہیں کی مگر کافر کے ساتھ تو اس نے کہا یہ منشی ہے اور ہمیں اس کے کام میں راحت ہے پھر میں رات کے وقت کھڑا ہوا اور وہ میری قراءت کو سن رہا تھا جب اس نے قرآن کریم سنا تو وہ چیخنے لگا اور کچھ دنوں

(۶) (سیر اعلام النبلاء ۲/۴۶۸)
(۷)(سیر اعلام النبلاء ۲/۳۹۲)

کے بعد مسلمان ہو گیا اور کہا کہ جب میں نے آپ کا قرآن سنا تھا تو اسلام میرے دل میں اتر گیا تھا۔(۸)

(حکایت نمبر۶):۔حضرت امام اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب لوگوں میں سب سے خوبصورت طریقے سے قرآن پڑھتے تھے۔میں بسا اوقات چاہتا کہ حسن قراءت کی وجہ سے ان کا سر چوم لوں جب آپ قرآن پڑھتے تھے تو مسجد میں کوئی حرکت نہیں سنائی دیتی تھی گویا کہ مسجد میں کوئی ہے ہی نہیں۔(۹)

تلاوت میں تدبر اور اس کا طریقہ

(قرآن کی تلاوت فکر اور تدبر کے ساتھ مسنون بھی ہے اور تلاوت کا مقصود بھی ہے اسی سے انشراح صدر اور دل منور ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ (سورة ص: ۲۹) وقال: (أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ (سورة النساء: ۸۲- سورة محمد: ۲۴).

(ترجمہ) یہ ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں---اور فرمایا---تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟

(فائدہ) پس ضروری ہے کہ آدمی جن آیات کی تلاوت کرے ان میں فکر و تدبر بھی کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب اس کی تلاوت میں جنت کے ذکر کو پڑھے اس کی امید کرے۔اور جنت میں خدا تعالیٰ سے ملاقات

(۸)(سیر اعلام النبلاء ۲۱/۳۵۳-۳۵۴)
(۹)(سیر اعلام النبلاء ۴/۳۸۱)

کے لئے اس پر عمل پیرا رہے۔ اور جب جہنم کے ذکر پر پہنچے تو اس کے سینہ میں گھٹن پیدا ہو اور پناہ کا طالب ہو۔ اور جب دشمنان خدا کے ذکر پر پہنچے تو خدا کی طرف سے ان کے اولیاء کے لئے نصرت اور مدد اور دشمنان خدا سے انتقام کا خیال لائے، اور نصرت اولیاء سے خوش ہو اور انتقام اعداء اللہ سے متفکر ہو۔ جب امثال القرآن سے گذرے تو اس کا قلب آئینہ بن جائے۔ اور جو کچھ بیان ہو رہا ہو اس کا معائنہ کرے پس گویا کہ وہ اپنے قلب سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس کا یقین مزید پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور جب خدائی دلائل اور حجتوں سے گذر ہو ان سے ایمان کو قوت ملے، اور اس کی بصیرت بڑھ جائے، اور جب لطائف اور رحمتوں کا ذکر ہو تو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور منازل عباد اللہ کے ساتھ بڑھتا چلا جائے۔ جب توحید باری تعالیٰ سے گذرے تو اپنے کو ماسوی اللہ سے منفرد کر لے اور خدا ہی سے تعلق جوڑ لے وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید کی تلاوت غم سے چاہئے

(حدیث نمبر ۱۱۶) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إنّ هٰذَا القُرآنَ نَزَلَ بِحُزنٍ فَإذَا قَرَأتُمُوهُ فَابكُوا، فَإن لَم تَبكُوا فَتَبَاكَوا، وَتَغَنَّوا بِهِ فَمَن لَم يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيسَ مِنَّا. (۱۰)

(ترجمہ) بے شک یہ قرآن حزن (غم) کے ساتھ نازل ہوا ہے جب تم اس کی قراءت کرو تو روؤ اگر تم نہ رو سکو تو رونے کی صورت بناؤ اور اس کو

(۱۰) أخلاق حملة القرآن للآجري ص ۷۸. وقال محشيه رواه ابن ماجة (۱: ۴۲۴) وأبو يعلى في مسنده (۲: ۴۹) والبيهقي في سننه (۱۰: ۲۳۱) كلهم بهذا السياق اهـ.

خوبصورت آواز سے پڑھو۔ پس جس نے خوبصورت آواز سے نہ پڑھا وہ ہم سے (یعنی ہمارے خاص لوگوں میں سے) نہیں ہے۔

(حدیث نمبر ۱۱۷) حضرت عبداللہ بن بریدہؒ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إقرَأوا القُرآنَ بِحُزنٍ فإنّهُ نَزَلَ بِحُزنٍ. (۱۱)

(ترجمہ) قرآن کو حزن اور ملال سے تلاوت کرو کیونکہ یہ حزن و ملال کے لئے نازل ہوا ہے۔

(فائدہ) علامہ آجری ان دونوں حدیثوں کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں پس میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ آدمی تلاوت کے وقت غمگین ہو اور روئے، اور اس کے دل میں خشوع پیدا ہو اور وعدو عید میں فکر کرے تاکہ اس کے ذریعہ ملال اور حزن پیدا ہو۔ کیا تم نے اس شخص کی اللہ تعالیٰ سے تعریف نہیں سنی جو اس صفت سے موصوف ہے جس کی فضیلت کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے۔

اللهُ نَزّلَ أحسَنَ الحَدِيثِ كتابا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقشَعِرّ مِنهُ جُلُودُ الّذِينَ يَخشَونَ رَبّهُم ثُمّ تَلِينُ جُلُودُهُم وَقُلُوبُهُم إلىٰ ذِكرِ اللهِ. (۱۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام (قرآن) نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے، بار بار دوہرائی گئی ہے، جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں' بدن کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان

(۱۱) أخلاق حملة القرآن ص ۷۸. وقال محشيه: رواه الطبراني في الأوسط (مجمع الزوائد ۷: ۱۶۹) وأبو يعلى (ميزان الاعتدال للذهبي ۱: ۲۳۳) وأبو نعيم في الحلية (۶: ۱۹۶) اهـ.
(۱۲) سورة الزمر الآية ۲۳.

کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی مذمت فرمائی جنہوں نے قرآن کریم سنا پس ان کے دلوں میں اس کے لئے خشوع پیدا نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ. وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ. وَأَنْتُمْ سٰمِدُونَ. (۱۳)

(ترجمہ) سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو، اور ہنستے ہو، اور روتے نہیں ہو، اور تم تکبر کرتے ہو۔

غم اور رونے کا طریقہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ رونے کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں غم لائے جس سے رونا پیدا ہو جائے گا۔ اور غم لانے کی صورت یہ ہے کہ آدمی تہدید، وعید، مواثیق اور عہود کی فکر کرے پھر اوامر و نواہی میں قصور کی فکر کرے پس لامحالہ غمگین ہوگا اور رونا آ جائے گا پس اگر غم اور رونا پھر بھی نہ آئے تو اس غم کے نہ ہونے پر روئے کیونکہ یہ رونا نہ آنا بڑی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے۔ (۱۴) اور علامہ سیوطی نے الاتقان میں بالکل وہی الفاظ جو احیاء العلوم میں ہیں جن کا ہم نے ترجمہ ذکر کیا ہے شرح المھذب کے حوالہ سے نقل کئے ہیں۔

خشوع اور خضوع

قاری اور تلاوت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ خشوع وخضوع

(۱۳) سورة النجم : الآية ۵۹-۶۱.

(۱۴) احياء العلوم مع الاتحاف ج ۴ ص ۴۷۶. هذا كله من شرح المهذب كما نقل السيوطي عبارته في الاتقان ج ۱ ص في آداب التلاوة.

اور تدبر کی حالت اختیار کرے یہی تلاوت میں مقصود اور مطلوب ہے اس سے سینے کھلتے ہیں اور دل منور ہوتے ہیں اور اس کے دلائل شمار سے زیادہ ہیں سلف صالحین کی ایک جماعت ایسی گزری ہے جو رات پھر ایک آیت کی تلاوت میں گزار دیتی تھی اور اس کے تدبر میں پوری رات ختم ہو جاتی تھی اور ایک ہی آیت پر بہت سارے اکابر کی چیخیں نکل جاتیں اور بہت سے حضرات ایک آیت کی تلاوت سے فوت بھی ہوئے۔

تلاوت کے وقت رونا بھی مستحب ہے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنالی جائے تلاوت کے وقت رونا عارفین کی صفت ہے اور اللہ کے نیک بندوں کا شعار ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا''

(ترجمہ) اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔

دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں

صاحب کرامات اور صاحب معارف و مواہب ولطائف حضرت سیدنا ابراہیم الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں۔ (۱) قرآن پاک کو تدبر سے پڑھنا۔ (۲) پیٹ کو خالی رکھنا۔ (۳) رات کو عبادت میں گزارنا۔ (۴) اور سحری کے وقت منت اور لجاجت کے ساتھ آہ وزاری کرنا۔ (۵) اور صالحین کی صحبت میں بیٹھنا۔ (۱۵)

(۱۵) (الارشاد و التطريز في فضل ذكر الله وتلاوة كتابه العزيز' صفحه ۱۸۵)

اور بعض اکابر کا ارشاد ہے کہ جب دل پاک ہوتا ہے تو وہ تلاوت قرآن سے سیر نہیں ہوتا (۱٦)

قرآن پاک کی تلاوت میں اس کو کھول کر پڑھنا یاد سے پڑھنے سے افضل ہے

قرآن پاک کی تلاوت میں اس کو کھول کر پڑھنا یاد سے پڑھنے سے افضل ہے۔ ایسا ہی ہمارے اکابر سلف صالحین کا ارشاد ہے۔ لیکن یہ حکم عام نہیں ہے بلکہ اگر قاری کو حفظ سے پڑھنے میں تدبر تفکر اور دل کی جمعیت اور نگاہ کا تحفظ ملتا ہو تو یہ قرآن پاک کھول کر پڑھنے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اگر دونوں صورتیں برابر ہیں تو قرآن پاک کھول کر پڑھنا افضل ہے۔

تلاوت کے پسندیدہ اوقات

قرآن کریم کی تلاوت کے پسندیدہ اوقات میں سب سے افضل یہ ہے کہ آدمی قرآن پاک کو نماز میں قیام کی حالت میں پڑھے یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اور یہی امام شافعیؒ کا اور دیگر علماء کا مذہب ہے کہ نماز میں قراءت کے ساتھ قیام کو طویل کیا جائے یہ افضل ہے اس سے کہ سجدے لمبے کئے جائیں اسی طرح سے قرآن پاک کو نماز سے باہر پڑھنا رات کے وقت زیادہ افضل ہے۔ اور نصف اخیر میں تو رات کے اول حصے کے مقابلہ میں پڑھنا زیادہ افضل ہے اور مغرب اور عشاء کے درمیان تلاوت قرآن اکابر کو محبوب رہی ہے اور دن میں قرآن کریم کی قراءت

(۱٦)(الارشاد و التطریز فی فضل ذکر اللہ و تلاوۃ کتابہ العزیز صفحہ ۱۸۵)

کرنے کے لئے سب سے افضل وقت صبح کی نماز کے بعد کا ہے اور دیگر اوقات میں کسی وقت میں بھی قرآن پاک کا پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ان اوقات میں بھی جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس میں بھی تلاوت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اور جو بات ابن ابی داود رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ بن رفاعۃؒ اور ان کے مشائخ سے نقل کی ہے کہ وہ عصر کے بعد تلاوت قرآن کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہودیوں کا طرز ہے تو یہ بات مقبول نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت کے لئے جمعہ سوموار خمیس اور نو ذی الحج کے دنوں کو زیادہ پسند کیا گیا ہے اور جو دس دن تلاوت قرآن پاک کے زیادہ اہم ہیں ان میں سے ذی الحجہ کے پہلے دس دن اور رمضان شریف کے آخری دس دن زیادہ پسندیدہ ہیں اور مہینوں میں تلاوت قرآن کے اعتبار سے رمضان المبارک کا مہینہ سب سے پسندیدہ ہے۔ (۱۷)

اگر تلاوت قرآن مقررہ وقت سے رہ جائے تو

مسلم شریف میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من نام عن حزبه من الليل او عن شيء منه، فقرأه ما بين صلاة الفجر و صلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل.

(ترجمہ) جو شخص رات میں اپنے وظیفہ یا اپنے کسی نیک کام کے کرنے سے رہ گیا ہو تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان میں پڑھ لے تو اس کیلئے وہی ثواب لکھا جائے گا جیسا کہ اس نے رات کے وقت اس نے تلاوت کیا ہو۔

(۱۷) (الاذکار)

مستحبات تلاوت

تلاوت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ شروع سورت سے اور شروع کلام الٰہی سے اور شروع مضمون سے آغاز کرے جو مضمون مربوط ہو۔ اور جب کہیں وقف کرے تو ربط اور جوڑ پر وقف کرے (جہاں بات ختم ہو رہی ہو) کسی وقف پر، کہیں جز پر، کہیں دسویں حصہ پر اپنی تلاوت کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ بہت سے مقامات پر یہ وقف جزء احزاب اور اعشار وسط کلام میں لگے ہوتے ہیں۔ آگے پیچھے کلام مربوط چل رہا ہوتا ہے۔ اس کے لئے لوگوں کی دیکھا دیکھی پر نہ جائے کیونکہ بہت سے لوگ اس طرح کرتے ہیں جو آداب کا خیال نہیں رکھتے اس کے لئے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جو اکابر اولیاء کرام میں سے گزرے ہیں ان کا ارشاد پلے باندھنا چاہئے فرماتے ہیں۔ ہدایت کے راستوں سے آدمی کی طبیعت اس لئے وحشت نہ کھائے کہ اس پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں اور نہ ہی کثرت سے ضائع ہونے والوں کے عمل سے دھوکا کھائے۔

اس لئے علماء کا ارشاد ہے۔ چھوٹی سورت کا مکمل پڑھنا بڑی سورت کے کچھ حصے کے پڑھنے سے افضل ہے۔ کیونکہ اکثر لوگوں پر ربط مضامین کا مخفی رہتا ہے۔

(فائدہ) اس لئے تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ وہ پوری سورت پڑھنے کی کوشش کرے بعض سورتیں اگر بڑی ہیں تو اس مین اگر مضامین کا علم ہو تو اس کے حساب سے وقف کرے اور اگر یہ بھی نہ آسکے، تو رکوع کا نشان جہاں آتا ہے وہاں پر یا سپارے کے اخیر میں اپنی تلاوت کو ختم کرے اور ایسے ہی مواقع سے شروع کرے۔ اس میں ادب قرآن کا زیادہ لحاظ ہے۔

اونچی آواز میں تلاوت

اونچی آواز میں تلاوت کی بہت ساری روایات آئی ہیں اور آہستہ پڑھنے کی روایات بھی مروی ہیں علماء کرام نے ان دونوں کے درمیان یہ تطبیق ارشاد فرمائی ہے کہ آہستہ پڑھنا ریاکاری سے بچاتا ہے اور یہ اس شخص کے حق میں افضل ہے جو ریاکاری میں مبتلا ہونے سے خائف ہو۔ اور جس کو ریا کا خوف نہ ہو تو اس کے لئے اونچی آواز میں پڑھنا افضل ہے بشرطیکہ دوسرے نمازی یا سونے والے کو یا کسی کو اذیت نہ پہنچے۔

اور اونچا پڑھنے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں تلاوت کا عمل بڑا ہوتا ہے کیونکہ اس سے دوسرے کو بھی نفع ہوتا ہے اور پڑھنے والے کا دل بھی بیدار ہوتا ہے اور اس کا خیال بھی فکر میں جمارہتا ہے اور اس کے کان بھی تلاوت قرآن کی طرف مشغول ہو جاتے ہیں اور نیند بھی دور رہتی ہے۔ اور طبیعت میں نشاط بھی بڑھ جاتی ہے اور جو آدمی سونے والا ہے یا غافل ہے اس کو بھی یہ بیدار کر دیتی ہے۔ جب اس طرح کی نیتیں آدمی اپنے ذہن میں رکھ لے اور پھر اونچی آواز سے تلاوت کرے تو پھر اونچی آواز سے پڑھنا افضل ہے۔

قرآن کو گانے ،نوحہ اور یہود و نصاریٰ کے انداز میں پڑھنے کی ممانعت

(حدیث نمبر ۱۱۸) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إِقْرَءُوا الْقُرآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا. وَإِيَّاكُم وَأَهلَ الْكِتَابَيْنِ وَأَهلَ الْفِسقِ، وَأَنَّهُ سَيَجِيْءُ بَعدِى قَومٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرآنَ تَرجِيعَ الْغِنَاءِ وَالرَّهبَانِيَّةِ وَالنَّوحِ، لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُم، مَفتُونَةٌ قُلُوبُهُم وَقُلُوبُ مَن يَّعجِبُهُم شَأنُهُم. (۱۸)

(ترجمہ) قرآن کریم کو عرب کے لہجوں اور ان کی آواز سے تلاوت کرو اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور اہل فسق (نافرمانوں) کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے سے پرہیز کرو بے شک میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو راگ، نوحہ اور رہبانیت کے لہجوں میں پڑھے گی ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا۔ پڑھنے والوں کے دل، اور ان لوگوں کے دل جن کو ان کے پڑھنے کا طریقہ اچھا لگے گا فتنے میں پڑے ہوئے ہوں گے۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو موسیقی اور گانے کے طرز پر پڑھنا منع ہے۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ اور رونے پیٹنے والوں اور گانے والوں کے انداز میں بھی پڑھنا منع ہے۔

حفظ وقراءت کے ساتھ دین کے علم وفہم کی ضرورت

(حدیث نمبر ۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سَيَأتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ يَكْثُرُ فِيهِ الْقُرَّاءُ، وَيَقِلُّ الْفُقَهَاءُ،

(۱۸) رواه الطبرانى فى الأوسط والبيهقى فى شعبه (جامع الشمل فى حديث خاتم الرسل للعلامة محمد بن يوسف بن عيسى أطفيش المغربى ج ۱ ص ۳۰ [illegible]) إتقان. المشكوة ص ۱۹۱.

وَيُقبَضُ العِلمُ، وَيكثُرُ الهَرَجُ، ثُمّ يَاتِي بَعدَ ذٰلِکَ زَمَان يَقرَأُ القُرآنَ رِجَال مِن أمّتِي لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيهِم، ثُمّ يَاتِي بَعدَ ذٰلِک زَمَان يُجَادِلُ المُشرِکُ بِاللّٰهِ المُومِنَ فِي مِثلِ مَا يَقُولُ. (۱۹)

(ترجمہ) عنقریب میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں قاریوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء (۲۰) کی قلت ہوگی۔ اور علم اٹھا لیا جائے گا اور ہرج (فتنہ فساد) بڑھ جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے لوگ قرآن پڑھیں گے ان کے حلقوں سے قرآن نہیں اترے گا (۲۱) پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے (عقائد و اعمال اور توحید کے باب میں) جھگڑا کرے گا۔

قرآن کریم کو حفظ کے بعد بھلانا کبیرہ گناہ ہے

(حدیث نمبر ۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں۔

عُرِضَت عَلَيَّ أجُورُ أمّتِي حَتّى القَذَاةَ يُخرِجُهَا الرّجُلُ مِنَ المَسجِدِ. وَعُرِضَت عَلَيَّ ذُنُوبُ أمّتِي فَلَم أرَ ذَنبًا أعظَمَ مِن سُورَةٍ مِنَ القُرآنِ أو آيَةٍ أوتِيهَا رَجُل ثُمّ نَسِيَهَا. (۲۲)

(ترجمہ) میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے حتی کہ

(۱۹) رواہ الطبرانی فی الأوسط والحاکم فی المستدرک (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۲).

(۲۰) اور فقہاء سے اخلاص اور فہم اور تفسیر کے ساتھ پڑھنے والے مراد ہوں گے۔

(۲۱) یہاں قراء سے ایسے پڑھنے والے مراد ہوں گے جو ریاکار ہوں۔

(۲۲) الجامع الصغیر للسیوطی مع المناوی ج ۴ ص ۳۱۲. کنز العمال ج ۱ ص ۶۱۵ عن أبی داود والترمذی ۲ ص ۱۱۹.

جس کوڑے کرکٹ کو انسان مسجد سے نکالتا ہے، (وہ بھی پیش کیا گیا) اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے، پس میں نے قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت جو کسی انسان نے یاد کر کے بھلادی اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا۔

(فائدہ) قرآن کا یا اس کے کسی حصہ کا بھلانا بڑا گناہ اس لئے ہے کہ یہ قرآن سے لاپرواہی یا سستی (یا بے قدری یا کثرت سے تلاوت نہ کرنے) سے ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کا یہ گناہ قرآن سے اعراض کے سبب سے ہے۔ علامہ قرطبی فرماتے ہیں، جس نے قرآن پاک کو یا اس کے کسی حصہ کو حفظ کیا تھا اس سے اس کا مرتبہ بلند ہو گیا تھا پس جب اس نے سستی یا کسی دوسری وجہ سے یاد نہ رکھا تو وہ بلند مرتبہ سے خالی ہو گیا (گر گیا) پس مناسب ہوا کہ اس پر خدا کا عتاب ہو اور اس لئے بھی کہ بھلانا جہل ہے اور علم کے بعد جہل کی طرف رجوع گناہ ہے۔ مناوی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے پورے قرآن یا اس کے بعض کو بھلانا کبیرہ گناہ معلوم ہوتا ہے اور اس بات کے معارض ومخالف (رفع عن امتی الخطاء و النسیان) والی حدیث نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں گناہ سے مراد وہ گناہ ہے جو جان کر قرآن حفظ رکھنے میں لاپرواہی برتی گئی ہو۔ (تو یہ نسیان نہ ہوا جس کے عفو کا وعدہ ہے ہاں اگر جان کر نہیں بلکہ کوشش کے باوجود یاد نہ رہا تو گناہ نہیں)۔

قرآن بھلانے والا مجذوم ہوگا

(حدیث نمبر ۱۲۱) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا۔

مَا مِنْ أَحَدٍ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ. (۲۳)

(ترجمہ) نہیں کوئی آدمی جو قرآن یاد کرتا ہے پھر بھلا دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ مقطوع الید ہوگا۔

(فائدہ) اجذم کا معنی مقطوع الید (ہاتھ کٹا) آتا ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ بھی آتے ہیں کہ اس کے دونوں ہاتھ جھڑے ہوئے ہوں گے۔ اور بعض اس کا معنی ''کوڑھی'' کرتے ہیں اور جذام اسی سے ہے۔ چونکہ قرآن مجید کو حفظ کرنے کے بعد بھلا دینا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے جب یہ قبر سے اٹھے گا تو حساب ہونے سے قبل ہی اس عذاب میں مبتلا ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے آج کے وہ حفاظ جو اس مرض کا شکار ہیں ان وعیدوں کا خاص خیال رکھیں ورنہ جو اعزازات ان کے لئے احادیث میں وارد ہوئے ہیں وہ بھی چھین لئے جائیں گے اور الٹا عذاب میں بھی مبتلا ہونا پڑے گا۔

بدعمل حافظ کا انجام

(حدیث نمبر ۱۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت خاتم الانبیاء علیہ صلی اللہ کا ارشاد فرماتے ہیں۔

مَن قَرَأَ الْقُرآنَ وَعَرَفَ تَأوِيلَه وَمَعَانِيهِ وَلَم يَعمَل بِه تَبَوَّأَ مَضجَعَهُ مِنَ النَّارِ. (۲۴)

(ترجمہ) جس نے قرآن پڑھایا حفظ کیا اور اس کی تفسیر اور معانی کا

(۲۳) أخرجه مسلم والدارمي والطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الايمان كذا عزاه السيوطي إليهم (كنز العمال ج ۱ ص ۲۱۵) وابو داود ج ۱ ص ۲۰۷ ابلفظه.

(۲۴) رواه أبونعيم في الحلية (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۵).

عالم ہو گیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(فائدہ) قرآن کریم کی تفسیر اور معانی کا جتنا علم ہو خواہ کسی سے سن کر ہو یا پڑھ کر یا خود عالم یا مفسر ہو اس کے لئے قرآن پر عمل کرنا فرض ہے۔ یہ عذر کہ ہم عالم نہ تھے۔ ترجمہ اور تفسیر نہیں جانتے تھے قیامت میں مقبول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ بقدر ضرورت علم حاصل کرنا ہر شخص پر فرض ہے۔

قرآن کے سامنے عامل اور غیر عامل قرآن کی پیشی

(حدیث نمبر ۱۲۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں۔

يُوتى بِرَجُلٍ يومَ القِيامَةِ وَيُمثّلُ لَهُ القرآن قد كَانَ يُضيعُ فرائضَهُ وَيَتعدّى حُدُودَهُ وَيُخالِفُ طَاعَتَهُ وَيركبُ مَعاصِيهِ فيقُولُ: أى رَبِّ! حَمَلتَ آياتِي بِئسَ حَامِلٍ تَعدّى حُدُودِي وَضيّعَ فَرائِضي وَتَركَ طَاعتِي وَرَكِبَ مَعْصِيَتِي فَمَا يَزالُ عَلَيهِ بالحجج حتى يُقَالَ: فَشأنكَ بِهِ. فَيأخذ بيدِهِ فَما يُفارِقُهُ حَتّى يَكُبّهُ على مِنخرِهِ فِي النّار — وَيُوتِي بالرّجلِ قد كَانَ يَحفظُ حُدُودَهُ ويعملُ بفرائضِهِ وَيَعمَلُ لِطَاعَتِهِ وَيجتنِبُ معصِيَتَهُ فَيصير خصما دُونَهُ فَيقُولُ: اى رَبِّ! حَمَلتَ آياتِي خيرَ حَامِلٍ اتقَى حُدُودِي وَعَمِلَ بِفَرائِضِي وَاتّبعَ طَاعَتي وَاجتَنَبَ معصِيَتي فَلا يَزالُ لَهُ بالحجج حتّى يُقالَ: فَشأنكَ بِهِ فَيأخُذُ بيدِهِ فَمَا يزالُ بِهِ حَتّى يَكسُوهُ حُلّةَ الإستبرَقِ وَيَضعُ عَلَيهِ تَاجَ المَلِكِ وَيَسقِيهِ بكَأسِ الملكِ. (۲۵)

(۲۵) رواه البزار (مجمع الزوائد ج۷ ص ۱۶۱) وقال السيوطي: رواه ابن ابى شيبة وابن الضريس (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۶ واللفظ له).

(ترجمہ) (حافظ) آدمی کو قیامت میں حاضر کیا جائے گا اور اس کے لئے قرآن کو جسم مثالی عطا کیا جائے گا جس نے قرآن کے فرائض کو ضائع کیا ہوگا، اس کی حدود پھلانگی ہوں گی، اس کی فرمانبرداری کی جگہ مخالفت کی ہوگی، اور اس کی مخالفت پر سوار رہا ہوگا پس (قرآن) کہے گا اے رب آپ نے میری آیات کو برے حافظ کے سپرد کیا جس نے میری حدود پھلانگی میرے فرائض کو ضائع کیا میری فرمانبرداری چھوڑی میری معصیت پر سوار رہا پس (قرآن) اس (آدمی) کے خلاف دلائل قائم کرتا رہے گا۔ حتی کہ اس (قرآن پاک) کو کہا جائے گا تجھے اس کے متعلق اختیار ہے پس وہ اس کو ہاتھ سے پکڑ لے گا اور نہیں چھوڑے گا حتی کہ اس کو منہ کے بل دوزخ میں پھینک دے گا۔

اور ایک دوسرے آدمی کو لایا جائے گا جس نے قرآن کی حدود (احکام) کی حفاظت کی ہوگی اس کے فرائض پر عمل کیا ہوگا، اس کی اطاعت کی ہوگی اور اس کی معصیت سے کنارہ کشی اختیار کی ہوگی پس وہ اس کے ساتھ دوسرے انداز میں پیش آئے گا پس کہے گا اے رب! آپ نے میری آیات کو اچھے اٹھانے والے کے سپرد کیا اس نے میری حدود کی حفاظت کی میرے فرائض پر عمل کیا میری فرمانبرداری کی اتباع کی اور میری نافرمانی سے بچتا رہا پس وہ (قرآن) اس کے حق میں دلائل قائم کرتا رہے گا حتی کہ اس کو کہا جائے گا تجھے اس کے متعلق اختیار ہے پس وہ اس کے ہاتھ سے پکڑ لے گا اور نہیں چھوڑے گا حتی کہ اس کو استبرق کی پوشاک پہنائے گا، اس کے سر پر شاہی تاج رکھے گا، اور شاہی پیالے میں پانی پلائے گا۔

(فائدہ) آج کل کے حفاظ کی اکثریت ان امراض مذکورہ کی شکار ہے نماز کے تارک ہیں منکرات اور فواحش سے بھی پرہیز نہیں کرتے پورا سال

قرآن کریم کو چھوتے تک نہیں جب رمضان شریف کا مہینہ آیا انہوں نے رسمی طور سے یا کسی مجبوری یا رقم وغیرہ کمانے کی خاطر قرآن یاد کرنا شروع کر دیا اگر ڈاڑھی منڈاتے تھے تو وہ بھی چند دن کے لئے رکھ لی جب رمضان ختم ہوا پھر وہی کام شروع کر دئے اور بہت سے تو حفظ کے بعد دوبارہ اس طرف متوجہ تک نہیں ہوتے اور قرآن کریم کو بالکل بھلا دیتے ہیں جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کے متعلق وعیدیں گذر چکی ہیں پھر اس پر دعویٰ یہ کہ ہم حفاظ، مقربین بارگاہ خداوندی اور بڑے مرتبے والے ہیں وہ انجام بد سے عبرت حاصل کریں اور ہوش کے ناخن لیں موت کے بعد پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

بدعمل قراء کا عذاب

(حدیث نمبر ۱۲۴) يُؤتَى بِعَصَابَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمُ الْقُرَّاءُ - فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا إِيَّاكَ رَبَّنَا - قَالَ فَمَنْ كُنْتُمْ تَسْأَلُونَ؟ قَالُوا إِيَّاكَ رَبَّنَا - قَالَ فَمَنْ كُنْتُمْ تَسْتَغْفِرُونَ؟ قَالُوا إِيَّاكَ رَبَّنَا - فَيَقُولُ كَذَبْتُمْ عَبَدْتُمُونِي بِالضَّلَالَةِ وَاسْتَغْفَرْتُمُونِي بِالْأَلْسِنَةِ، وَفَرَرْتُمْ مِنِّي بِالْقُلُوبِ - فَيُنْظَمُونَ فِي سِلْسِلَةٍ ثُمَّ يُطَافُ بِهِمْ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ مِنْ قُرَّاءِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم. (۲۶)

(ترجمہ) قیامت کے دن میری امت کے قراء کی ایک جماعت کو پیش کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں

(۲۶) (کنز العمال ج ۱۰ ص ۲۷۲) و (زهر الفردوس ۴/۲۱۸ - مسند الفردوس ۸۷۶۸).

گے اے ہمارے رب آپ کی اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تم کس سے (اپنی ضرورتیں) مانگتے تھے؟ تو کہیں گے اے ہمارے رب آپ سے۔

(پھر) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم کس سے مغفرت طلب کرتے تھے تو کہیں گے اے ہمارے رب آپ سے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو تم نے میری عبادت نافرمانی سے کی تھی اور تم نے مجھ سے زبان سے استغفار کیا لیکن تم دلوں سے دور بھاگتے تھے۔ پھر انہیں زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا اور تمام مخلوقات کے سامنے پھرایا جائے گا اور کہا جائے گا۔ یہ محمد ﷺ کی امت کے قاری حضرات ہیں۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ مقتضائے قرآن پر عمل کیا جائے اور اپنی ضرورتیں دل و جان سے خدا ہی سے مانگی جائیں۔ ورنہ حفظ قرآن جتنا بڑا اعزاز ہے اس کی بے قدری پر اتنی ہی بڑی رسوائی ہے۔

(حدیث نمبر ۱۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

يُدْخَلُ فَسَقَةُ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ النَّارَ قَبْلَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ بِاَلْفَيْ عَامٍ. (۲۷)

(ترجمہ) فاسق حفاظ قرآن بت پرستوں سے دو ہزار سال قبل جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

قرآن مجید کا احترام

(حدیث نمبر ۱۲۶) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ قرآن کریم کے پاس سے گزرے جو زمین پر رکھا ہوا تھا تو آپ

(۲۷)(زھر الفردوس ۳۹۵/۴-فردوس دیلمی ۸۹۱۵)

نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَاتَضَعُوا كِتَابَ اللّٰهِ إِلَّا مَوْضِعَهٗ. (۲۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں جس نے یہ کام کیا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اس کے شایان شان جگہ پر رکھو۔

فضائل تلاوت کے حاصل کرنے کیلئے اخلاص نیت شرط ہے

(حدیث نمبر ۱۲۷) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

إِنَّمَا الأعمالُ بِالنِّيَّاتِ. وَلِكُلِّ امرِیءٍ مَانَوی. فَمَنْ كَانَت هِجرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهٖ، فَهِجرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهٖ. وَمَن كَانَت هِجرَتُهٗ لِدُنيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجرَتُهٗ إِلَى مَاهَا جَرَ إِلَيهِ. (۲۹)

(ترجمہ) سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیتوں پر ہے، اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے، تو جس شخص نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی (اور خدا اور سول کی رضا جوئی واطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور

(۲۸) أخرجه الحكيم الترمذی فی نوادر الأصول (كنز العمال ج ا ص ۱۲۲).

(۲۹) رواه البخاری: ک ا باب ا و ۴۱؛ ک ۳۹ ب ۶؛ ک ۶۳ ب ۴۵؛ ک ۶۷ ب ۵؛ ک ۸۳ باب ۲۳؛ ک ۸۹ فاتحته؛ ک ۹ ب ا – مسلم: ک ۳۳ حديث ۱۵۵ – وأبوداود: ک ۱۳ ب ۱۰ – والترمذی: ک ۲۰ ب ۱۶ – والنسانی: ک ا ب ۵۹ قابل ماقبلها بما بعدها؛ ک ۲۵ ب ۲۳: ک ۲۷ باب ۲۴؛ ک ۳۵ ب ۱۹ – وابن ماجة: ک ۳۷ ب ۲۶ ص ۱۴۱۳ ج ۲ واللفظ له – والدارمی: ک ۱۶ ب ۲۳ – ۳ – واحمد ج ا ص ۲۵ و ۴۳ قابل ماقبلها بما بعدها؛ ج ۲ ص ۳۲۱، ۳۷۳ و ۳۸۰ قابل ما قبلها بما بعدها، ج ۵ ص ۱۳۴ و ۱۸۳ و ۳۱۵ و ۳۲۰ و ۳۲۹ و ۴۴۶ قابل ما قبلها بما بعدها ج ۶ ص ۷۲.

کوئی باعث نہ تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ و رسول ہی کی طرف ہوگی (اور بے شک وہ اللہ و رسول کا سچا مہاجر ہے اور اس کو اس ہجرت الی اللہ و الرسول کا مقرر اجر ملے گا) اور جو کسی دنیاوی غرض کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر مہاجر بنا، تو (اس کی ہجرت اللہ و رسول کے لئے نہ ہوگی، بلکہ) فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت اختیار کیا ہے عنداللہ بس اس کی طرف اس کی ہجرت مانی جائے گی۔

(فائدہ) حدیث کا اصل منشاء امت پر اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ تمام اعمال کے صلاح و فساد اور مقبولیت و مردودیت کا مدار نیت پر ہے یعنی عمل صالح وہی ہوگا اور اسی کی اللہ کے یہاں قدر و قیمت ہوگی جو صالح نیت سے کیا گیا ہو۔ اور جو "عمل صالح" کسی بری غرض اور فاسد نیت سے کیا گیا ہو صالح اور مقبول نہ ہوگا بلکہ نیت کے مطابق فاسد اور مردود ہوگا اگرچہ ظاہری نظر میں "صالح" ہی معلوم ہو۔

حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کے ساتھ نیت کا اور ظاہر کے ساتھ باطن کا بھی دیکھنے والا ہے۔ اس کے یہاں عمل کی قدر و قیمت نیت کے حساب سے لگائی جائے گی۔ (۳۰)

(حدیث نمبر ۱۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی نِيَّاتِهِم. (۳۱)

(ترجمہ) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا

(فائدہ) یعنی قیامت کے روز جب لوگ اٹھیں گے تو انہی نیتوں پر ان کو قبروں سے اٹھایا جائے گا جن نیتوں پر ان پر موت وارد ہوئی تھی اگر کوئی

---

(۳۰) معارف الحديث ج ۱ ص ۵۳.
(۳۱) اخرجه ابن ماجة ج ۲ ص ۱۴۱۴ و احمد ج ۲ ص ۳۹۲.

کفر کی نیت پر مرا تو وہ قیامت میں کافر قرار دیا جائے گا اور اگر کوئی حالت ایمان میں مرا اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تین شخصوں کے متعلق عدالت الٰہیہ سے جہنم کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ سب سے پہلے ایسے شخص کی پیشی ہوگی جو جہاد میں شہید ہوا ہوگا، وہ جب حاضر عدالت ہوگا تو اللہ تعالیٰ پہلے اس کو اپنی نعمتیں جتائے گا اور یاد دلائے گا۔ وہ سب اس کو یاد آجائیں گی، پھر اس سے فرمایا جائے گا بتلا! تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ اور کیا عمل کئے؟ وہ عرض کرے گا خداوندا! میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیری رضا طلبی میں جان عزیز تک قربان کر دی، حق تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے تو صرف اس لئے جہاد کیا تھا کہ تو بہادر مشہور ہو، تو تیری بہادری کا چرچا ہو چکا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اسی طرح ''عالم دین'' اور ''عالم قرآن'' حاضر عدالت کیا جائے گا اور اس سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے تیرے دین اور تیری کتاب کا علم پڑھا اور پڑھایا، اور یہ سب تیری رضا کے لئے کیا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، تو نے عالم قاری اور مولانا کہلانے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا۔ پھر بحکم خداوندی اس کو بھی دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص پیش ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ مال و دولت دیا ہوگا، اس سے بھی سوال کیا جائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ خداوندا! میں نے خیر کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں تیری رضا جوئی کے لئے اپنا مال نہ خرچ کیا ہو۔ حق تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو صرف اس لئے مال خرچ کیا تھا کہ دنیا تجھ کو سخی کہے تو دنیا میں تیری

سخاوت کا خوب چرچا ہو چکا اس کو بھی اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔۔۔ (رواہ مسلم)۔

(تنبیہ) مذکورہ تینوں احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کی مقبولیت کا مدار صالح نیتوں پر ہے جس کی نیت خالص ہوگی اس کا عمل صالح اور مقبول ہوگا جس کی نیت فاسد ہوگی ریا اور ناموری مقصود ہوگی تو نہ صرف یہ کہ اس کا عمل مردود ہوگا بلکہ جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا لہذا وہ حضرات جو چار دن کی خوشیوں کے لئے اپنے صالح اعمال کو برباد کر بیٹھتے ہیں ان کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ اس نام و نمود کے بعد آخرت میں ہمارے پلے کیا رہے گا صرف حسرت اور عذاب ہی تو نہیں ملے گا۔

حفظ قرآن اور اس کے فضائل و مناقب جو بھی اس رسالہ میں ذکر کئے جا رہے ہیں سب کا حصول خلوص نیت سے ہونا چاہئے کوئی فاسد غرض وابستہ نہیں رکھنی چاہئے اس لئے ضروری ہے کہ حفظ قرآن کے ساتھ اس کی نیت رضائے خداوندی ہو اور اس کا خوب اہتمام ہو اگر کبھی ریا کا شیطانی وسوسہ دل میں آ بھی جائے تو فوراً توبہ کر لینی ضروری ہے، دنیا کی فانی لذت میں دل نہیں اٹکانا چاہئے بلکہ ہر دم آخرت کے انعامات کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور حفظ قرآن کے فضائل اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا چاہئے۔

حقوق قرآن کی جامع حدیث

(حدیث نمبر ۱۲۹) حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِن

آنَاءِ اللَّیلِ وَالنَّهَارِ وَافشُوهُ وَتغنوہُ وَتَدَبَّرُوا فِیهِ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ
وَلَا تَعجَلُوا ثَوَابَهُ فَإنَّ لَه ثَوَابًا. (۳۲)

(ترجمہ) اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بنالو، بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو، جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اور اس کو پھیلاؤ، اور اس کو دلچسپی سے اور مزہ لے لے کر پڑھا کرو، اور اس میں تدبر کرو، امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پاجاؤ گے، اور اس کا عاجل معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے۔

(فائدہ) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنے جن بندوں کو قرآن کی دولت نصیب فرمائی ہے وہ اسی پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں کہ ہمارے پاس قرآن ہے اور ہم قرآن والے ہیں، بلکہ انہیں چاہئے کہ قرآن مجید کے حقوق ادا کریں، رات اور دن کے اوقات میں اس کے حق کے مطابق اس کی تلاوت کیا کریں۔ اس کو اور اس کے پیغام ہدایت کو دوسروں تک پہنچائیں، اس کو مزہ لے لے کر پڑھیں، اس کے احکام، اس کی ہدایت، اس کی حکایات اور نصیحتوں پر غور وفکر اور عمل کیا کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو ان کی فلاح کی پوری امید ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ قرآن کے اس پڑھنے اور پڑھانے اور اس کی خدمت کا معاوضہ دنیا ہی میں نہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اپنے وقت پر اس کا بڑا غیر معمولی معاوضہ اور عظیم صلہ ملنے والا ہے۔ اور جو آدمی فضائل تلاوت قرآن وغیرہ کو حاصل کرنا چاہے اس کو مندرجہ بالا ہدایات کے ساتھ ذیل کی باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری

(۳۲) رواه البیهقیؒ فی شعب الإیمان (معارف الحدیث ج۷ ص ۸۱) واللفظ له. والطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی الشعب وابو نعیم وابن عساکر (کنز العمال ج ۱ ص ۶۱۱).

ہے کہ قرآن کی تعلیم و تعلم اخلاص کے ساتھ ہو، ریا کاری، حصول دنیا، جب جاہ اور اشراف نفس نہ ہو، اور ضروری ہے کہ قرآن کریم کے احکام پر پورا پورا عمل کرے اور اس کے نواہی سے بالکل اجتناب کرے، کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرے، فہم و تدبر سے پڑھے وغیرہ وغیرہ۔

حفاظ کو حضورؐ کی نصیحتیں

(حدیث نمبر ۱۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَا حَامِلَ الْقُرآنِ! تَزَيّنْ بِالقُرآنِ يُزَيِّنكَ اللّهُ، وَلَا تَزَيّن بِهِ لِلنّاسِ فَيُشِينُكَ اللّهُ، وَيَنبَغِي لِحَامِلِ الْقُرآنِ أن يَكُونَ أطوَلَ النّاسِ لَيْلًا إذا كَانَ النّاسُ نَامُوا، وأن يَكُونَ أطوَلَ النّاسِ حُزناً إذَا النّاسُ فَرِحُوا. (۳۳)

(ترجمہ) اے حامل قرآن! قرآن کریم کو (خوبصورت انداز سے) آراستہ کر اللہ تعالیٰ تجھے آراستہ کرے گا۔ قرآن کریم کو لوگوں کے لئے مزین مت کر ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے عیب دار کردیں گے۔ مناسب ہے حامل قرآن کے لئے کہ وہ رات کے وقت لوگوں سے سب سے زیادہ قیام کرنے والا ہو جب کہ لوگ سوتے ہوں۔ اور یہ کہ وہ لوگوں سے زیادہ غمگین ہو جب وہ خوش ہو رہے ہوں۔

(فائدہ) یہاں حامل قرآن سے حافظ قرآن مراد ہے اس کو قرآن خوبصورت انداز سے تلاوت کرنا مسنون ہے، خوبصورت آواز میں گا کر لوگوں سے پیسہ بٹورنے کی فکر میں نہ رہے اور رات میں عبادت (نماز تہجد

(۳۳) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ۱ ص ۲۲۲)

وغیرہ) کرے اور اس میں قیام طویل کرے جس میں قراءت کو لمبا کرے جیسا کہ تلاوت کا افضل طریقہ بھی یہی ہے کہ نوافل میں تلاوت کی کثرت کی جائے اور خوشیوں کے درپے نہ ہو بلکہ ہر آن آخرت کی فکر و غم لاحق ہو۔

خلاصہ آداب قرآن از علامہ سیوطی وغیرہ

التحبیر فی علم التفسیر میں ہے کہ ہر حافظ قرآن اپنی نیت خالص رکھے، اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو، تعلیم و تعلم سے دنیا (مال اور ریاست وغیرہ) مقصود نہ ہو، آداب قرآن کے مطابق اپنے اخلاق استوار کرے، اس کی حدود، اوامر اور نواہی کی پابندی کرے۔ نظافت اختیار کرے۔ پراگندہ بال اور بڑے ناخن نہ رکھے، مسواک کرے، ڈاڑھی کو کنگھا کرے خوشبو لگائے۔ طہارت سے رہے بلا وضو قرآن کریم کو ہاتھ نہ لگائے۔ وقت تلاوت عبث (فضول) کام سے پرہیز کرے۔ دل دماغ نظر اور کانوں کو قرآن کی طرف متوجہ رکھے۔ قبلہ رخ بیٹھے۔ روزانہ تلاوت کا التزام کرے اور کثرت سے پڑھے وضو سے تلاوت کرے اگرچہ بے وضو بھی تلاوت کی تو بھی جائز اور باعث ثواب ہے مگر قرآن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ حالت جنابت اور حالت حیض و نفاس میں قراءت قرآن حرام ہے قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے۔ صاف جگہ پر تلاوت کرے۔ گندے اور نامناسب مقامات پر تلاوت نہ کرے۔ خشوع خضوع، حضور قلب اور سکینت کے ساتھ بیٹھے۔ لیٹ کر تلاوت کرنا جائز ہے مگر ادب کے خلاف ہے۔ تلاوت شروع کرتے وقت سب سے پہلے (أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ) پڑھے اور قرآن میں خوب غور و فکر کرے۔ ترتیل تجوید اور خوف و خشیت کے ساتھ پڑھے۔ اور روئے اگر رونا نہیں آتا تو

روئے کی شکل بنالے۔ جب کسی رحمت والی آیت سے گذرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ جب آیت عذاب سے گذرے خدا سے پناہ مانگے اور خدا کی تقدیس بیان کرے۔ قرآن کو اس کی اپنی ترتیب کے موافق پڑھے اگرچہ اس کی مخالفت بھی جائز ہے۔ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیونکہ اس پر نظر بھی عبادت ہے۔ بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے اگر ریا کا خوف ہو تو آہستہ پڑھے۔ خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے جب تک کہ تجوید کی رعایت رہے ورنہ حرام ہے۔ جہاں کلام ختم ہو رہا ہو وہاں وقف کی رعایت کرے اس کو احزاب اور اعشار کے ساتھ مقید نہ کرے، جب چھینک، جمائی یا ابکائی آئے یا ریح نکلے تو تلاوت کو منقطع کردے اور جب کسی ایسی آیت سے گذرے جس میں کفار کا خدا تعالیٰ پر اتہام مذکور ہو مثلاً (وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحمٰنُ وَلَدًا) سے گذرے تو آواز کو پست کرلے۔ اور آیات سجدہ تلاوت پر سجدہ کرے۔ قرآن کی قراءت غیر عربی زبان میں جائز نہیں۔ اور جب کوئی آیت بھول جائے تو یوں نہ کہے کہ میں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ بھلا دیا گیا۔ (۳۴)

(۳۴) التحبیر فی علم التفسیر للسیوطی

چھٹا باب

(قرآنی معلومات کا نادر خزانہ)

اس باب میں بہت سی نادر کتابوں سے شائقین قرآن کیلئے ضروری معلومات اور قرآن کے عجائبات اور لطائف کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ معلومات ہر مسلمان کی قرآن میں دلچسپی کا باعث ہیں۔ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس کے مطالعہ سے کوئی مسلمان بے نیاز نہیں رہ سکتا اور اتنا دلچسپ ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد بغیر پڑھے اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ بہت سے حفاظ قرآن کے متعلق لایعنی قسم کے سوالات اور پہیلیاں پوچھتے رہتے ہیں، یہ معلومات ان کیلئے بھی احقر مؤلف کی طرف سے نادر تحفہ ہیں ان کا مطالعہ کر کے اپنے احباب سے اس سے سوالات کریں اور ان علمی جواہرات کو مروج کرائیں۔

معنی قرآن

لغوی معنی

(۱) جمع کرنا (۲) پڑھی جانے والی کتاب (القرآن صحیفة مقروءة کذا فی القاموس ص ۲۵ ج ۱) اسی بناء پر قرآن کریم تمام علوم کا جامع اور سرچشمہ ہے اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا بھی ہے۔

عربی معنی

وہ کلام الٰہی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بطور اعجاز نازل ہوا اور اس کی تلاوت عبادت ہوئی۔ (۱)

۱) (التحبیر فی علم التفسیر للسیوطی ص ۳۸).

کیفیت نزول

پورا قرآن کریم ایک دفعہ لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے مقام بیت العزت پر نازل ہوا پھر ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے رہے اور قرآن کریم کی آپ پر قراءت کرتے رہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاوت کرتے تھے جس سے آپ کو وہ نازل شدہ حصہ حفظ ہو جاتا تھا۔

مدت نزول قرآن

تقریبا ۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن ہے۔

نزول وحی کے طریقے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مختلف طریقوں سے وحی نازل ہوتی تھی۔ پہلی صورت تو یہ تھی کہ فرشتہ کسی انسانی شکل میں آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیتا تھا اور یہ وحی کے نزول کی سب سے آسان صورت تھی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی انسانی شکل اختیار کئے بغیر اپنی اصلی صورت میں دکھائی دیتے تھے لیکن ایسا آپ کی عمر مبارک میں صرف تین مرتبہ ہوا ہے ایک دفعہ خود آپ نے ان کو اصلی شکل میں دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی دوسری مرتبہ معراج میں اور تیسری بار نبوت کے بالکل ابتدائی زمانہ میں مکہ مکرمہ کے مقام اجیاد پر (فتح الباری شرح بخاری شریف صفحہ ۱۸، ۱۹ جلد ۱)۔ تیسری صورت براہ راست اور بلا واسطہ اللہ

تعالیٰ سے ہمکلامی کی ہے یہ شرف آپ ﷺ کو بیداری کی حالت میں معراج کے موقعہ پر ایک بار اور خواب میں بھی ایک بار حاصل ہوا (الاتقان فی علوم القرآن امام سیوطی ص ۴۶ جلد ا) وحی کی چوتھی صورت یہ تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی بھی صورت میں سامنے آئے بغیر آپ کے قلب مبارک میں کوئی بات القاء فرما دیتے تھے (الاتقان صفحہ ۴۶ جلد ا)- پانچویں صورت یہ تھی جس کو امام بخاری نے بخاری شریف ص ۲ جلد ا میں ذکر کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور وحی کی یہ صورت میرے لئے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے پھر جب یہ سلسلہ ختم ہوتا ہے تو جو کچھ اس آواز نے کہا ہوتا ہے مجھے یاد ہو چکا ہوتا ہے۔

پہلی وحی

سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام غار ثور میں حضرت محمد ﷺ پر سورہ "اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ" کا کچھ حصہ لے کر آئے پھر "سورۃ المدثر" نازل ہوئی پھر "سورۃ الفاتحہ" نازل ہوئی پھر "سورۃ المطففین" نازل ہوئی۔

آخری وحی

(۱) صحیح بخاری (ج ۶ ص ۶۳) اور صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ سب سے آخر میں سورۃ نساء کی آیت کلالہ "یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ آیت نمبر ۱۸۶" نازل ہوئی (صحیح مسلم ۶۰/۵)-(۲) امام نسائی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کے مطابق نزول کے اعتبار سے

آخری آیت "وَاتَّقُوْا یَوْماً تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ" سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۸۱ ہے (۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آخری سورت "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ" نازل ہوئی۔ یہ تمام روایات صحیح سند سے ثابت ہیں مگر جو اختلاف نظر آرہا ہے وہ ہر راوی کے اپنے علم کے مطابق ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مکمل سورت کے نزول کے اعتبار سے سورۂ نصر کے متعلق اور آیت کے اعتبار سے "وَاتَّقُوْا یَوْماً" کے متعلق مروی ہے۔

اور "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" جمعہ کے روز عرفات میں حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔ (۲)

پہلی مدنی سورت

پہلی مدنی سورت " سورة الانفال" ہے جیسا کہ حاکم وغیرہ کی مشہور حدیث میں مذکورہ ہے۔

پہلی آیت جہاد

جامع الاصول ۲۴۳/۲ (جو صحاح ستہ کی احادیث کا مبوب مجموعہ ہے اس) میں ہے کہ سب سے پہلے آیات جہاد میں سورۂ حج کی آیت نمبر ۳۹ "اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا" نازل ہوئی (۵) اور ابن جریر طبری کی روایت کے مطابق مدینہ میں سب سے پہلے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۹۰ " وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ "نازل ہوئی۔

(۲) (بخاری شریف ٦/٦٣).

طعام میں پہلی آیت

ابن الحصار کے قول کے موافق مکہ میں سورۂ انعام کی آیت نمبر ۱۴۵ ''قُلْ لاَاَجِدُ فِیمَا اُوحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا'' نازل ہوئی پھر '' فَکُلُوْا مِمَّارَزَقَکُمُ اللّٰہُ'' نحل کی آیت نمبر ۱۱۴ نازل ہوئی اور مدینہ میں پہلی آیت سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۷۳ '' اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ'' نازل ہوئی پھر سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۳ ''حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ ''نازل ہوئی۔ (۳)

حرمت شراب میں پہلی آیت

حرمت شراب کے متعلق امام ترمذی کی صحیح روایت کے مطابق سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ ''اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ'' نازل ہوئی۔

خاص حضورؐ پر نازل ہونے والی آیات

مکمل سوۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات '' آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ '' سے آخر سورت تک صرف حضورؐ پر نازل ہوئیں آپ ﷺ سے قبل کسی بھی نبی یا رسول پر یہ آیات نازل نہیں ہوئی۔ (۴)

امام حاکم کی صحیح اور مرفوع روایت کے مطابق ''سورۃ الاعلیٰ'' مکمل اور ''سورۃ النجم'' اَلَّذِیْ وَفّٰی تک پھر '' اَلَّا تَزِرُ'' سے '' مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی'' تک حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں میں نازل ہوئیں پھر قرآن میں بھی نازل ہوئیں اسی طرح '' اَلتَّائِبُوْنَ

۳)(التحبیر ص ۹۳- ۹۴)
۴)(صحیح مسلم ۹۲/۹۱/٦).

الْعَابِدُوْنَ" سوۂ توبہ کی ۱۱۲ مکمل آیت اور قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے "خَالِدُوْنَ" تک سورۂ مومنون کی ابتدائی گیارہ آیات اور سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۳۵ "اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ" اور سورۂ المعارج کی ۲۲ سے ۳۴ آیات تک یعنی "اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ" سے "قَائِمُوْنَ" تک کی آیات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی نازل ہوئی تھیں اور سنن دار قطنی کی روایت کے مطابق " بسم اللہ الرحمن الرحیم" حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی پھر آپ ﷺ پر بھی نازل ہوئی نیز بسم اللہ شریف کے حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہونے کا اشارہ ان کے خط سے بھی نکلتا ہے جو انہوں نے ملکہء سبا بلقیس کو روانہ فرمایا تھا۔

مکرر نازل ہونے والی آیات

تفسیر ابن کثیر (۳۴۴/۴) کی روایت کے مطابق سورۃ الاسراء کی آیت نمبر ۸۵ "وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ" اور محدثین کی ایک جماعت کے قول کے مطابق "سورۂ فاتحہ" دو بار نازل ہوئی ایک بار مکہ مکرمہ میں اور ایک بار مدینہ منورہ میں (اس لئے یہ سورۂ مکی بھی ہے اور مدنی بھی ہے) اور "بسم اللہ" جو سورتوں کے درمیان میں ہے اور جو "سورۂ نمل" میں ہے یہ بھی مکرر نازل ہوئی ہے۔

کاتبانِ وحی

کتابت وحی کے فرائض انجام دینے والے وہ صحابہ کرام رضوان اللہ

علیہم اجمعین جو بطور خاص قابل ذکر ہیں یہ ہیں۔
(۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (۴) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (۷) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ (۸) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ (۱۱) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ (۱۲) حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ۔

ان حضرات کے علاوہ جن دیگر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کتابت وحی کا شرف حاصل ہوا ان میں سے اکثر کے اسماء گرامی یہ ہیں۔(۱۳) حضرت ابو ایوب انصاری (۱۴) حضرت ابو سفیان (۱۵) حضرت ابو سلمہ بن الاسد (۱۶) حضرت الارقم بن الارقم (۱۷) حضرت بریدہ بن الحصیب اسلمی (۱۸) حضرت جہم ابن سعد (۱۹) حضرت جھیم بن الصلت بن مخرمہ بن عبد مناف القرشی (۲۰) حضرت حاطب بن عمرو (۲۱) حضرت حذیفہ بن الیمان (۲۲) حضرت الحصین بن نمیر (۲۳) حضرت حنظلہ بن ربیع (۲۴) حضرت حویطب (۲۵) حضرت خالد بن سعید (۲۶) حضرت سعید بن سعید (۲۷) حضرت شرحبیل بن حسنہ (۲۸) حضرت طلحہ بن عبید اللہ (۲۹) حضرت عامر بن فہیرہ (۳۰) حضرت عبد اللہ بن الارقم القرشی (۳۱) عبد اللہ بن ابی بکر (۳۲) حضرت عبد اللہ بن رواحہ (۳۳) حضرت عبد اللہ بن زید انصاری (۳۴) حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح (۳۵) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سلول (۳۶) حضرت عقبہ (۳۷) حضرت العلاء بن الحضرمی (۳۸) حضرت العلاء بن عقبہ (۳۹) حضرت عمرو بن العاص القرشی (۴۰) حضرت محمد بن مسلمہ ابن سلمہ

انصاری (۴۱) حضرت معاذ بن جبل (۴۲) حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی (۴۳) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین (۵)

قرآن کی عمومی تقسیم

قرآن پاک کے کل تیس پارے، سات منزلیں، ایک صد چودہ سورتیں، پانچ صد چالیس رکوع، مشہور قول کے مطابق چھ ہزار چھ صد چھیاسٹھ آیات، اور احقر کے شمار کے مطابق ۶۲۳۸، چودہ سجدہ ہائے تلاوت متفق علیہ اور ایک مختلف فیہ، کلمات (اتقان جلد ا ص۹۳ کے مطابق) ۷۷۹۳۴ اور حروف (۶)

سورت کے لفظی معنی

سورۃ کے لفظی معنی بلندی یا بلند منزل کے ہیں (اَلسُّوْرَةُ الرِّفْعَةُ– لسان العرب = اَلسُّوْرَةُ الْمَنْزِلَةُ الرَّفِيْعَةُ مفردات راغب) جس طرح دنیا کی کتابیں مختلف ابواب پر منقسم ہوتی ہیں اسی طرح قرآن کریم کے ہر باب کو سورت کہتے ہیں گویا ہر سورت ایک بلند منزل کا نام ہے۔ (وَبِهَا سُمِّيَتِ السُّوْرَةُ مِنَ الْقُرْآنِ اَىْ رَفْعَتِهٖ – لسان العرب – بِهٖ سُمِّيَتْ سُوْرَةُ الْقُرْآنِ لِاِجْلَالِهٖ وَرَفْعَتِهٖ –(تاج العروس)۔
سورت کے دوسرے معنی شہر پناہ کی دیوار کے بھی ہیں۔ (سُوْرَةُ الْمَدِيْنَةِ حَائِطُهَا) سورۃ قرآن کو "سورۃ" اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ گویا وہ فصیل شہر کی طرح اپنے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (۷)

---

(۵) (تعارف قرآن)
(۶) (اتقان ص ۸۹/۱ کے مطابق) ۳۲۳۶۷۱ ہیں۔
(۷) (تفسیر ماجدی)

سورتوں کے نام

سورتوں کے نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے رکھے ہوئے ہیں اکثر ایک ایک سورۃ کے کئی کئی نام مروی ہیں جیسے سورۂ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں امام قرطبی نے اس سورت کے بارہ نام ذکر کئے ہیں۔(۱) الحمد (۲) الصلاۃ (۳) فاتحۃ الکتاب (۴) ام الکتاب (۵) ام القرآن (۶) القرآن العظیم (۷) المثانی (۸) الشفاء (۹) الکافیہ (۱۰) الوافیہ (۱۱) الاساس (تفسیر قرطبی جلد ا ص ۱۱۱)۔اور تفسیر "بحر محیط" میں علامہ ابوحیان نحوی حنفی نے سورۂ فاتحہ کے بیس نام ذکر کئے ہیں۔اسی طرح دوسری سورتوں کے بھی مختلف نام آئے ہیں۔

سورتوں کی ابتداء

قرآنی سورتوں کی ابتداء دس طرح سے ہوتی ہے (۱) استفتاح بالثناء (۲) استفتاح بالنداء (۳) استفتاح بالحروف المقطعہ (۴) استفتاح بالجمل الخبریہ (۵) استفتاح بالقسم (۶) استفتاح بالشرط (۷) استفتاح بالامر (۸) استفتاح بالاستفہام (۹) استفتاح بالدعاء (۱۰) استفتاح بالتعلیل۔

آیات اور سورتوں کی اقسام بحیثیت نزول

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن حالتوں میں وحی نازل ہوئی ان کی بھی دس صورتیں ہیں۔ان کو علامہ سیوطی نے التحبیر فی علم التفسیر میں ذکر فرمایا ہے (۱) مکی (۲) مدنی (۳) حضری (جو گھر میں نازل ہوئیں) (۴) سفری (۵) نہاری (جو دن کو نازل ہوئیں) (۶) لیلی (جو رات کے

وقت نازل ہوئیں) (۷) صیفی (جو گرمیوں کے موسم میں نازل ہوئیں) (۸) شتائی (جو سردیوں کے موسم میں نازل ہوئیں) (۹) فراشی (جو بستر پر نازل ہوئیں) (۱۰) نومی (جو بحالت خواب آپ ﷺ پر نازل ہوئیں)۔ یاد رہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ (۱۱) ارضی (جو زمین پر نازل ہوئیں) (۱۲) سمائی آسمان پر نازل ہوئیں۔ (۸)

مدنی سورتوں کی تعداد

امام بلقینی کے نزدیک پچیس سورتیں۔ امام ابوالحسن بن الحصار کے نزدیک بیس سورتیں۔ اور امام بیہقی کی روایت کے مطابق ۳۳ سورتیں مدنی ہیں اور برصغیر اور مصحف مدینہ طیبہ کے مطابق مدنی سورتوں کی تعداد ۲۸ ہے مگر مذکورہ بالا علماء نے روایات اور دلائل کے اختلاف کی وجہ سے یہ اقوال کئے ہیں جو ایک دقیق بحث ہے اہل علم حضرات الاتقان فی علوم القرآن اور البرھان فی علوم القرآن کی طرف مراجعت فرمائیں۔ پہلی مدنی سورت ''سورۃ الانفال'' ہے۔

مکی سورتوں کی تعداد

مذکورہ بالا مدنی سورتوں کی تعداد کی تفصیل کے بعد جو باقی سورتیں رہتی ہیں وہ سب مکی ہیں۔

نوٹ۔ آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے مطابق ہر سورت کو اپنے اپنے مقام پر درج کر دیا گیا۔

(۸) (اتقان جلد ۱ ص ۳۰) التحبیر۔

سورتوں کی تقسیم

قرآن کریم کی تمام سورتوں کی تقسیم سات قسم پر ہے(۱) الطوال (سورۂ بقرہ سے لے کر ان سورتوں تک جن کی آیات ایک سو ہیں) (۲) المئون (وہ سورتیں جن کی آیات ایک سو یا اس کے قریب ہیں) (۳) المثانی (سو سے کم آیات والی) (۴) المفصل (وہ سورتیں جن کے درمیان بسم اللہ کثرت سے آئی ہے) (۵) طوال مفصل (سورۂ حجرات سے بروج تک) (۶) اوساط مفصل (سورۂ بروج سے سوۂ لم یکن تک (۷) قصار مفصل (لم یکن سے آخر قرآن پاک تک)۔(۹)

منازل کی تقسیم

پہلی منزل--از سورۂ فاتحہ-- تا-- سورۂ نساء (کل چار سورتیں)
دوسری منزل--از سورۂ مائدہ-- تا-- سورۂ توبہ (کل پانچ سورتیں)
تیسری منزل--از سورۂ یونس-- تا-- سورۂ نحل (کل سات سورتیں)
چوتھی منزل--از سورۂ اسراء-- تا-- سورۂ فرقان (کل نو سورتیں)
پانچویں منزل--از سورۂ شعراء-- تا-- سورۂ یاسین (کل گیارہ سورتیں)
چھٹی منزل--از سورۂ الصافات-- تا-- سورۂ حجرات (کل تیرہ سورتیں)
ساتویں منزل--از سورۂ ق-- تا-- سورۂ الناس (کل پینسٹھ سورتیں)

یہ کل سات منزلیں ہوئی ان کا نام عربی میں احزاب ہے جس کی مفرد حزب ہے، قرآن کریم میں حزب ہی لکھا ہوتا ہے۔ان منزلوں کے ابتداء وآخر کو یاد رکھنے کے لئے قراء قرآن نے ایک مختصر لفظ ''فمی بشوق'' مقرر کیا

۹) مراقی الفلاح ص ۱۴۴ مع طحطاوی.

ہے۔ اس میں ایک ایک حرف بالترتیب قرآنی سورتوں میں سے ان سورتوں کا ابتدائی حرف ہے جس سے یہ منازل شروع ہوتی ہیں۔ اگر یہ یاد کرلیا جائے تو منازل کی ابتداء اور اختتام کو صحیح طور پر یاد رکھا جاسکتا ہے۔

رکوع

سورتوں کے اندر ایک بڑی تقسیم کا نام رکوع ہے۔ بڑی سورتوں میں اکثر رکوع دس دس آیتوں پر رکھے گئے ہیں۔ اور یہ اتنی مقدار ہے جو ایک رکعت میں با آسانی پڑھی جاسکتی ہے۔ سورۂ فاتحہ کے علاوہ پارہ تیس کی چونتیس چھوٹی سورتیں ایک ایک رکوع پر مشتمل ہیں۔ پورے قرآن کریم میں تمام رکوعات کی تعداد پانچ صد چالیس ہے۔

لطیفہ

اگر بیس رکعات تراویح میں میں روزانہ ہر رکعت میں ایک رکوع کی قراءت کی جائے تو پورا قرآن ماہ رمضان کی (افضل ترین رات جیسا کہ ابو داود شریف کی روایت میں ہے کہ شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب کو ہوتی ہے۔ اس ستائیسویں شب میں ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ستائیسویں شب تک کل رکعات تراویح کی تعداد بھی پانچ سو چالیس بنتی ہے۔

آیت

آیت کے لفظی معنی نشان کے ہیں۔ اصطلاح میں یہ سورت کے اندر کی سب سے چھوٹی تقسیم کا نام ہے۔ ہر فقرہ جس میں کوئی حکم ہو یا وہ ایک

مستقل عبارت ایک آیت ہے۔(وقیل لکل جملة من القرآن دالة علی حکم آیة (مفردات راغب)(وقد یقال لکل کلام منه منفصل بفصل لفظی آیة) (مفردات راغب)(١٠)

تعداد آیات

علامہ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیات قرآن کی تعداد چھ ہزار چھ سو سولہ (٦٦١٦) نقل فرمائی ہے۔اور مشہور امام قراءت علامہ دانی سے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ چھ ہزار آیات پر تو سب کا اتفاق ہے۔اس کے بعد اختلاف ہے بعض چھ ہزار سے زیادہ شمار کرتے ہیں۔اور بعض چھ ہزار ہی کہتے ہیں۔

مطبوعہ نسخوں میں آیات کی تعداد کو خود احقر مصنف نے بھی شمار کیا ہے جن میں آیات کی کل تعداد چھ ہزار دو صد اڑتیں (٦٢٣٨) بنتی ہے۔اس تعداد میں اختلاف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن پاک میں آیات کم و بیش درج ہیں۔ بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ بعض نے آیات کے اوقاف (نشانات) کو شمار کیا اور بعض نے دو آیات کو ایک شمار کیا اور بعض نے بعض مقامات پر ایک آیت کو دو شمار کیا جس پر ان کے پاس بھی دلائل موجود ہیں۔ ٦٦٦٦ کا قول فقیہ ابو اللیث کی بستان میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے منقول ہے۔

اقسام آیات

جن حضرات نے آیات کی تعداد ٦٦٦٦ بتلائی ہے۔ان کے اس مشہور قول کے مطابق بعض علماء نے ان آیات کی تقسیم اس انداز پر فرمائی ہے۔

(١٠) مزید تفصیل اتقان (ص ٨٨/ج ١) میں ملاحظہ ہو۔

آیات وعدہ ۱۰۰۰	-------	آیات وعید ۱۰۰۰
آیات نہی ۱۰۰۰	-------	آیات امر ۱۰۰۰
آیات مثال ۱۰۰۰	-------	آیات قصص ۱۰۰۰
آیات تحلیل ۲۵۰	-------	آیات تحریم ۲۵۰
آیات تسبیح ۱۰۰	-------	آیات متفرقہ ٦٦ (۱۱)

آیات کی دوسری تقسیم

آیات کوفی ٦٢٣٦ -- آیات بصری ٦٢١٦ -- آیات شامی ٦٢٥٠

آیات مکی ٦٢١٢ -- آیات عراقی ٦٢١٤

یعنی اہل کوفہ نے ٦٢٣٦ اور اہل بصرہ نے ٦٢١٦ اور اہل شام نے ٦٢٥٠ اور اہل مکہ نے ٦٢١٢ اور اہل عراق نے ٦٢١٤ آیات شمار کی ہیں۔ اور احقر نے برصغیر اور مصحف مدینہ کی آیات کو جو شمار کیا ہے تو وہ ٦٢٣٨ ہوتی ہیں جو مصحف کوفی آیات سے صرف دو عدد زائد ہیں۔

مکی و مدنی سورتوں کی خصوصیات

علماء تفسیر نے مکی اور مدنی سورتوں کا استقراء کر کے ان کی بعض ایسی خصوصیات بیان فرمائی ہیں جن سے پہلی نظر میں یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی؟ ان میں سے بعض خصوصیات قواعد کلیہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور بعض اکثری ہیں۔

قواعد کلیہ یہ ہیں

(۱) ہر وہ سورت جس میں لفظ "کلا" (ہرگز نہیں) آیا ہے وہ مکی ہے

(۱۱) (المعجم المفهرس آخری صفحه)

یہ لفظ پندرہ سورتوں میں ۳۳ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ ساری آیتیں قرآن کریم کے آخری نصف حصہ میں ہیں۔

(۲) ہر وہ سورت جس میں (حنفی مسلک کے مطابق) کوئی سجدے کی آیت آئی ہے، مکی ہے۔ (۳) سورۂ بقرہ کے سوا ہر وہ سورت جس میں آدمؑ و ابلیس کا واقعہ مذکور ہے وہ مکی ہے۔ (۴) ہر وہ سورت جس میں جہاد کی اجازت یا اس کے احکام مذکور ہیں مدنی ہے۔ (۵) ہر وہ آیت جس میں منافقوں کا ذکر آیا ہے مدنی ہے۔

اور مندرجہ ذیل خصوصیات عمومی اور اکثری ہیں یعنی کبھی کبھی ان کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے۔

(۱) مکی سورتوں میں عموماً "یَـا اَیُّهَـا النَّـاسُ" (اے لوگو) کے لفظ سے خطاب کیا گیا ہے۔ اور مدنی سورتوں میں "یَـا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا" (اے ایمان والو) کے لفظ سے (۲) مکی آیتیں عموماً چھوٹی اور مختصر ہیں۔ اور مدنی آیات اور سورتیں طویل اور مفصل ہیں۔

(۳) مکی سورتیں زیادہ تر توحید، رسالت اور آخرت کے اثبات، حشر نشر کی منظر کشی، آنحضرت ﷺ کو صبر و تسلی کی تلقین اور پچھلی امتوں کے واقعات پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں احکام و قوانین کم بیان ہوئے ہیں اس کے برعکس مدنی سورتوں میں خاندانی اور تمدنی قوانین، جہاد و قتال کے احکام اور حدود و فرائض بیان کئے گئے ہیں۔

(۴) مکی سورتوں میں زیادہ تر مقابلہ بت پرستوں سے ہے، اور مدنی سورتوں میں اہل کتاب اور منافقین سے (۵) مکی سورتوں کا اسلوب بیان زیادہ پرشکوہ ہے، اس میں استعارات و تشبیہات اور تمثیلیں زیادہ ہیں۔ اور ذخیرہ الفاظ بہت وسیع ہے، اس کے برخلاف مدنی سورتوں کا انداز نسبتاً سادہ ہے۔

مکی اور مدنی سورتوں کے انداز و اسلوب میں یہ فرق دراصل حالات، ماحول اور مخاطبوں کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، مکی زندگی میں مسلمانوں کا واسطہ چونکہ زیادہ تر عرب کے بت پرستوں سے تھا اور کوئی اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی تھی، اس لئے اس دور میں زیادہ زور عقائد کی درستگی، اخلاق کی اصلاح، بت پرستوں کی مدلل تردید اور قرآن کریم کی شان اعجاز کے اظہار پر دیا گیا۔ اس کے برخلاف مدینہ طیبہ میں ایک اسلامی ریاست وجود میں آچکی تھی، لوگ جوق در جوق اسلام کے سائے تلے آرہے تھے، علمی سطح پر بت پرستی کا ابطال ہو چکا تھا، اور تمام تر نظریاتی مقابلہ اہل کتاب سے تھا اس لئے یہاں احکام وقوانین اور حدود و فرائض کی تعلیم اور اہل کتاب کی تردید پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اور اسی کے مناسب اسلوب بیان اختیار کیا گیا۔ (۱۲)

قرآن کے تدریجی نزول کی حکمتیں

امام رازی نے سورہ فرقان کی آیت نمبر ۳۲-۳۳ کے تحت اپنی تفسیر کبیر میں قرآن کریم کے تدریجی نزول کی جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ یہاں ان کا خلاصہ سمجھ لینا کافی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے، لکھتے پڑھتے نہیں تھے۔ اس لئے اگر سارا قرآن ایک مرتبہ نازل ہو گیا ہوتا تو اس کا یاد رکھنا اور ضبط کرنا دشوار ہوتا اس کے برخلاف حضرت موسیٰ علیہ السلام لکھنا پڑھنا جانتے تھے، اس لئے ان پر تورات ایک ہی مرتبہ نازل کر دی گئی۔

(۲) اگر پورا قرآن ایک دفعہ نازل ہو جاتا تو تمام احکام کی پابندی فوراً

(۱۲) (مقدمہ معارف القرآن مفتی محمد شفیع ص ۲۷-۲۸)

لازمی ہو جاتی، اور یہ اس حکیمانہ تدریج کے خلاف ہوتا جو شریعت محمدیؐ میں ملحوظ رہی ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کو اپنی قوم کی طرف سے ہر روز نئی اذیتیں برداشت کرنا پڑتی تھیں۔ جبرائیل علیہ السلام کا بار بار قرآن کریم لے کر آنا اذیتوں کے مقابلے کو آسان بنا دیتا تھا، اور آپؐ کی تقویت قلب کا سبب بنتا تھا۔

(۴) قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ لوگوں کے سوالات کے جواب اور مختلف واقعات سے متعلق ہے۔ اس لئے ان آیتوں کا نزول اسی وقت مناسب تھا جس وقت وہ سوالات کیے گئے، یا وہ واقعات پیش آئے۔ اس سے مسلمانوں کی بصیرت بھی بڑھتی تھی اور قرآن کریم کے غیبی خبریں بیان کرنے سے اس کی حقانیت اور زیادہ آشکارہ جاتی تھی اھ

قرآن کریم کے تدریجی نزول کی ایک حکمت احقر مؤلف کتاب ہذا کے ذہن میں بھی آرہی ہے کہ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام جن پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمائی وہ آسمان سے لکھی لکھائی نازل فرمائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کو لکھ کر نازل نہیں فرمایا۔ بلکہ بار بار اپنا کلام آپؐ پر نازل فرمایا۔

تفصیل حروف تہجی

الف-۴۸۸۷۲-ب-۱۱۴۲۸-ت-۱۱۰۹۵-ث-۱۲۷۶-ج-۳۲۷۳-ح-۳۷۹۳-خ-۲۴۱۶-د-۵۶۰۲-ذ-۴۶۷۷-ر-۱۱۷۹۳-ز-۱۵۹۰-س-۵۸۹۱-ش-۲۲۵۳-ص-۲۰۱۲-ض-۱۳۰۷-ط-۱۲۷۷-ظ-۸۴۲-ع-۹۲۲۰-غ-۲۲۰۸-ف-۸۴۹۹-ق-۶۸۱۳-ک-۹۵۰۰-ل-۳۰۴۳۲-م-۳۶۵۶۰-ن-۴۰۱۹۰-و-۲۵۵۳۶-ھ-۱۹۰۷۰-لا-۳۷۲۰-ی-۴۵۹۱۹۔

حرکات اور نقاط

پیش ۸۸۰۴-زبر-۵۳۲۴۳-زیر-۳۹۵۸۲-مد-۱۷۷۱-شد-۱۲۴۳-
نقطے-۱۰۵۶۸۱۔

اعشار-اخماس

علامہ زرکشی کے قول کے مطابق قرآن کریم میں اعشار خلیفہ مامون رشید نے یا حجاج بن یوسف نے لگوائے۔(البرہان)

کتابوں میں اعشار کی تعداد اس طرح پائی جاتی ہے۔

اعشار کوفی ۴۳۳-اعشار بصری ۶۲۳

اخماس

اخماس بصری ۲۴۷ اخماس کوفی ۸۶۶ (۱۳)

سات قراءتیں

چونکہ عرب میں بہت سے قبائل آباد تھے۔اور ان کے لب و لہجے میں اختلاف تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قراءتوں میں حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔

قرآن کریم کی سات قراءتیں زیادہ مشہور ہوئی ہیں جو قراءت سبعہ متواترہ کے نام سے ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱۳)(تاریخ القرآن)

دس قراءتوں کے قاریوں کے اوران کے راویوں کے اسماءِ گرامی

۱-امام قاری نافع مدنی:

نافع بن عبدالرحمٰن بن أبی نُعیم، أبو رویم لیثی، مدنی، أصبہانی الاصل (۷۰-۱٦۹ھ)۔

راوی نمبر۱: امام قالون:

قالون: أبوموسیٰ، عیسیٰ بن مینا، زرقی، مولیٰ بنوزہرہ (۱۲۰-۲۲۰ھ)۔

راوی نمبر۲: امام ورش:

ورش: عثمان بن سعید قبطی، مصری، مولیٰ قریش (۱۱۰-۱۹۷ھ)۔

۲-امام قاری ابن کثیر مکی:

عبداللہ ابن کثیر، أبومعبد، العطار الداری، فارسی الأصل (۴۵-۱۲۰ھ)

راوی نمبر۱: امام بزی:

أحمد بن محمد بن عبداللہ، أبوالحسن البزی، فارسی الأصل (۱۷۰-۲۵۰ھ)

راوی نمبر۲: امام قنبل:

محمد بن عبدالرحمٰن مخزومی بالولاء، أبوعمرو مکی، ملقب بہ قنبل (۱۹۵-۲۹۱ھ)

۳-امام قاری أبوعمرو بن العلاء:

ابوعمرو زبان بن العلاء تمیمی، مازنی، بصری (۶۸-۱۵۴ھ)۔

راوی نمبر۱: امام حفص دُوری:

أبوعمرو حفص بن عمر بن عبدالعزیز بغدادی، نحوی، نابینا (-۲۴۶ھ)۔

راوی نمبر۲: امام سُوسی:

أبوشعیب صالح بن زیاد بن عبداللہ بن إسماعیل بن الجارود، سوسی ارقی (-۲۶۱ھ)۔

۴-امام قاری ابن عامر دمشقی:

عبداللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ یحصبی، دمشقی (۸-۱۱۸ھ)

راوی نمبر۱: امام ہشام:

أبوالولید ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرۃ سُلَمی، دمشقی (۱۵۳-۲۴۵ھ)

راوی نمبر۲: امام ابن ذکوان:

ابن ذکوان: أبوعمرو عبداللہ بن أحمد قرشی، دمشقی (۱۷۳-۲۴۲ھ)۔

۵-امام قاری عاصم الکوفی:

أبوبکر، عاصم بن أبي النجود، کوفی، اسدی بالولاء (-۱۲۷ھ)۔

راوی نمبر ۱: امام شعبہ:

أبوبکر شعبة بن عیاش بن سالم کوفی اسدی، نہشلی ولاءً (۹۵-۱۹۳ھ)۔

راوی نمبر ۲: امام حفص:

أبوعمرو، حفص بن سلیمان بن المغیرة بن أبی داود، اسدی، کوفی (۹۰-۱۸۰ھ)۔

۶- امام قاری حمزہ کوفی:

أبوعمارة، حمزة بن حبیب الزیات، تیمی ولاءً (۸۰-۱۵۶ھ)۔

راوی نمبر ۱: امام خلف:

أبومحمد خلف الأسدی، بزار، بغدادی (۱۵۰-۲۲۹ھ)۔

راوی نمبر ۲: امام خلّاد:

أبوعیسی، خلّاد بن خالد، شیبانی ولاءً (-۲۲۰ھ)۔

۷- امام قاری الکسائی الکوفی:

أبوالحسن، علی بن حمزة، فارسی الأصل، أسدیُ الولاء (۱۱۹-۱۸۹ھ)۔

راوی نمبر ۱: امام لیث:

أبوالحارث، لیث بن خالد بغدادی (-۲۴۰ھ)۔

راوی نمبر۲: امام دُوری:

حفص الدوری (یہ وہی ہیں جن کا ذکر اوپر قاری ابوعمرو کے راویوں میں آیا ہے)۔

۸- امام قاری ابوجعفر:

ابوجعفر یزید بن القعقاع مخزومی، مدنی (-۱۳۰ھ)۔

راوی نمبر۱: امام عیسیٰ بن وردان:

اَبوالحارث عیسیٰ بن وردان المدنی الحذاء (-۱۶۰ھ)۔

راوی نمبر۲: امام ابن جماز:

اَبوالربیع، سلیمان بن مسلم بن جماز مدنی، زہری ولاءً (-۱۷۰ھ)

۹- امام قاری یعقوب:

اَبومحمد، یعقوب بن اِسحاق بن زید بن عبداللہ بن اَبی اِسحاق حضرمی، بصری، مولی الحضرمیین (۱۱۷-۲۰۵ھ)۔

راوی نمبر۱: امام رُوَیس:

رویس، ابوعبداللہ محمد بن المتوکل البصری- (۲۳۸ھ)۔

راوی نمبر۲: امام روح:

اَبوالحسن، روح بن عبدالمؤمن بصری، ھذلی ولاءً (-۲۳۴ھ)۔

۱۰-امام قاری خلف العاشر:

راویہ حمزۃ۔

راوی نمبر ۱: امام اسحاق:

ابو یعقوب، اسحاق بن ابراهیم بن عثمان مروزی، ثم بغدادی (-۲۸۶ھ)

راوی نمبر ۲: امام ادریس:

ابوالحسن، ادریس بن عبدالکریم الحداد، البغدادی (۱۸۹-۲۹۲ھ)۔

لطیفہ روایت امام حفص

برصغیر پاک و ہند اور اکثر دنیا میں امام حفص بن سلمان کوفی کی روایت پڑھی جاتی ہے فقہ میں یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے یہ بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت ہے کہ جہاں پوری دنیا میں شریعت پر عمل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی فقہ حنفی کو زیادہ مقبولیت بخشی اسی طرح روایت قرآن کریم میں بھی سب سے زیادہ مقبولیت آپ ہی کے شاگرد امام حفص کی روایت کو بخشی۔

علمی لطیفہ

سبعہ احرف والی حدیث سے قراءات سبعہ مراد لینا جہل قبیح ہے۔(۱۴)

(۱۴)(التحبیر ص ۱۲)

مختلف قراءتوں کی حکمتیں

قرآن کریم کو مختلف قراءتوں میں نازل کرنے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی حکمتیں رکھی ہیں چند ایک یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) اختلاف قراءات سے احکام میں اختلاف ظاہر ہوتا ہے (۲) امت محمدیہ پر آسانی مقصود ہے کہ جس کو جو قراءت آسان ہو اسی میں قرآن کریم کی قراءت کرلے (۳) دوسری امتوں اور ان کی کتابوں پر مختلف قراءتوں کی وجہ سے فضیلت اور شرافت کا اظہار مقصود ہے کیونکہ ان کی کتابیں ایک ہی قراءت پر نازل ہوئی تھیں (۴) امت کے لئے اجرو ثواب کا بڑھانا مقصود ہے کیونکہ مختلف قراءات کے ایک ایک لفظ حتی کہ مدات کی مقدار اور امالہ جات کے تفاوت کے ضبط میں محنت اٹھانی پڑتی ہے نیز تعلیل، ترجیح اور توجیہ کے اظہار میں غور وفکر کر کے ہر ہر لفظ سے استنباط احکام کا کام کرنا پڑتا ہے جب محنت زیادہ ہے تو ثواب بھی بڑھادیا گیا۔(۵) ان سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے راز کا اظہار اور باوجود متعدد آیات کے تبدیلی اور اختلاف سے حفاظت کا اظہار ہے (۶) اختصار کے ساتھ قرآن کے اعجاز کا اظہار ہے کیونکہ متعدد قراءات متعدد آیات کے منزلہ میں ہیں۔ اگر ہر لفظ کی دلالت کو علیحدہ علیحدہ آیات کی شکل دی جاتی تو انتہا درجہ کی طوالت ہوجاتی۔(۱۵)

صحیح قراءت کی پہچان

صحیح قراءت کی تین علامتیں علماء قراءات نے بیان فرمائی ہیں۔

(۱۵)(اتقان ج ۱ ص ۱۰۸)۔

(۱) عربی زبان کے قواعد کے مطابق ہو (۲) رسم مصاحف عثمانی کے موافق ہو (۳) سند کے اعتبار سے صحیح ہو اور ائمہ قراءات میں مشہور ہو۔ (۱۶)

صحابہؓ میں کبار حفاظ کرام

یوں تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں دس ہزار سے زائد حفاظ کرام موجود تھے مگر جن کو زیادہ شہرت ہوئی اور بڑے درجہ کے قراء میں انکا شمار آتا ہے ان میں سے چند حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود (۲) حضرت زید بن ثابت (۳) حضرت ابی بن کعب (۴) حضرت ابو ہریرہ (۵) حضرت عبداللہ بن عباس (۶) حضرت ابوموسی اشعری (۷) حضرت انس بن مالک (۸) حضرت ابو بکر صدیق (۹) حضرت عمر فاروق (۱۰) حضرت عثمان بن عفان (۱۱) حضرت علی بن ابی طالب (۱۲) حضرت معاویہ (۱۳) حضرت عبادہ (۱۴) حضرت عمرو بن العاص (۱۵) حضرت ابو الدرداء (۱۶) حضرت معاذ بن جبل (۱۷) حضرت ابو زید (۱۸) حضرت سالم بن عبید الاشجعی (۱۹) حضرت طلحہ (۲۰) حضرت سعد بن ابی وقاص (۲۱) حضرت عبداللہ بن السائب (۲۲) حضرت عائشہ (۲۳) حضرت حفصہ (۲۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (۱۷)

تابعین میں قراء

ابن میسب، عروہ، سالم، عمر بن عبدالعزیز، عطاء بن یسار، زہری، زید

(۱۶) (النشر ابن جزری).

(۱۷) (التبیان – التحبیر) باقی صحابہؓ کے نام تاریخ القرآن ص ۳۵ ام ورقہ بن نوفل (طبقات القراء).

بن اسلم، عطاء ابن ابی رباح، طاؤس، مجاہد، عکرمہ، علقمہ، اسود، مسروق، شعبی، ابن جبیر، نخعی، ابوالعالیہ، حسن بصری، ابن سیرین، قتادہ، اعمش رحمہم اللہ تعالیٰ قراءات کے مشہور امام ہیں۔ (۱۸)

ائمہ مجتہدین بھی قراء تھے

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد، امام سفیان ثوری، امام زفر، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ بھی قراء کبار میں شامل ہیں کیونکہ مجتہد کو وجہ قراءات کا جاننا بھی فرض ہے دیگر شروط کی طرح اس کے بغیر بھی کوئی مجتہد نہیں بن سکتا۔

قرآن کے حروف، نصف اور تہائی کا تعین

حجاج نے قراء، حفاظ اور کاتبین کو جمع کیا اور کہا کہ مجھے قرآن کے متعلق بتلاؤ کہ اس کے کتنے حروف ہیں۔ تو انہوں نے شمار کیا تو حروف قرآن کی تعداد (۳۴۰۷۴۰) ہوئی۔ پھر اس نے کہا مجھے اس کا نصف بتلاؤ تو حروف کے اعتبار سے نصف قرآن و لیتلطف کی فاء تک ہوئی اور قرآن کی پہلی تہائی سورۂ براءت کی سوویں آیت تک ہوئی اور دوسری تہائی سورۂ شعراء کی دسویں یا ایک ایک آیت پر ہوئی اور تیسری تہائی آخر قرآن تک ہوئی۔ (۱۹)

علامہ دانی نے اپنی کتاب البیان میں اس کے خلاف لکھا ہے۔

حمید اعرج سے حروف کے اعتبار نے نصف قرآن (معی صبرا) تک منقول ہے اور بعض نے سورۂ کہف کی آیت نمبر ۶۷ کلمہ تستطیع کی عین کو

(۱۸)(التحبیر ۱۵۱-۱۵۴)
(۱۹)(البرھان ج ۱ ص ۲۵۰).

قرار دیا ہے اور بعض نے ولیتلطف کے دونوں لاموں کا درمیان نصف قرآن قرار دیا ہے۔(۲۰)

نقاط القرآن

اس میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے قرآن میں حروف پر نقطے کس نے لگائے ہیں بعض ابوالاسود دوئلی کا نام لیتے ہیں بعض یحییٰ بن یعمر کا اور بعض نصر بن عاصم کا۔(۲۱)

(۲۰)(البرھان ج ا ص ا ۳۵)
(۲۱)(البرھان ج ا ص ۲۵۰)

ساتواں باب

پچپن عجائبات قرآن

(۱) قرآن کریم کی سب سے طویل سورت سورۂ بقرہ ہے اور سب سے چھوٹی سورۂ کوثر ہے۔

(۲) سب سے طویل آیت سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ آیت دَین ہے۔ اس کے ایک سو اٹھائیس کلمے اور پانچ سو چالیس حروف ہیں۔

(۳) سب سے چھوٹی آیت (والضحیٰ) ہے پھر (والفجر) ہے۔

(۴) لفظی اور تحریری طور پر سب سے طویل کلمہ (فَاَسْقَيْنَاكُمُوْهُ) اس کے گیارہ حروف ہیں پھر (اِقْتَرَفْتُمُوْهَا -- اَنُلْزِمُكُمُوْهَا -- وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ) ہیں ان کے دس دس دس حروف ہیں۔ (۵) سب سے چھوٹا کلمہ باء جارہ ہے۔ (۶) سورہ سبا آیت کے مسلسل آٹھ کلمات کا ہر آخری حرف مجرور با تنوین ہے (مؤلف)۔

قرآن کے نصف آٹھ قسم کے ہیں

(۷) حروف کے اعتبار سے سورۂ کہف میں کلمہ (نُکرًا) کا نون نصف اول میں ہے اور کاف نصف ثانی میں ہے۔

(۷/۱) اور کلمات کے اعتبار سے سورۂ الحج میں (والجلود) کی دال نصف اول میں ہے اور (ولهم مقامع من حديد) نصف ثانی میں ہے۔

(۸) اور آیات کے اعتبار سے سورۂ شعراء کی آیت (يَأْفِكُوْنَ) تک نصف اول میں ہے اور کلمہ (فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ) نصف ثانی میں ہے۔

(۹) اور سورتوں کے اعتبار سے سورۃ الحدید تک نصف اول ہے اور سورۂ مجادلہ سے نصف اخیر شروع ہوتا ہے۔(۱)

(۱۰) حضرت مجاہد سے سوال کیا گیا کہ قرآن میں (اِلَّا غُرُوْرًا) کتنی بار ہے؟ تو فرمایا چار مرتبہ سورۂ نساء، سورۂ اسراء، سورۂ احزاب اور سورۂ فاطر میں۔

(۱۱) امام کسائی سے سوال ہوا کہ قرآن میں کتنی آیات ایسی ہیں جن کے شروع میں شین آتا ہے؟ تو فرمایا چار آیات (۱) شَهْرُ رَمَضَان (۲) شَهِدَاللّٰهُ (۳) شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ (۴) شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ۔

(۱۲) اور ان سے سوال ہوا کتنی آیات کے آخر میں شین ہے تو جواب دیا دو میں (۱) (كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ) (۲) (لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ)۔

(۱۳) ان سے سوال کیا گیا کہ (حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ) کتنی بار آیا ہے؟ تو فرمایا پانچ بار تین بار سورۂ انعام میں اور ایک بار سورۂ حجر میں اور ایک بار سورۂ نحل میں۔

(۱۴) قرآن کریم میں مسلسل آٹھ حروف متحرک دو مقام پر ہیں (۱) سورۂ یوسف کی آیت (اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا) اس میں رأیت کی یا اور کوکب کی واو کے درمیان آٹھ حروف مسلسل متحرک ہیں۔

(۱۵) اور دوسری آیت سورۂ یوسف میں (حَتّٰى يَاْذَنَ لِىَ اَبِىْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ) پہلے لِی کی یاء کی زبر کی قراءت کے ساتھ اس میں بھی آٹھ حروف متحرک بنتے ہیں۔

(۱۶) سورۂ قصص کی آیت ۳۵ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ میں گیارہ حروف مسلسل متحرک ہیں۔

(۱۷) تین آیات ایسی ہیں جن میں الف سے لے کر یاء تک تمام حروف موجود ہیں۔

(۱) آیت دین (يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ) سورہ بقرہ

(۱) (البرہان ج ۱ ص ۲۵۳)۔

آیت نمبر ۲۸۲۔

(۲) آیت نعاس (ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا) آل عمران ۱۵۴۔

(۳) آیت (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ) فتح ۲۹۔

(۱۸) ایک سورت ایسی ہے جس کی بائیس آیات ہیں اور ہر آیت میں خدا تعالیٰ کا اسم ذات ''اللہ'' موجود ہے اور چالیس دفعہ آیا ہے۔ اس سورت کا نام مجادلہ ہے۔

(۱۹) سورہ حج کی آیت نمبر ۵۸ سے ۶۵ تک مسلسل سات آیات میں اسم ذات ''اللہ'' کے ساتھ دو دو صفاتی نام مذکور ہیں۔

(۲۰) پورے قرآن میں تین جگہ (قُلْ يٰاَيُّهَا) آیا ہے (۱) قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ) سورہ یونس آیت ۱۰۴ (۲) (قُلْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ) سورہ جمعہ آیت ۶۔ (۳) (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) سورہ کافرون آیت ۱۔

(۲۱) ایک آیت ایسی ہے جس میں ۳۳ مرتبہ میم آتا ہے اور وہ ہے سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۸۲) (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ)۔

(۲۳) ایک سورت ایسی ہے جس کی ایک سو سے بھی زائد آیات ہیں لیکن اس میں جنت اور جہنم کا ذکر نہیں ہے اور وہ سورہ یوسف ہے۔

(۲۴) ایک آیت ایسی ہے جس میں جنت کا لفظ ایک ساتھ دو مرتبہ آیا ہے اور وہ ہے سورہ حشر کی آیت نمبر ۲۰ (لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ)۔

(۲۵) تین لگاتار ایسی آیات ہیں جن میں تین گمراہ فرقوں کی تردید کی گئی ہے پہلی میں مشبہہ دوسری میں مجبرہ اور تیسری میں مرجیہ کی وہ آیات یہ ہیں

(اِذْنسوِّیکُم برب العالمین) سورۂ شعراء آیت نمبر ۹۸ مشبہہ کے رد میں ہے (۲)(وَمَا اضلّنا الاالمُجرِمُون) آیت نمبر ۹۹ مجبرہ کے رد میں ہے (۳)(فَمَالَنا مِن شافِعِین) آیت نمبر ۱۰۰ امرجیہ کے رد میں ہے۔

(۲۶) ایک ''ح'' کے بعد دوسری حاء بلا فاصلہ قرآن میں صرف دو مقام میں آئی ہے (۱)(عُقدَۃَ النِکَاحِ حَتّٰی) سورۂ بقرہ آیت ۲۳۵ (۲)(لَا اَبرَحُ حَتّٰی) سورۂ کہف آیت نمبر ۶۰۔ (۲)

(۲۷) علامہ سعیدی کہتے ہیں سورۂ حج قرآن کے عجائبات میں سے ہے اس میں مکی آیات بھی ہیں اور مدنی بھی، حضری بھی ہیں سفری بھی، لیلی بھی ہیں نہاری بھی، حربی بھی ہیں سلمی بھی، ناسخ بھی ہیں منسوخ بھی۔۔ پس مکی تیسویں آیت سے آخر تک ہیں۔ اور مدنی پندرہویں آیت سے تیس تک ہیں اور لیلی پہلی پانچ آیات ہیں۔ اور نہاری نویں آیت سے بارہویں آیت تک ہیں اور حضری بیسویں آیت تک ہیں اھ امام سیوطی فرماتے ہیں اور سفری پہلی آیت ہے اور ناسخ (اُذِنَ لِلَّذِینَ یُقَاتَلُونَ بِاَنَّھُم ظُلِمُوا) آیت ۳۹ ہے اور منسوخ (اَللہُ یَحکُمُ بَینَکُم آیت ۶۹ (۳)

(۲۸) علامہ کرمانی فرماتے ہیں قرآن پاک میں باعتبار حکم، معنی اور اعراب کے مشکل ترین سورۂ مائدہ کی آیت یٰاَیُّھَاالَّذِینَ آمَنُوا شَھَادَۃُ بَینِکُم (۱۰۶) ہے۔ (۴)

(۲۹) بعض نے فرمایا سورۂ اعراف کی آیت ۳۱ (یَا بَنِی آدَمَ خُذُوا زِینَتَکُم عِندَ کُلِّ مَسجِدٍ) تمام احکام شریعت کی جامع ہے امر کی بھی، نہی کی بھی، اباحت کی بھی اور خبر کی بھی۔ (۵)

---

(۲)(البرھان ج ۱ ص ۲۵۵).
(۳)(معترک الاقران ج ۱ ص ۳۶۴)
(۴) (معترک ج ۱ ص ۳۶۵)
(۵)(معترک الاقران ۱ ص ۳۶۵).

(۳۰) علامہ کرمانی نے عجائب میں لکھا ہے (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ) سورۂ یوسف آیت ۳ سے مراد قصہ یوسف ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے احسن القصص (بہترین قصہ) فرمایا ہے کیونکہ یہ حاسد، محسود، مالک مملوک، شاہد مشہود، عاشق معشوق، قید رہائی، جیل آزادی، خصب جدب وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہے جس کے بیان کی مخلوق میں طاقت نہیں۔ (۶)

(۳۱) دو کاف قرآن میں اکٹھے صرف دو جگہ آئے ہیں (۱) مَاسَلَكَكُمْ (۲) مَنَاسِكَكُمْ۔

(۳۲) دو غین صرف ایک مقام پر اکٹھے آئے ہیں (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا) آل عمران ۸۵۔

(۳۳) ایک آیت میں ۲۳ کاف آئے ہیں اور وہ ہے آیت دین سورۂ بقرہ آیت ۲۸۲۔

(۳۴) آیت مواریث میں تیرہ وقف آئے ہیں۔

(۳۵) سورۂ والعصر کی تین آیات میں دس ''واؤ'' آئے ہیں۔

(۳۶) صرف اکیاون آیات کی سورہ رحمٰن میں باون وقف آئے ہیں یہ سب باتیں ابن خالویہ نے ذکر کی ہیں۔ (۷)

(۳۷) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ قرآن میں (چار مقامات پر) پے در پے چار شدات آئی ہیں (۱) ربک نسیا - رب السماوات -- سورۂ مریم ۶۴، ۶۵ - (۲) فی بحر لجی یغشاہ موج - سورۂ نور ۴۰ (۳) قولا من رب رحیم - سورۂ یاسین ۵۸ (۴) ولقد زینا السماء الدنیا - سورۂ ملک ۵۔ (۸)

---

(۶) (معترک ج ۱ ص ۳۶۵)۔

(۷) (معترک الاقران ج ۱ ص ۳۶۶)۔

(۸) (معترک الاقران ج ۱ ص ۶۴۳) لیکن آخری آیت میں چار شدات کی بجائے تین

علامہ قرطبی فرماتے ہیں قرآن کریم میں سورۂ نور کی آیت ۳۱ سے زیادہ ضمیروں والی کوئی آیت نہیں ہے اس میں پچیس ضمیریں ہیں۔ (۹)

(۳۸) قرآنی آیات کی سردار آیت الکرسی ہے۔ (۱۰)

(۳۹) بڑی آیت مرتبہ کے اعتبار سے بسم اللہ ہے (۱۱)

(۴۰) سورہ یٰس قرآن کا دل ہے۔ (۱۲)

(۴۱) سورہ اخلاص (ثواب کے اعتبار سے) تہائی قرآن کے برابر ہے (۱۳) اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ چونکہ قرآن کریم بظاہر تین اقسام توحید، وعظ اور احکام پر مشتمل ہے اور سورۂ اخلاص میں ساری توحید ہی توحید ہے اس لئے یہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہوئی۔ (۱۴)

(۴۲) سورۂ فاتحہ بھی ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے

(۴۳) سورۂ کافرون (ثواب میں) چوتھائی کے برابر ہے

(۴۴) سورۂ زلزلہ نصف قرآن کے برابر ہے

(۴۵) آخری دونوں قل (معوذتین) تہائی قرآن کے برابر ہیں

(۴۶) سورہ تکاثر ہزار آیات کے برابر ثواب رکھتی ہے

(۴۷) سورہ نصر چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے۔ (۱۵)

(۴۸) عجیب لطیفہ

قرآن کریم میں بعض الفاظ اپنے بالمقابل الفاظ کی تعداد کے برابر مذکور

(۹) (قرطبی ص ۲۳۸ ج ۱۲)۔
(۱۰) (مختصر صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۸ - ترمذی ج ۴ ص ۲۳۲)۔
(۱۱) (صحیح ابن خزیمہ - بیہقی)۔
(۱۲) (ترمذی ج ۴ ص ۲۳۷ - مصری)
(۱۳) (ترمذی ج ۱ ص ۲۴)
(۱۴) (مسند عبد بن حمید)
(۱۵) (مستدرک حاکم)

ہیں مثلاً لفظ حیات اپنے مشتقات سمیت ۱۴۵ مرتبہ آیا ہے تو لفظ موت بھی اپنے مشتقات سمیت ۱۴۵ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح کلمہ دنیا ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے تو کلمہ آخرت بھی ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے۔ ملائکہ کا لفظ ۸۸ مرتبہ آیا ہے تو شیاطین کا لفظ بھی ۸۸ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح مصیبتوں کا ذکر ۷۵ مرتبہ آیا ہے تو شکر کا بھی ۷۵ مرتبہ آیا ہے۔ اگر زکوٰۃ کا لفظ ۳۲ مرتبہ آیا ہے تو برکات کا بھی ۳۲ مرتبہ آیا ہے۔ عقل اور اس کے مشتقات کا ذکر ۴۹ مرتبہ آیا ہے تو نور اور اس کے مشتقات کا بھی ۴۹ مرتبہ آیا ہے (۱۶)

محمد کا لفظ بھی چار دفعہ آیا ہے تو حور کا لفظ بھی چار دفعہ آیا ہے۔ حضرت اسماعیل کا ذکر ۱۲ دفعہ آیا ہے تو انجیل کا لفظ بھی ۱۲ دفعہ ہی آیا ہے۔

(۴۹) حروف تہجی کا صرف ایک ایک حرف کن کن سورتوں میں آیا ہے؟

قرآن کی ہر سورت میں الف کئی دفعہ آتا ہے۔

ایک ''ب'' سورۃ تکاثر میں آئی ہے۔

ایک ''ت'' تین سورتوں سورۃ کوثر، سورۃ فلق اور سورۃ الناس میں آئی ہے--- ایک ''ث'' سورۃ کوثر اور فلق میں آئی ہے--- ایک جیم دس سورتوں میں آئی ہے (۱) تین (۲) قدر (۳) زلزال (۴) عادیات (۵) قارعہ (۶) تکاثر (۷) ہمزہ (۸) قریش (۹) تبت (۱۰) ناس---

ایک ''خ'' ۱۳ سورتوں میں آئی ہے (۱) ناس (۲) فلق (۳) نصر (۴) قریش (۵) ہمزہ (۶) عصر (۷) قارعہ (۸) قدر (۹) تین (۱۰) بلد (۱۱) بروج (۱۲) انشقت (۱۳) تکویر---

(۱۶) (من اسرار القرآن- (دکتور مصطفی محمود).

ایک ''د'' چار سورتوں میں آئی ہے (۱) الم نشرح (۲) فیل (۳) قریش (۴) ناس---

ایک ''ذ'' آٹھ سورتوں میں آئی ہے (۱) فاتحہ (۲) تبت (۳) نصر (۴) قریش (۵) عصر (۶) تکاثر (۷) قدر (۸) ضحیٰ---

ایک ''ر'' صرف سورۂ کافرون میں آئی ہے---

ایک ''ز'' نو سورتوں میں آئی ہے (۱) طارق (۲) اعلی (۳) غاشیہ (۴) فجر (۵) شمس (۶) الم نشرح (۷) تین (۸) علق (۹) تکاثر---

ایک ''س'' چار سورتوں میں آئی ہے (۱) ہمزہ (۲) قارعہ (۳) بینہ (۴) قدر---

ایک ''ش'' قیامہ، الم نشرح، قدر، کوثر اور ناس میں آئی ہے---

ایک ''ص'' ان دس سورتوں میں ہے مطففین، تین، زلزال، قریش، کوثر، ہمزہ، نصر، تبت، اخلاص اور ناس---

ایک ''ض'' بھی دس سورتوں میں ہے (۱) مرسلات (۲) قیامہ (۳) انشقت (۴) بروج (۵) طارق (۶) لیل (۷) عادیات (۸) قارعہ (۹) فیل (۱۰) ماعون---

ایک ''ط'' تیرہ سورتوں میں آئی ہے (۱) انفطار (۲) بلد (۳) لیل (۴) ضحیٰ (۵) تین (۶) قدر (۷) بینہ (۸) عادیات (۹) فیل (۱۰) قریش (۱۱) ماعون (۱۲) کوثر (۱۳) تبت---

ایک ''لفظ'' دس سورتوں میں آئی ہے ملک، مزمل، نبأ، نازعات، عبس، انفطار، بروج، غاشیہ، لیل، الم نشرح---

ایک ''ع'' سورۃ قدر، تبت اور ناس میں آئی ہے---

ایک ''غ'' سولہ سورتوں میں آئی ہے، مرسلات، قیامہ، دہر، تکویر،

مطففین، انشقت، بروج، اعلی، فجر، بلد، ضحیٰ، تین، عادیات، نصر، تبت، فلق ---

ایک ''ف'' ان سات سورتوں میں آئی ہے زلزال، عصر، کوثر، کافرون، تبت، اخلاص، ناس ---

ایک ''ق'' ان آٹھ سورتوں میں آیا ہے فاتحہ، الم نشرح، عصر، ہمزہ، قریش، کافرون، اخلاص، ناس ---

ایک ''ک'' زلزال، تبت، اور ناس میں آیا ہے ---

ایک ''ل'' کسی سورت میں نہیں ---

ایک ''م'' صرف سورۂ نصر میں ہے --- ایک ''ن'' سورہ فیل اور اخلاص میں ہے ---

ایک ''وٗ'' والی کوئی سورت نہیں ہے ---

ایک ''ھ'' سورۂ الم نشرح، کوثر، کافرون اور ناس میں ہے ---

ایک ''لا'' فاتحہ، کوثر اور قریش میں ہے ---

ایک ''ہمزہ ساکن'' ان نو سورتوں میں آیا ہے عادیات، ہمزہ، قدر، فیل، تکاثر، قریش، ماعون، کوثر، نصر ---

ایک ''ی'' سورہ فلق اور کوثر میں ہے ایک ''زیر'' سورۂ اخلاص میں ہے ---

ایک ''پیش'' سورۂ کوثر میں ہے۔

اکیس زبر اور ایک زیر والی سورت اخلاص ہے۔

اکٹھے دو ہمزے پیش والے سورۂ احقاف کے آخری رکوع اور آیت اولیاء اولئک میں آئے ہیں۔

اکٹھی بائیس زبریں سورۃ الضحیٰ فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی

وجدک عائلا میں آئی ہیں---اسی طرح آٹھ جزمیں ایک ایک حرکت کے فاصلے پر سورۂ حج آیت ۱۵ میں آئی ہیں۔(۱۷)

(۵۰) کن انبیاء کرامؑ کا ذکر آیا

مکمل قرآن میں درج ذیل ۲۴ انبیاء اور مرسلین کے اسماء گرامی مذکور ہیں۔
حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرتِ یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت داود، حضرت سلیمان، حضرت لوط، حضرت ذوالکفل، حضرت شعیب، حضرت یونس، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت ایوب، حضرت ہارون، حضرت الیسع، حضرت یحییٰ، حضرت زکریا، حضرت عیسی مسیح، حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوۃ والسلام۔

(۵۱) قرآن کے نام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کے ۵۵ نام ذکر فرمائے ہیں۔کتاب مبین، قرآن، کریم، کلام اللہ، نور، مبین، ھدی، ورحمتہ، فرقان، شفاء، موعظۃ، ذکر، مبارک، علیا، حکمت، کتابا حکیما، مھیمن، مصدق، حبل اللہ، صراط مستقیم، قول فصل، نبأ عظیم، احسن الحدیث، مثانی، متشابہا، تنزیل، روح، وحی، قرآن عربی، بصائر، بیان، علم، حق، عجیب، تذکرہ، عروہ وثقی، صدق، عدل، امر اللہ، منادیا، بشری، مجید، زبور، بشیر، نذیر، عزیز، بلاغا، قصصا، صحف، مکرمہ، مرفوعۃ، مطہرہ۔(۱۸)

(۱۷) (مفتاح القرآن)
(۱۸)(البرھان ج ۱ ص ۲۷۳–معترک الاقران ج ۲ ص ۳۲۶– التبیان ص ۱۲۰)

(۵۲) لطائف حروف مقطعات

کل ۲۸ الف بائی حروف میں سے ان کے نصف ۱۴ حروف قرآن کی ۲۹ سورتوں کے شروع میں آئے ہیں ان میں حروف مقطعات کو اڑسٹھ مرتبہ ذکر کیا گیا اور سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ عرب نے الف بائی حروف کے جو طرق اداء مقرر کئے ہیں اس میں جس طریقہ سے جتنے حروف ادا ہوتے ہیں ان حروف مقطعات میں ان کے آدھے ذکر کئے گئے ہیں مثلا اونچی آواز سے کل اٹھارہ حروف ادا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے آدھے ذکر کئے ہیں اسی طرح حروف مہموسہ، شدیدہ، رخوہ مطبقہ، منفتحہ، قلقلہ، مستعلیہ، منخفضہ وغیرہ میں سے بھی نصف حروف استعمال فرمائے ہیں جو کسی انسانی قدرت کی مجال میں نہیں ہے اس کی تفصیل تفسیر بیضاوی میں ملاحظہ ہو۔

(۵۳) علوم القرآن

قاضی ابن عربی قانون التاویل میں فرماتے ہیں کہ جتنے قرآن کریم کے کلمات ہیں اتنے ہی قرآن میں علوم ہیں (۱۹) کلمات قرآنیہ کی تعداد علامہ زرکشی کے قول کے مطابق ۷۷۴۵۰ علوم ہیں (۲۰) پس معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں ۷۷۴۵۰ علوم ہیں۔ بلکہ قرآن کریم نے اس سے بھی زیادہ علوم کی طرف آیت (تبیانا لکل شیء) میں اشارہ کیا ہے لیکن لوگوں کی عقل وہاں تک رسائی نہیں رکھتی عِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ. القرآن۔ امام ابن عربی کا قول ان کی اپنی معلومات تک محدود ہے۔

(۱۹)(البرھان ج ۱ ص ۱۴)
(۲۰)(البرھان فی علوم القرآن)

(۵۴) علوم قرآن کی بنیاد

تین قسموں پر ہے (۱) توحید (۲) تذکیر (۳) احکام۔ اسی وجہ سے سورۃ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کیونکہ اس میں یہ تینوں موجود ہیں۔

(۵۵) سورۂ فاتحہ کے مسائل

امام رازی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سورۂ فاتحہ میں دس ہزار مسائل ہیں بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ سات آیات کی اتنی چھوٹی سی سورت میں اتنے کثیر مسائل نہیں ہو سکتے تو امام رازی نے ان کے جواب میں سورۃ فاتحہ کے مسائل پر ایک جلد پر تفسیر لکھی جو ان کی تفسیر کبیر میں پہلی جلد پر مشتمل ہے۔ (۲۱)

معلومات قرآن

۱۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کا جزو ہے اور خصوصاً سورۂ فاتحہ کا، امام اعظمؒ کا قول ہے کہ نہ کسی سورت کا جزو ہے نہ الحمد کا۔ البتہ سورۂ نمل کا جزء ہے۔

۲۔ تعوذ دعا ہے، قرآن نہیں ہے۔

۳۔ اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم. کثرت سے صحیح روایت میں یہی الفاظ آئے ہیں۔ (۲۲)

۴۔ اسم اللہ قرآن میں (۲۶۹۷) مرتبہ آیا ہے۔

(۲۱) (شروع تفسیر کبیر).
(۲۲) بخاری، مسلم، ترمذی

۵۔بعض نے لکھا ہے کہ جن سورتوں کی ابتداءحروف مقطعات سے ہے بجز بقرہ اورآل عمران کے وہ سب مکی ہیں اور جن میں یاایُّھا الَّذِیْنَ آمنُوا سے خطاب ہے۔وہ مدنی ہیں،ایسی ہی روایت حضرت میمون بن مہران سے ہے۔

٦۔مکی سورتوں میں اعتقادیات زیادہ ہیں ۔مثلاً توحید ذات وصفات و اثبات ،رسالت، بت پرستی اوہام پرستی ،مدنی سورتوں میں احکام زیادہ ہیں۔

۷۔سورتوں کی ابتداء تین قسم سے ہے۔

(الف) خدا کی ثناء وصفت کے ساتھ، اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول صفات جمالیہ کا ثبوت ، دوم صفات ذمیمہ سے تنزیہہ و تقدیس، پانچ سورتوں کو تحمید و تقدیس سے شروع کیا ہے۔ فاتحہ، انعام، کہف، سبا، فاطر، اور دو کو لفظ تبارک سے (فرقان وملک) ان میں اثبات صفات ہے۔

سات سورتوں کو لفظ سبحان سے شروع کیا ہے (بنی اسرائیل حدید، حشر، سبح ، جمعہ، اعلیٰ)۔

(ب) اُنتیس سورتوں کو حروف تہجی سے شروع کیا ہے۔

(ج)۔دس سورتوں کو بلفظ ندا شروع کیا ہے، پانچ کو ندائے رسول سے (احزاب، طلاق، تحریم، مزمل ،مدثر) پانچ کو ندائے امت سے (نساء۔ مائدہ۔حج۔حجرات۔ممتحنہ)تیئیس سورتوں کو جملہ خبریہ سے شروع کیا ہے۔ پندرہ سورتوں کو قسم سے شروع کیا ہے)۔

سات سورتوں کو شرط سے شروع کیا ہے (واقعہ،منافقون،تکویر،انفطار، انشقاق، زلزال،نصر۔

چھ سورتوں کو بصیغہ استفہام شروع کیا ہے (ہل اتی' نباء،ہل اتاک ،الم نشرح ،الم تر ،ارایت الذی)۔

تین سورتوں کو بدعا سے شروع کیا ہے (تطفیف ،ہمزہ ،لہب)

ایک سورت کو تعلیل سے شروع کیا ہے۔(قریش)

۸۔ چونکہ نوع انسانی کو مادیات سے زیادہ تعلق ہے اس لیے وہ آیتیں جو مادی علوم سے تعلق رکھتی ہیں تعداد میں زیادہ ہیں۔ایسی آیتیں جن میں علوم کا ذکر ہے یا ان کی طرف اشارہ ہے(۷۵۰) سے زیادہ ہیں۔

۹۔ بعض سورتوں کے کئی کئی نام ہیں۔ان سب ناموں کی کوئی وجہ تسمیہ یا خود متن سورۃ میں موجود ہے یا یہ کہ سورۃ کے صفات یا اس کے منافع بنیاد تسمیہ ہیں۔جیسے سورۂ اخلاص کو سورۃ الاساس کہتے ہیں اس لیے کہ یہ سورت اعتقاد کو مضبوط کرنے والی ہے۔

۱۰۔ تمام سورتوں میں سب سے زیادہ نام سورۂ فاتحہ کے ہیں۔

۱۱۔ تمام سورتوں میں سب سے زیادہ بڑی سورۂ بقرہ اور سب سے چھوٹی سورۂ کوثر ہے۔

۱۲۔ قرآن کی ترتیب بزمانۂ خلافت اوّل ۱۲ھ میں اور بزمانۂ خلافت سوم ۲۵ھ میں ہوئی (۲۳)

۱۳۔ انبیائے ذیل کا تذکرہ قرآن میں آیا ہے۔

صالحین ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے،عزیر، ذوالقرنین،لقمان

نسأ صالحات جن کا تذکرہ قرآن میں ہے۔مریم بنت عمران

ملائکہ ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے

جبرائیل،میکائیل،ہاروت،ماروت،رعد،ملک الموت

کفار ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے

ابلیس،فرعون،قارون،ہامان،آذر،سامری،ابولہب۔

اشخاص ذیل کا تذکرہ بضمن واقعات آیا ہے۔عمران،تبع،طالوت،جالوت۔

(۲۳)(حافظ ابن حجر عسقلانی.)

صحابی جس کا نام قرآن میں آیا ہے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
حسب ذیل اشخاص کی شخصیت کی طرف قرآن میں اشارہ ہے۔
ابنائے آدم، امراۃ نوح، ابن نوح، امرأۃ فرعون، امرأۃ عزیز، ابن لقمان، امرأۃ عمران، اُم موسیٰ، امراۃ ابراہیم، امرأۃ ابی لہب، خولہ زوجہ اوس بن صامت اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا (خدا نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی)۔ (۲۴)

بعض اصطلاحات کے معانی

۱-تعوذ واستعاذہ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

۲-تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

۳-صحابی: وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام رسول کریم ﷺ کو دیکھا اور اسلام پر ہی ان کی وفات ہوئی۔

۴-تابعی: وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام کسی صحابی کو دیکھا اور اسلام ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔

۵-تبع تابعین: وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام کسی تابعی کو دیکھا اور اسلام ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔

۶-حدیث: قول وفعل وتقریر رسول کریم ﷺ۔

حدیث کو خبر بھی کہتے ہیں اور وحی غیر متلو اور وحیِ خفی بھی کہتے ہیں۔ ان کا مطلب حضور ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوتا تھا جس کو حضور ﷺ اپنی عبارت میں بیان فرماتے تھے۔

(۲۴)(تاریخ القرآن صارم)

۷-تخریج: کسی حدیث کی تلاش کر کے صحیح سند نکالنا۔اور کسی حدیث کو مع سند ذکر کرنا۔

۸-وحی متلو یا وحی جلی: جس کے الفاظ وعبارت منجاب اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے تھے یہ قرآن ہے۔

۹-تفسیر: قرآن کی شرح ہے۔

۱۰-مسند: راویوں کا سلسلہ صاحب واقعہ تک۔

۱۱-راوی: روایت بیان کرنے والا۔

۱۲-اصول الروایہ: وہ قواعد جن سے سند حدیث کی جانچ ہوتی ہے۔

۱۳-اصول روایت: وہ قواعد جن سے نفس حدیث کی جانچ ہوتی ہے۔

۱۴-تعدیل: راوی کے اوصاف بیان کرنا۔

۱۵-جرح: راوی کے نقائص بیان کرنا۔

۱۶-حافظ: جس کو تمام قرآن زبانی یاد ہو۔

۱۷-قاری: جس نے قواعد تجوید کے موافق قرآن پڑھا ہو۔

۱۸-تعامل: عملدرآمد۔

۱۹-توارث: قدامت عمل۔

۲۰-مقری: پانچویں صدی ہجری تک علوم قرآن میں فن قراءت، تفسیر اور علم ناسخ ومنسوخ شامل تھے۔ان علوم کے ارباب کمال کو مقری کہتے ہیں۔مقری کا علوم دینیہ میں صاحب دستگاہ ہونا شرط تھا۔

۲۱-حدیث متواتر: جس کو اس قدر راویوں نے روایت کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

۲۲-حدیث صحیح: جس کی سند صحیح اور مسلسل ہو اور اس میں کسی قسم کی علت نہ ہو۔

۲۳-اخبار آحاد: جو حدیث متواتر نہ ہوں۔
۲۴-حدیث حسن: جس کے راوی حدیث صحیح کے راویوں سے صفت ضبط میں کم ہوں۔
۲۵-مدرج: جس حدیث کی سند یا متن میں صحابی یا تابعی کا قول بھی شامل ہو گیا ہو۔
۲۶-مضطرب: راوی سے اس طرح تبدیلی ہوئی ہو کہ ایک روایت کو دوسری روایت پر ترجیح دینا ممکن نہ ہو، یا راوی کو سلسلہ رواۃ یا عبارت میں حدیث مسلسل یاد نہ رہی ہو۔
۲۷-موضوع: گھڑی ہوئی حدیث۔
۲۸-ضعیف: وہ حدیث جس کے راویوں میں کوئی راوی کم فہم یا کمزور حافظہ والا ہو۔
۲۹-مرفوع: وہ حدیث جس کی سند رسول کریم ﷺ تک پہنچتی ہو اور سب راوی ثقہ ہوں۔
۳۰-اثر: وہ حدیث جس میں راوی صحابی کے قول و فعل یا تقریر یا تحریر کو بیان کرے۔
۳۱-مرسل: وہ جس سے تابعی کے اوپر کا راوی ساقط ہو۔
۳۲-طرق: سلسلہ روایت۔(۲۵)

رموز واوقاف

نزول وحی کے وقت جبرائیل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کو موقع آیت پر وقوف کی ہدایت کرتے تھے، حضور ﷺ اصحابؓ کو اوقاف کی تعلیم

(۲۵)(تاریخ القرآن صارم)

فرماتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ان مقامات کو معلوم کرتے تھے۔ جہاں قراءت میں ٹھہرنا ہے۔

کہاں ٹھہرنا چاہیئے اور کہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے، یہ سب حضور ﷺ کے ارشاد سے ہے لیکن زبانی تعلیم تھی تحریر میں کوئی نشان نہ تھا، صحابہ کے عہد میں آیت کی علامت تین نقطے قرار پائے یہ آیت کے شروع پر لگائے جاتے تھے۔ حضرت عثمان کے عہد میں دس آیتوں کے بعد (o) کا نشان لگایا گیا۔ اور آیتوں کے آخر پر نقطے دئے گئے۔ ابوالاسود نے آیت کا نشان (o) گول دائرہ مقرر کیا۔

o جملہ تمام ہونے کی علامت ہے۔ ذرا ٹھہرنا چاہیئے اس کو آیت کہتے ہیں۔ اگر (o) کے اوپر لا لکھا ہو تو یہ مطلب ہے کہ یہاں ٹھہرنے کا اختیار ہے۔

م - لفظ لازم کا مختصر ہے، یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔

ط - مطلق کا مخفف ہے مطلب یہ ہے کہ بات پوری ہوگئی۔

ج - جائز کا مخفف ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ٹھہرنا بہتر ہے، نہ ٹھہرنے میں کچھ ہرج نہیں۔

ز - لفظ تجاوز کا مخفف ہے، مطلب یہ ہے کہ یہاں سے گزرنا چاہیئے وقف نہ کرنا چاہیئے۔

ص - وقف مرخص کی علامت ہے، یعنی ملا کر پڑھنا چاہیئے اگر ٹھہر گیا تو کچھ ہرج نہیں۔

ق - علامت قیل علیہ الوقف کی ہے یعنی قول مرجوح یہ ہے کہ یہاں ٹھہرنا چاہیئے مگر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

صلی - قد یوصل کا مخفف ہے یعنی یہاں ترک وصل اولیٰ ہے۔

قف - یہ صیغہ امر ہے یعنی ٹھہر جا۔

ک - علامت کذلک کی ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں بھی ہے۔

(۲۶) اتقان
(۲۷) اتقان نوع ۷۶۔

س۔علامت سکتہ کی ہے یعنی یہاں پر اس قدر کم ٹھہرے کہ سانس نہ ٹوٹے۔
وقفہ۔علامت سکتہ طویلہ کی ہے یعنی جتنی دیر میں، سانس لیتے ہیں، اس سے کم ٹھہرے وقفہ اور سکتہ میں فرق یہ ہے کہ سکتہ اقرب بوصل ہے اور وقفہ اقرب بوقف ہے۔
لا۔بغیر ○ گول آیت کے علامت ہے کہ یہاں ٹھہرنا ناجائز ہے۔
ع۔اسی طرح مسلسل (ع) علامت رکوع کی ہے، عین کے اوپر کا ہندسہ سورت کے رکوع کا نمبر عین کے نیچے کا ہندسہ سیپارہ کے رکوع کا نمبر اور عین کے درمیان کا ہندسہ تعداد آیات رکوع کے لئے ہے بعض جگہ حاشیہ پر (ہے) لکھا ہوتا ہے۔ یہ علامت معانقہ کی ہے۔رموز واوقاف تو قدیم سے ہیں لیکن ان کی تعلیم زبانی تھی۔جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے، گول دائرہ ○ آیت کا نشان حضرت ابوالاسود کی ایجاد ہے۔باقی اکثر علامات علامہ سجاوندی کی ایجاد ہیں۔(۲۸)

بعض سورتوں کے مختلف نام

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ:
کبھی ایک سورت کا ایک ہی نام ہوتا ہے اور یہ اکثر قرآن کریم میں واقع ہوا ہے اور کبھی ایک سورت کے دو نام یا دو سے زائد ہوتے ہیں۔سب سے زیادہ ناموں والی سورتوں میں سے ایک سورۃ فاتحہ ہے اس کے پچیس کے قریب نام ہیں۔ان ناموں کی کثرت کی وجہ سے سورۃ فاتحہ کے شرف کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔چنانچہ اس سورت کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۸)(تاریخ القرآن صارم)

سورۃ فاتحہ

(۱) ام القرآن (۲) فاتحۃ الکتاب (۳) السبع المثانی (۴) فاتحۃ القرآن (۵) ام الکتاب (۶) الحمد (۷) القرآن العظیم (۸) الوافیہ (۹) الکنز (۱۰) الکافیہ (۱۱) الاساس (۱۲) الفوز (۱۳) سورۃ الحمد (۱۴) سورۃ الشکر (۱۵) سورۃ الحمد الاولی (۱۶) سورۃ الحمد القصری (۱۷) الراقیہ (۱۸) الشفاء (۱۹) الشافیۃ (۲۰) سورۃ الصلاۃ (۲۱) سورۃ الدعاء (۲۲) سورۃ السوال (۲۳) سورۃ تعلیم المسئلۃ (۲۴) سورۃ المناجات (۲۵) سورۃ التفویض۔

سورۃ بقرہ کے مختلف نام

(۱) سورۃ بقرہ (۲) سنام القرآن (۳) فسطاط القرآن۔

سورۃ آل عمران کے نام

(۲) سورۃ آل عمران (۲) سورۃ طیبہ (۳) سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران دونوں کا ایک نام زہراوین بھی ہے۔ اتقان (ج ا ص ا۷)

سورۃ مائدۃ

(۱) سورۃ المائدۃ (۲) سورۃ العقود (۳) سورۃ المنقذۃ۔

سورۃ الانفال

(۱) سورۃ الانفال (۲) سورۃ بدر

سورۃ براءۃ

(۱) سورۃ براءۃ (۲) سورۃ الفاضحۃ (۳) سورۃ العذاب (۴) سورۃ

توبہ (۵) سورۃ المقشقشہ (۶) سورۃ المنقرہ (۷) سورۃ الحافرۃ (۸) سورۃ المثیرۃ (۹) سورۃ المبعثرۃ (۱۰) سورۃ المخزیۃ (۱۱) سورۃ المنکلہ (۱۲) سورۃ المشردۃ (۱۳) سورۃ المدمدمۃ۔ اتقان (ج ا ص ۷۲)

سورۃ النحل

(۱) سورۃ النحل (۲) سورۃ النعم

سورۃ الاسراء

(۱) سورۃ اسراء (۲) سورۃ سبحان (۳) سورۃ بنی اسرائیل

سورۃ الکہف

(۱) سورۃ کہف (۲) سورۃ اصحاب کہف (۳) سورۃ الحائلۃ

سورۃ طٰہٰ

(۱) سورۃ طٰہٰ (۲) سورۃ الکلیم

سورۃ الشعراء

(۱) سورۃ النمل (۲) سورۃ سلیمان

سورۃ السجدۃ

(۱) سورۃ السجدۃ (۲) سورۃ المضاجع

سورۃ فاطر

(۱) سورۃ فاطر (۲) سورۃ الملائکۃ

سورۃ یٰس

(۲) سورۃ قلب القرآن (۳) سورۃ المعمۃ (۴) سورۃ مدافعۃ (۵)

سورۃ قاضیۃ (اخرجہ الترمذی من حدیث انس)۔

سورۃ زمر

(۱) سورۃ غافر (۲) سورۃ طول (۳) سورۃ المؤمن

سورۃ فصلت

(۱) سورۃ فصلت (۲) سورۃ سجدۃ (۳) سورۃ مصابیح (الاتقان ج ۱ ص ۲۷)

سورۃ الجاثیۃ

(۱) سورۃ الجاثیۃ (۲) الشریعۃ (۳) سورۃ الدھر

سورۃ محمد

(۱) سورۃ محمد ﷺ (۲) سورۃ قتال

سورۃ ق

(۱) سورۃ ق (۲) سورۃ الباسقات

سورۃ قمر

(۱) سورۃ قمر (۲) سورۃ اقترب (۳) سورۃ مبیضۃ

سورۃ رحمٰن

(۱) سورۃ رحمٰن (۲) سورۃ عروس القرآن۔ اخرجہ البیہقی مرفوعاً

سورۃ مجادلۃ

(۱) سورۃ مجادلۃ (۲) سورۃ ظہار

سورۃ الحشر

(۱) سورۃ الحشر (۲) سوۃ بنی نضیر (اخرجہ البخاری عن سعید بن جبیر)

سورۃ الممتحنۃ

(۱) سورۃ الممتحنۃ (۲) سورۃ امتحان (۳) سورۃ المرأۃ

سورۃ الصّف

(۱) سورۃ الصّف (۲) سورۃ الحواریین (اتقان ج ا ص ۱۷۴)

سورۃ الطلاق

(۱) سورۃ الطلاق (۲) سورۃ النساء القصری (یعنی چھوٹی سورۃ نساء) (اخرجہ البخاری)۔

سورۃ التحریم

(۱) سورۃ التحریم (۲) سورۃ المتحرم (۳) سورۃ لم تُحرِّمُ

سورۃ ملک

(۱) سورۃ ملک (۲) سورۃ تبارک (۳) سورۃ مانعۃ (۴) سورۃ المنجیۃ (۵) سورۃ المجادلۃ (٦) سورۃ واقیۃ (۷) سورۃ المانعۃ (الاتقان ج ا ص ۱۷۳) بحوالہ کتب احادیث۔

سورۃ المعارج

(۱) سورۃ المعارج (۲) سورۃ سأل سائلٌ (۳) سورۃ الواقع

سورۃ نبا

(۱) سورۃ نبأ (۲) سورۃ عم (۳) سورۃ التساؤل (۴) سورۃ المعصرات

سورۃ لم یکن

(۱) سورۃ لم یکن (۲) سورۃ اہل کتاب (۳) سورۃ بینہ (۴) سورۃ قیامۃ (۵) سورۃ البریۃ (۶) سورۃ الانفاک

سورۃ أرأیت الذی

(۱) سورۃ أرأیت (۲) سورۃ الذین (۳) سورۃ الماعون

سورۃ الکافرون

(۱) سورۃ الکافرون (۲) سورۃ المقشقشۃ (۳) سورۃ العبادۃ

سورۃ النصر

(۱) سورۃ النصر (۲) سورۃ التودیع

سورۃ تبت

(۲) سورۃ تبت (۲) سورۃ المسد

سورۃ الاخلاص

(۱) سورۃ الاخلاص (۲) سورۃ الأساس

سورۃ فلق اور سورۃ الناس

ان دونوں سورتوں کا نام معوذتین بھی ہے۔ (الاتقان اص ۷۲) بحوالہ کتب احادیث۔

(۲۹) الاتقان ۱/۷۱ ،۷۲

ترتیب نزول قرآن

امام ابن ضریسؒ اپنی کتاب فضائل القرآن میں لکھتے ہیں کہ ہمیں حضرت محمد بن عبداللہ ابن ابو جعفر رازی نے بیان فرمایا کہ ہمیں حضرت عمر بن ہارون نے خبر دی کہ ہمیں حضرت عثمان بن عطاء خراسانی نے اپنے باپ ابن عباس سے بیان کیا کہ سورۂ فاتحہ مکہ میں اتری تھی اور مکہ میں اس کو لکھ لیا گیا تھا پھر اللہ تعالی نے (سورۂ فاتحہ کے اتارنے میں) جتنا اضافہ کرنا تھا کر دیا (یعنی اس کو پھر مدینہ پاک میں بھی نازل فرمایا گویا کہ یہ سورت دو دفعہ اتری تھی)۔

سب سے پہلے قرآن پاک کی سورت (۱) اقرأ باسم ربک نازل ہوئی، (۲) پھر ن (۳) پھر یاایھا المزمل (۴) پھر یاایھا المدثر (۵) پھر تبت یدا ابی لھب (۶) پھر إذا الشمس کورت (۷) پھر سبح اسم ربک الأعلی (۸) پھر واللیل إذا یغشی (۹) پھر والفجر (۱۰) پھر والضحی (۱۱) پھر الم نشرح (۱۲) پھر والعصر (۱۳) پھر والعایات (۱۴) پھر إنا اعطیناک (۱۵) پھر الھاکم التکاثر (۱۶) پھر أرأیت الذی یکذب (۱۷) پھر قل یا أیھا الکافرون (۱۸) پھر ألم تر کیف فعل ربک (۱۹) پھر قل أعوذ برب الفلق (۲۰) پھر قل أعوذ برب الناس (۲۱) پھر قل ھو اللہ أحد (۲۲) پھر والنجم (۲۳) پھر عبس (۲۴) پھر إنا أنزلنا فی لیلۃ القدر (۲۵) پھر والشمس وضحاھا (۲۶) پھر والسماء ذات البروج (۲۷) پھر والتین (۲۸) پھر لإیلاف قریش (۲۹) پھر

القارعة (۳۰) پھر لااقسم بیوم القیامة (۳۱) پھر ویل لكل همزة (۳۲) پھر والمرسلات (۳۳) پھر ق (۳۴) پھر لاأقسم بهذا البلد (۳۵) پھر والسماء والطارق (۳۶) پھر اقتربت الساعة (۳۷) پھر ص (۳۸) پھر الأعراف (۳۹) پھر قل أوحی (۴۰) پھر یس (۴۱) پھر الفرقان (۴۲) پھر الملائكة (۴۳) پھر كهيعص (۴۴) پھر طٰه (۴۵) پھر الواقعة (۴۶) پھر طسم الشعراء (۴۷) پھر طس (۴۸) پھر بنی إسرائیل (۴۹) پھر یونس (۵۰) پھر هود (۵۱) پھر یوسف (۵۲) پھر الحجر (۵۳) پھر الأنعام (۵۴) پھر الصافات (۵۵) پھر لقمان (۵۶) پھر سبا (۵۷) پھر الزمر (۵۸) پھر حم (۵۹) پھر المؤمن (۶۰) پھر حم السجدة (۶۱) پھر حمعسق (۶۲) پھر حم الزخرف (۶۳) پھر الدخان (۶۴) پھر الجاثیة (۶۵) پھر الأحقاف (۶۶) پھر الذاریات (۶۷) پھر الغاشیة (۶۸) پھر الكهف (۶۹) پھر النحل (۷۰) پھر إنا ارسلنا نوحاً (۷۱) پھر سورة إبراهیم (۷۲) پھر الأنبیا (۷۳) پھر المؤمنین (۷۴) پھر تنزیل السجدة (۷۵) پھر الطور (۷۶) پھر تبارك الملك (۷۷) پھر الحاقة (۷۸) پھر یتسائلون (۷۹) پھر النازعات (۸۰) پھر إذا السماء انفطرت (۸۱) پھر إذا السماء نشقت (۸۲) پھر الروم (۸۳) پھر العنكبوت (۸۴) پھر ویل للمطففین فذا ما أنزل الله بمكة (۸۵) پھر أنزل بالمدینة سورة البقرة (۸۶) پھر الأنفال (۸۷) پھر آل عمران (۸۸) پھر الأحزاب (۸۹) پھر الممتحنة (۹۰) پھر النساء (۹۱) پھر إذا زلزلت (۹۲) پھر الحدید (۹۳) پھر القتال (۹۴) پھر الرعد (۹۵) پھر الرحمن (۹۶) پھر

الإنسان (۹۷) پھر الطلاق (۹۸) پھر لم یکن (۹۹) پھر الحشر (۱۰۰) پھر إذا جاء نصر اللہ (۱۰۱) پھر النور (۱۰۲) پھر الحج (۱۰۳) پھر المنافقون (۱۰۴) پھر المجادلة (۱۰۵) پھر الحجرات (۱۰۶) پھر التحریم (۱۰۷) پھر الجمعة (۱۰۸) پھر التغابن (۱۰۹) پھر الفتح (۱۱۰) پھر المائدة (۱۱۲) پھر براءة (۱۱۳) پھر...... (۱۱۴) پھر......۔(۳۰)

(۳۰)(الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۴)

ترتیب نزول قرآن
میں وتابعین کی روایات کے مطابق فہرست

نام سورت	نمبر نزول	عکرمہ	حسین ابن الحسین	جابر بن زید	نمبر ترتیب
علق	۱	۱	۱	۱	۹۶
ن	۲	۲	۲	۲	۶۸
مزمل	۳	۳	۳	۳	۷۳
مدثر	۴	۴	۴	۴	۷۴
فاتحہ	۰	۰	۰	۵	۱
لھب	۵	۵	۵	۶	۱۱۱
کورت	۶	۶	۶	۷	۸۱
اعلیٰ	۷	۷	۷	۸	۸۷
لیل	۸	۸	۸	۹	۹۲
فجر	۹	۹	۹	۱۰	۸۹
ضحیٰ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱	۹۳
الم نشرح	۱۱	۱۱	۱۱	۱۲	۹۴
عصر	۱۲	۱۲	۱۲	۱۳	۱۰۳
عادیات	۱۳	۱۳	۱۳	۱۴	۱۰۰
کوثر	۱۴	۱۴	۱۴	۱۵	۱۰۸
تکاثر	۱۵	۱۵	۱۵	۱۶	۱۰۲
ماعون	۱۶	۱۶	۱۶	۱۷	۱۰۷
کافرون	۱۷	۱۷	۱۷	۱۸	۱۰۹
فیل	۱۸	۱۸	۱۸	۱۹	۱۰۵
فلق	۱۹	۱۹	۱۹	۲۰	۱۱۳
ناس	۲۰	۲۰	۲۰	۲۱	۱۱۴
اخلاص	۲۱	۲۱	۲۱	۲۲	۱۱۲
نجم	۲۲	۲۲	۲۲	۲۳	۵۳
عبس	۲۳	۲۳	۲۳	۲۴	۸۰

نام سورت	ابن عباس	عکرمہ	حسین	جابر	نمبر ترتیب
قدر	۲۴	۱۴	۲۴	۲۵	۹۷
والشمس	۲۵	۲۵	۲۵	۲۶	۹۱
بروج	۲۶	۲۶	۲۶	۲۷	۸۵
تین	۲۷	۲۷	۲۷	۲۸	۹۵
قریش	۲۸	۲۸	۲۸	۲۹	۱۰۶
قارعة	۲۹	۲۹	۲۹	۳۰	۱۰۱
قیامة	۳۰	۳۰	۳۰	۳۱	۷۵
ویل لکل	۳۱	۳۱	۳۱	۳۲	۱۰۴
مرسلات	۳۲	۳۲	۳۲	۳۳	۷۷
ق	۳۳	۳۳	۳۳	۳۴	۵۰
	۳۴	۳۴	۳۴	۳۵	۹۰
طارق	۳۵	۳۵	۳۵	۳۶	۸۶
اقتربت الساعة	۳۶	۳۶	۳۶	۳۷	۵۴
ص	۳۷	۳۷	۳۷	۳۸	۳۸
اعراف	۳۸			۳۹	۷
جن	۳۹	۳۸	۳۸	۴۰	۷۲
یٰسٓ	۴۰	۳۹	۳۹	۴۱	۳۶
فرقان	۴۱	۴۰	۴۰	۴۲	۲۵
فاطر	۴۲	۴۱	۴۱	۴۳	۳۵
مریم	۴۳	۰	۰	۴۴	۱۹
طٰهٰ	۴۴	۴۲	۴۲	۴۵	۲۰
واقعه	۴۵	۴۳	۴۳	۴۶	۵۶
شعراء	۴۶	۴۴	۴۴	۴۷	۲۶
نمل	۴۷	۴۵	۴۵	۴۸	۲۷

نام سورت	ابن عباس	عکرمہ	حسین	جابر	نمبر ترتیب
قصص	۴۸	۴۶	۴۶	۴۹	۲۸
بنی اسرائیل	۴۹	۴۷	۴۷	۵۰	۱۷
یونس	۵۰	۴۸	۴۸	۵۱	۱۰
ہود	۵۱	۴۹	۴۹	۵۲	۱۱
یوسف	۵۲	۵۰	۵۰	۵۳	۱۳
حجر	۵۳	۵۱	۵۱	۵۴	۱۵
انعام	۵۴	۵۲	۵۲	۵۵	۶
صافات	۵۵	۵۳	۵۳	۵۶	۳۷
لقمان	۵۶	۵۴	۵۴	۵۷	۳۱
سبا	۵۷	۵۵	۵۵	۰	۳۴
زمر	۵۸	۵۶	۵۶	۷۸	۳۹
مومن	۵۹	۵۷	۵۷	۵۹	۴۰
فصلت	۶۰	۵۹	۵۹	۶۰	۴۱
شوریٰ	۶۱	۶۰	۶۰	۶۸	۴۲
زخرف	۶۲	۶۱	۶۱	۶۱	۴۳
دخان	۶۳	۵۸	۵۸	۶۲	۴۴
جاثیۃ	۶۴	۶۲	۶۲	۶۳	۴۵
احقاف	۶۵	۶۳	۶۳	۶۴	۴۶
ذاریات	۶۶	۶۴	۶۴	۶۵	۵۱
غاشیۃ	۵۷	۶۵	۶۵	۶۶	۸۸
کہف	۶۸	۶۶	۶۶	۶۷	۱۸
نحل	۶۹	۶۷	۶۷	۷۱	۱۶
نوح	۷۰	۶۸	۶۸	۷۲	۷۱
ابراہیم	۷۱	۶۹	۶۹	۰	۱۴

نام سورت	ابن عباس	عکرمہ	حسین	جابر	نمبر ترتیب
انبیاء	۷۲	۷۰	۷۰	۷۱	۲۱
مؤمنون	۷۳	۷۱	۷۱	۷۴	۲۳
تنزیل السجدة	۷۴	۷۲	۷۲	۶۹	۳۲
طور	۷۵	۷۳	۷۳	۷۳	۵۲
ملک	۷۶	۷۴	۷۴	۷۵	۶۷
حاقة	۷۷	۷۵	۷۵	۷۶	۶۹
معارج	۷۸	۷۶	۷۶	۷۷	۷۰
نبأ	۷۹	۷۷	۷۷	۷۸	۷۸
نازعات	۸۰	۷۸	۷۸	۷۹	۷۹
اذالسماء انفطرت	۸۱	۸۰	۸۰	۸۰	۸۲
اذالسماء انشقت	۸۲	۷۹	۷۹	۸۱	۸۴
روم	۸۳	۸۱	۸۱	۸۲	۳۰
عنکبوت	۸۴	۸۲	۸۲	۸۳	۲۹
تطفیف	۸۵	۸۳	۸۳	۸۴	۸۳

مدنی سورتیں

بقرہ	۸۶	۸۴	۸۴	۸۵	۲
انفال	۸۷	۸۶	۸۶	۸۷	۸
آلِ عمران	۸۸	۸۵	۸۵	۸۶	۳
احزاب	۸۹	۸۷	۸۷	۸۸	۳۳
ممتحنة	۹۰	۸۹	۸۹	۹۰	۶۰
نساء	۹۱	۹۰	۹۰	۰	۴
اذازلزلت	۹۲	۹۱	۹۱	۰	۹۹
حدید	۹۳	۹۲	۹۲	۰	۵۷
محمد	۹۴	۹۳	۹۳	۰	۴۷

نام سورت	ابن عباس	عکرمہ	حسین	جابر	نمبر ترتیب
رعد	۹۵	۹۴	۹۴	۰	۱۳
رحمٰن	۹۶	۹۵	۹۵	۰	۵۵
دھر	۹۷	۹۶	۹۶	۰	۷۶
طلاق	۹۸	۹۷	۹۷	۰	۶۵
بينة	۹۹	۹۸	۹۸	۰	۹۸
عصر	۱۰۰	۹۹	۹۹	۰	۵۹
نصر	۱۰۱	۱۰۰	۱۰۰	۹۱	۱۱۰
نور	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۱	۹۲	۲۴
حج	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۲	۹۳	۲۲
منافقون	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۳	۹۴	۶۳
مجادلة	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۴	۹۵	۵۸
حجرات	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۵	۹۶	۴۹
تحريم	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۶	۹۷	۶۶
جمعه	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۹۸	۶۲
تغابن	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۹۹	۶۳
صف	۱۱۰	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۰	۶۱
فتح	۱۱۱	۱۱۰	۱۱۰	۱۰۱	۱۸
مائدة	۱۱۲	۸۸	۸۸	۰	۵
توبه	۱۱۴	۰	۰	۰	۹

مصاحف قرآن

مصحف ابن مسعود

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ قرآن لکھا، اول عہد رسول میں، دوسرے مختلف سورتیں، پھر مکمل قرآن جو اپنی معلومات کے مطابق ترتیب نزول پر لکھا تھا۔ تیسری بار عہد صدیقی میں یہ بیان عہد صدیقی کے قرآن کے متعلق ہے۔ اس مصحف میں اور اس میں کیا اختلاف تھا۔ نہ تعداد سور میں اختلاف تھا، نہ آیات میں ـــــــ نہ ترتیب میں چونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ قرآن سبعة احرف پر نازل ہوا ہے۔ اس لیے انہوں نے قرآن اپنے قبیلہ کی لغت پر لکھا تھا۔ امام ابن حزم نے لکھا ہے۔ مصحف ابن مسعود انما فیه قراء ته یعنی ابن مسعود کا مُصحف ان کی قرأت پر تھا۔

اور یہ قرآن لغت قریش پر تھا، عہد عثمانی میں جب باجماع صحابہ قرآن لغت قریش پر جمع کیا گیا تو ان کو اختلاف ہوا۔ لیکن پھر انہوں نے رجوع کر کے چوتھی بار لغت قریش ہی پر لکھا جو آج تک موجود ہے۔

اختلاف لغات صرف ادائے حروف میں تھا اس سے معنی و مطلب پر کچھ اثر نہیں پڑتا تھا۔ اہل یمن س کو تا سے بدل دیتے تھے، بجائے الناس کے النات بولتے تھے۔ معنی وہی تھے اور ک کوش سے بدلتے تھے۔ بجائے کلام کے شلام بولتے تھے۔ (۳۱)

(۳۱) کنز العمال جلد اول ص ۳۲۱،

قبیلہ حمیرؑ لام تعریف کو میم سے بدل دیتے تھے۔ بجائے الشمس والقمر کے امشمس و امقلم بولتے تھے۔

قبیلہ فضاعہ (یائے مشدہ یا مخففہ یا مفتوحہ) کو جیم سے بدل دیتے تھے۔ عشی کی جگہ عشج بولتے تھے۔ اس زمانہ میں اس اختلاف سے معنی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا تھا۔ جیسے ہندوستان میں دہلی والے قلم بولتے ہیں۔ پنجاب والے کلم۔ حیدرآباد والے خلم، معنی مطلب ایک ہی ہے۔ اس قسم کے الفاظ جن کے اختلاف کی یہ مثالیں نقل کی گئی ہیں، جب غیر ممالک و اقوام میں پہنچتے اور کچھ زمانہ گزر جاتا تو کیا ہوتا؟ مصحف عثمانی سے بعض صحابہ کے اس اختلاف کی مثال حدیث میں بتائی گئی ہے۔ قریش تابوت بولتے تھے اور زید بن ثابت (تابوہ) کہتے تھے۔

مصحف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب
الاتقان فی علوم القرآن علامہ سیوطی کے مطابق

الطوال	النور	الحشر	المزمل	ويل لكل همزة
سورة البقرة	الانفال	تنزيل السجدة	المطففين	الم تركيف
النساء	مريم	الطلاق	عبس	لايلف
آل عمران	العنكبوت	ن والقلم	هل اتاك	الهاكم
الاعراف	الروم	الحجرات	المرسلات	انا انزلنا
الانعام	يٰس	تبارك	القيامة	اذا زلزلت
المائدة	الفرقان	تغابن	عم يتساء لون	العصر
يونس	الحجر	واذا جاءك المنافقون	اذاالشمس كورت	اذاجاء نصر الله
المئين	الرعد	الجمة	اذاالسماء انفطرت	الكوثر
براءة	سبا	الصف	الغاشية	قل يايها الكافرون
النحل	الملائكة	قل اوحي	سبح	تبت
هود	ابراهيم	انا ارسلنا	الليل	قل هو الله احد
يوسف	ص والذين كفروا	المجادلة	الفجر	الم نشرح
كهف	لقمان	الممتحنه	البروج	
بنی اسرائيل	الزمر	يايها النبی لم تحرم	اذاالسماء انشقت	
الانبياء	والحواميم	المفصل	اقرا بسم ربك	
طه	حم المؤمن	الرحمن	البلد	
المؤمنون	الزخرف	والنجم	الضحى	
الشعراء	حم سجدة	الطور	الطارق	
الصافات	حمعسق	الذاريات	العاديات	
والمثاني	الاحقاف	واقتربت الساعة	أرايت	
الاحزاب	الجاثيه	الواقعة	القارعة	
الحج	الدخان	النازعات	لم يكن	
القصص	والممتحنات	سأل سائل	الشمس وضحها	
طس نمل	الا فتحنالك	المدثر	التين	

(۳۲)(نوٹ) مصاحف صحابہ اور مصاحف قراء کی ترتیب اور تفصیلات کے لیے امام ابن ابی داود کی کتاب المصاحف ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۲) الاتقان ص (۸۵)

مصحف ابی بن کعبؓ

یہ بھی قریشی نہیں تھے، ان کا مصحف بھی ان کے قبیلے کی قرأت پر تھا ابیؓ کے نسخے میں وہی کچھ تھا جو موجودہ قرآن میں ہے۔ اس صورت میں ماننا پڑے گا کہ ابی کے مصحف کی بنا بھی اسی اصل مصحف پر ہوگی جو زیدؓ نے جمع کیا تھا یہی بات ابن مسعودؓ کے مصحف پر بھی صادق آتی ہے اور اس کی فہرست مضامین میں سے جو ہم تک پہنچی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لمبی سورتوں یعنی طوال کو پہلے رکھتے ہیں ابن مسعودؓ نے زیدؓ سے بھی بڑھ کر عمل کیا ہے۔

مصحف ابی بن کعبؓ کی ترتیب

سورة الحمد	عنکبوت	المزمل	المنافقون	لايلف قريش
البقرة	المؤمن	المدثر	الجمعة	ارأيت
النساء	الرعد	اقترب	لم تحرم	انا اعطينک
آل عمران	القصص	حم الدخان	فجر	القدر
الانعام	النمل	لقمان	لااقسم بهذا البلد	الكافرون
الاعراف	الصافات	الجاثيه	واليل	اذا جاء نصر الله
المائدة	ص	الطور	اذالسماء انفطرت	تبت
يونس	يسٓ	الزاريات	والشمس وضحها	الصمد
انفال	الحجر	ن	والسماء والطارق	الفلق
براءة	حمعسق	الحاقة	سبح اسم ربک	الناس
هود	الروم	الحشر	الغاشيه	
مريم	الحديد	الممتحنة	الصف	
الشعراء	الفتح	المرسلات	التغابن	
الحج	القتال	عم يتسألون	لم يكن	
يوسف	الظهار	لااقسم بيوم القيامة	الضحى	
كهف	تبارک الملک	اذالشمس كورت	الم نشرح	
النحل	السجدة	ياايهاالنبي اذا طلقتم	القارعة	
الاحزاب	انا ارسلنا نوحا	النازعات	التكاثر	
بنی اسرائيل	الاحقاف	التغابن	العصر	
الزمر	ق	عبس	سوره الخلع	
حم	رحمن	المطففين	سوره الهذ	
الانبياء	الواقعة	اذالسماء انشقت	ويل لكل همزة	
النور	الجن	والتين والزيتون	اذا زلزلت	
المؤمنون	النجم	اقرأ باسم ربک	العاديات	
سبا	سال سائل	الحجرات	الفيل	

مصحف زید بن ثابتؓ

زید بن ثابتؓ کے قبیلہ کی لغت قبیلہ قریش سے ملتی جلتی ہے، اس لیے ان کے مصحف کے متعلق کہا گیا ہے کہ اقرب المصاحف من مصحفنا حضرت زیدؓ کا مصحف ہمارے قرآن سے سب سے زیادہ قریب تھا۔

مصحف علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضور ﷺ کی حیات میں اپنی معلومات کے موافق ترتیب نزول پر قرآن جمع کیا تھا۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ اب کلام ختم ہوگیا ہے اب اس میں ناسخ ومنسوخ کو بھی دخل نہیں ہوگا، اور اس میں اور کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس ترتیب پر قرآن لکھا، جس ترتیب پر حضور ﷺ پڑھتے تھے اور وہی ترتیب اب تک جاری ہے۔

ترتیب قرآن کے بعد کوئی قرآن خلاف ترتیب نہیں لکھا گیا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب کے اجماع سے سب کو لغت قریش پر جمع کردیا، اختلاف مصاحف کے متعلق جو روایات ہیں وہ عہد رسول کے لکھے ہوئے مجموعوں اور ترتیب سے قبل کی تحریروں سے متعلق ہیں مصحف عثمانی کے بعد کوئی قرآن خلاف ترتیب نہیں لکھا گیا۔

امام ابن حزم نے لکھا ہے کہ خلیفہ اول کے عہد میں کوئی شہر ایسا نہ تھا۔ جہاں لوگوں کے پاس بکثرت قرآن نہ ہوں۔(۱)

اس عہد کے حسب ذیل مشہور مصاحف کا تذکرہ بخاری، نسائی، فتح

الباری، مسند احمد بن حنبل، کنز العمال، جمرة اللغة، تہذیب التہذیب، طبقات ابن سعد وخلاصۃ البیان احمد جودت آفندی میں ہے۔

۱۔ مصحف عثمان بن عفانؓ	۱۵۔ مصحف عبادۃ بن الصامتؓ
۲۔ مصحف علی بن ابی طالبؓ	۱۶۔ مصحف تمیم الداریؓ
۳۔ مصحف عبداللہ بن مسعودؓ	۱۷۔ مصحفِ مجمع بن جاریۃؓ
۴۔ مصحفِ اُبی بن کعبؓ	۱۸۔ مصحفِ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ
۵۔ مصحفِ ابوزیدؓ	۱۹۔ مصحفِ ابنۃ عبداللہ بن الحارثؓ
۶۔ مصحف ابوالدرداءؓ	۲۰۔ مصحف لبید بن ربیعہ عامریؓ شاعر مشہور
۷۔ مصحفِ معاذ بن جبلؓ	۲۱۔ مصحف عقبہ بن عامر جہنیؓ
۸۔ مصحف زید بن ثابتؓ	۲۲۔ مصحف قیس بن ابی صعصعۃؓ
۹۔ مصحف عبداللہ بن عمرؓ	۲۳۔ مصحف سکن بن قیسؓ
۱۰۔ مصحف ابی موسیٰ اشعریؓ	۲۴۔ مصحفِ عمر فاروقؓ
۱۱۔ مصحف عمرو بن العاصؓ	۲۵۔ مصحفِ عائشہ رضی اللہ عنہ
۱۲۔ مصحف سعد بن عبادۃؓ	۲۶۔ مصحفِ حفصہ رضی اللہ عنہ
۱۳۔ مصحفِ عالمؓ	۲۷۔ مصحفِ ام سلمہ رضی اللہ عنہ
۱۴۔ مصحف ابوایوب انصاریؓ	۲۸۔ مصحفِ ام ورقہ بنت نوفلؓ

مُصحَفِ عُثمان: یہ مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔ اس پر لکھا تھا۔ کتبہ عثمان بن عفان اسی مصحف میں آپؓ تلاوت فرما رہے تھے کہ حسبِ پیشگوئی رسول کریم ﷺ باغیوں نے آپ کے ہاتھ پر تلوار ماری اور خون آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر گرا۔ حضرت عثمان کے بعد یہ مصحف خلفائے بنو اُمیہ کے پاس رہا۔ نافع بن نعیم ۱۶۹ھ نے اس کی زیارت کی تھی۔ حافظ ابوعمرو نے مقنع میں لکھا ہے

کہ ابو عبید قاسم بن سلام متوفی ۲۲۴ھ نے اس کی زیارت کی تھی۔ شیخ ابن بطوطہ سیاح نے آٹھویں صدی ہجری میں بصرہ میں اسے دیکھا تھا۔

امیر تیمور کے عہد میں (امیر تیمور کی وفات دسویں صدی ہجری کی ابتداء میں ہوئی ہے) ابوبکر الشاشی نے حضرت عبداللہ کے مزار پر رکھ دیا تھا جنگ عظیم کے بعد (جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی) روس میں بالشویک حکومت کے ہاتھ لگ گیا، اَب یہ نُسخہ ماسکو میں ہے۔ مسلمانانِ ترکستان نے اس کو طلب کیا اور جلسے وغیرہ کئے۔

کتاب الفصل الملل جلد دوم، فتح العزیز، فتح العزیز۔

مصحف علی رضی اللہ عنہ

۱۔ ان کا ایک مصحف مشہد میں اب تک موجود ہے

۲۔ دوسرا نسخہ جامع ایا صوفیہ قسطنطنیہ کے کتب خانہ میں تھا۔ اس کو سلطان صلاح الدین نے خزانہ شاہی میں محفوظ کرادیا تھا۔ یہ اب تک موجود ہے۔

۳۔ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد خلافت اول میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک نسخہ اپنی یاد سے تین دن میں مرتب کیا تھا۔ اس کو ۳۷۸ھ میں ابن الندیم نے ابی یعلی حمزہ الحسینی کے پاس دیکھا تھا۔ اس نے لکھا ہے کہ چند ورق تلف ہو چکے ہیں۔

۴۔ ایک نسخہ مدینہ میں امانات مقدسہ میں تھا۔ بوقت جنگ عظیم (۱۹۱۸ء) جب امانات مقدسہ مدینہ سے قسطنطنیہ کو منتقل ہوئیں۔ ان میں یہ مصحف بھی گیا۔

۵۔ ایک نسخہ جامع مسجد حسین قاہرہ (مصر) میں ہے۔

مصحف عبداللہ بن مسعودؓ

اس میں اصل نسخہ کی نقل دوسری صدی ہجری میں کی گئی تھی۔ اس نقل کو ابن الندیم نے دیکھا تھا۔ اس طرح اس اصل مصحف کا ۲۰۰ھ تک اور نقل کا ۴۰۰ھ تک پتہ چلتا ہے۔

مصحف عقبہ بن عامرؓ

اس کو ابن یونس (متوفی سن ۳۰ھ) نے مصر میں دیکھا تھا۔

مصحف ابوزیدؓ

ابوزید لاولد تھے۔ ان کا ترکہ ان کے بھتیجے حضرت انس کو پہنچا۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں اس مصحف کا مالک قرار پایا۔ اس لیے یہ مصحف ۱۰۰ھ تک موجود تھا۔

مصحف ابی بن کعبؓ

علامہ ابن الندیم نے لکھا ہے کہ یہ مصحف بصرہ میں محمد بن عبدالملک انصاری کے پاس موجود تھا۔ گویا یہ مصحف ۴۰۰ھ تک موجود تھا۔ (۳۳)

(۳۳)(از تاریخ القرآن صارم بحوالہ روز نامہ خلافت جلد ۴ نمبر ۱۳۱ بحوالہ سبیل الرشاد، تاریخ القرآن پروفیسر اسلم ص ۶۱، الفہرست روزنامہ خلافت جلد ۳ ص ۱۷۸ ، کشاف الھدی).

فہرست تعداد آیات

از تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس (یعقوب فروز آبادی)

نام سورت	مکی یا مدنی	تعداد رکوع	آیات مصحف مکی	آیات مصحف مدنی	آیات مصحف شامی	آیات مصحف بصری	آیات مصحف کوفی	تعداد کلمات	تعداد حروف
فاتحہ	مکی یا مدنی	۱	۷	۷	۷	۷	۷	۲۵	۱۲۲
بقرۃ	مدنی	۴۰	۲۸۵	۲۸۵	۲۸۴	۲۸۷	۲۸۶	۳۱۰۰	۲۵۵۰۰
آل عمران	مدنی	۲۰	۲۰۰	۲۰۰	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۰	۳۴۶۰	۱۴۵۲۵
نساء	مدنی	۲۴	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۷	۱۷۵	۱۷۶	۳۹۴۰	۱۶۰۳۰
مائدہ	مدنی	۱۶	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۰	۲۸۴۲	۱۳۰۴۶
انعام	مکی مگر آیات نمبر ۲۱، ۹۱، ۱۵۱، ۱۵۳ مدنی ہیں۔								
انعام		۲۰	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۵	۳۰۵۰	۱۲۴۲۲
اعراف	مکی	۲۴	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۶	۳۶۲۵	۱۴۳۱۰
انفال	مدنی مگر آیت نمبر ۶۴ غزوہ بدر میں جنگ سے پہلے مقام بیداء میں نازل ہوئی۔								
انفال		۱۰	۷۶	۷۶	۷۷	۷۶	۷۵	۱۱۳۰	۵۲۹۴
توبہ	مدنی مگر بعض کے نزدیک دو آیات مکہ میں نازل ہوئیں۔								
توبہ		۱۶	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۲۹	۲۴۶۷	۱۰۰۰۰
یونس	مکی مگر آیت ۴۰ مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
یونس		۱۱	۱۰۹	۱۰۹	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۹	۱۸۰۲	۶۵۶۷
ہود	مکی	۱۰	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۳	۱۶۲۵	۶۹۰۵
یوسف	مکی	۱۲	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۷۷۶	۷۱۹۶
رعد	مکی مگر آیات ۲۷ تا آخر سورت تک مدنی ہیں۔								
رعد		۶	۴۴	۴۴	۴۶	۴۵	۴۳	۸۵۵	۳۵۰۶

ابراہیم	مکی	۷	۵۴	۵۴	۵۵	۵۲	۵۲	۸۳۱	۳۴۳۴
حجر	مکی	۶	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۶۵۴	۲۷۷۰
نحل	مکی مگر آیات ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۱۰، ۴۱ مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
نحل		۱۶	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۸۴۱	۶۷۰۷
بنی اسرائیل	مکی مگر وہ آیات جن میں ثقیف کے وفد کی خبر ہے اور آیت نمبر ۷۶ سے لے کر ۸۰ تک کی آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
بنی اسرائیل		۱۲	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۱	۱۵۳۳	۶۴۰۰
کہف	مکی	۱۲	۱۰۵	۱۰۵	۱۱۶	۱۱۱	۱۱۰	۱۵۶۷	۶۴۶۰
مریم	مکی	۶	۹۸	۹۹	۹۸	۹۸	۹۸	۹۶۲	۳۳۰۲
طہ	مکی	۸	۱۳۴	۱۳۴	۱۴۰	۱۳۲	۱۳۵	۱۳۰۱	۵۲۴۲
انبیاء	مکی	۷	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳۸	۴۱۶۸
حج	مکی مگر آیات ۱۹ تا ۲۴ آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
حج		۱۰	۹۶	۹۷	۹۴	۹۵	۷۸	۱۲۹۱	۵۱۳۵
مومنون	مکی	۶	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۸	۱۸۴۰	۴۸۰۱
نور	مدنی	۹	۶۲	۶۲	۶۴	۶۴	۶۴	۱۳۱۶	۵۹۸۰
فرقان	مکی	۶	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۳۹۲	۳۷۶۳
شعراء	مکی مگر آخری چار آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
شعراء		۱۱	۲۲۶	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۶	۲۲۷	۱۲۶۷	۵۵۴۲
نمل	مکی	۷	۹۵	۹۵	۹۴	۹۳	۹۳	۱۱۴۹	۴۷۶۷
قصص	مکی ہے مگر بعض کے نزدیک ۵۲ تا ۵۵ مدنی ہیں اور آیت ۸۵ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جحفہ میں نازل ہوئی۔								
قصص		۹	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۸۸	۴۴۱	۵۸۰۰
عنکبوت	مکی	۷	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۷۸۰	۴۱۴۵
روم	مکی	۶	۵۹	۵۹	۶۰	۶۰	۶۰	۸۱۹	۳۵۳۰

لقمان	مکی	۴	۳۳	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۷۴۸	۲۱۱۰
سجدہ	مکی	۳	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۳۰	۳۳۰	۱۵۱۸
احزاب	مدنی	۹	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۱۲۸۲	۵۷۰۰
سبا	مکی	۶	۴۶	۴۵	۴۶	۵۴	۵۴	۸۸۳	۱۵۱۲
فاطر	مکی	۵	۴۵	۴۵	۴۶	۴۵	۴۵	۱۹۷	۱۱۳۰
یس	مکی	۵	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۳	۷۱۹	۳۰۰۰
صآفات	مکی	۵	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۲	۳۲۹	۳۸۱۹
ص	مکی	۵	۸۶	۸۶	۸۶	۸۵	۸۸	۷۳۲	۳۰۶۶
زُمر	مکی مگر آیت نمبر ۵۳ مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
زُمر		۸	۷۲	۷۲	۷۳	۷۲	۷۵	۱۱۹۲	۴۰۰۰
مومن	مکی	۹	۸۴	۸۴	۸۶	۸۲	۸۵	۱۱۹۹	۴۳۶۰
حم سجدہ	مکی۔								
حم سجدہ		۶	۵۳	۵۳	۵۲	۵۲	۵۴	۸۰۹	۳۴۰۶
شوریٰ	مکی مگر سات آیات نمبر (۲۳) اور (۳۷ تا ۴۵) مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
شوریٰ		۵	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۳	۸۸۶	۳۵۸۸
زخرف	مکی	۷	۸۹	۸۹	۸۰	۸۹	۸۹	۸۳۳	۳۴۰۰
دخان	مکی	۳	۵۶	۵۶	۵۶	۵۰	۵۹	۳۴۶	۱۴۳۱
جاثیہ	مکی	۴	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۷	۶۴۴	۲۶۰۰
احقاف	مکی مگر چار آیات (۱۰) اور (۱۵ تا ۱۷) مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
احقاف		۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۵	۶۴۴	۲۶۰۰
محمد	مدنی	۴	۳۹	۳۹	۳۹	۳۴	۳۸	۵۵۸	۲۴۷۵
فتح	مدنی	۴	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۵۶۰	۲۴۰۰
حجرات	مدنی	۲	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۱۸	۴۴۳	۱۴۷۶
قٓ	مکی	۳	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۳۹۵	۱۴۹۰
ذاریت	مکی	۳	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۳۶۰	۱۴۸۷

طور	مکی	۲	۴۷	۴۷	۴۹	۴۸	۴۹	۸۱۲	۱۵۰۰
نجم	مکی مگر ایک آخری آیت مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
نجم		۳	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۲	۳۰۰	۱۴۰۵
قمر	مکی	۳	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۵۵	۳۴۲	۱۴۰۳
رحمٰن	مکی	۳	۷۷	۷۷	۷۸	۷۶	۷۸	۳۵۱	۱۶۳۶
واقعہ	مکی مگر (۸۱، ۸۲، ۳۹، ۴۰) مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
واقعہ		۳	۹۹	۹۹	۹۹	۹۷	۹۶	۸۷۸	۱۹۰۳
حدید	مکی یا مدنی	۴	۲۸	۲۸	۲۸	۲۹	۲۹	۵۴۴	۲۴۷۶
مجادلہ	مدنی مگر .... مکہ میں نازل ہوئیں۔								
مجادلہ		۳	۲۱	۲۱	۲۲	۲۲	۲۲	۴۷۳	۱۹۹۲
حشر	مدنی	۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۷۴۵	۱۷۱۲
ممتحنہ	مدنی	۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۳۴۸	۱۵۱۰
صف	مدنی	۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۴	۲۳۱	۹۰۶
جمعہ	مدنی	۲					۱۱	۱۸۰	۷۴۸
منافقون	مدنی مگر آیت نمبر ۷ غزوہ بنو مصطلق کے راستہ میں اتری تھی۔								
منافقون		۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۸۰	۷۷۶
تغابن	مکی یا مدنی امام عطاء بن رباح فرماتے ہیں کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی۔ مگر تین آیات چودہ تا سولہ مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
تغابن		۲	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۲۴۱	۱۰۷۰
طلاق	مدنی	۲	۲۲	۲۲	۱۲	۱۱	۱۲	۲۴۷	۱۱۷۰
تحریم	مدنی	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۴۹	۱۰۶۰
ملک	مکی	۲	۳۰	۳۱	۲۰	۳۰	۲۳	۳۳۵	۱۳۱۳
قلم	مکی	۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۳۰۰	۱۲۵۶
حاقہ	مکی	۲	۵۲	۵۲	۵۰	۵۰	۵۲	۲۵۶	۱۴۸۰

معارج	مکی	۲	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۲۱۶	۸۶۱
نوح	مکی	۲	۳۰	۳۰	۲۹	۲۹	۲۸	۲۲۴	۹۲۹
جن	مکی	۲	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸۵	۸۷۰
مُزمّل	مکی مگر (۱۱) مدینہ میں نازل ہوئیں۔								
مُزمّل		۲	۲۰	۲۰	۲۰	۱۹	۲۰	۲۸۵	۸۳۸
مُدثر	مکی	۲	۵۶	۵۵	۵۵	۵۶	۵۶	۲۵۵	۱۰۱۰
قیامۃ	مکی	۲	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۴۰	۹۳	۶۵۳
دہر	امام عطاء کے نزدیک یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی۔ اور امام مجاہد اور قتادہ کے نزدیک مدینہ میں نازل ہوئی۔ اور امام حسن اور عکرمہ کے نزدیک مدینہ میں نازل ہوئی مگر ایک آیت ۲۴ مدینہ میں نازل ہوئی۔								
دہر		۲	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۲۴۰	۱۰۵۴
مُرسلات	مکی	۲	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۱۸۱	۸۱۶
نبأ	مکی	۲	۴۰	۴۱	۴۰	۴۱	۴۰	۱۳۰	۶۹۰
نازعات	مکی	۲	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۶	۱۷۳	۹۵۳
عبس	مکی	۲	۴۲	۴۲	۴۰	۴۱	۴۲	۱۳۳	۵۳۳
تکویر	مکی	۱	۲۸	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۱۰۴	۵۳۳
انفطار	مکی	۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۸۰	۱۰۷
تطفیف	ہجرت کے دوران مکہ اور مدینہ کے درمیان اتری اور مدینہ میں تکمیل ہوئی۔								
تطفیف		۱	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۱۶۹	۷۳۰
انشقاق	مکی	۱	۲۵	۲۵	۲۵	۲۳	۳۵	۱۰۹	۷۳۰
بُروج	مکی	۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۰۹	۴۳۸
طارق	مکی	۱	۱۶	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۶۱	۲۳۹
اعلیٰ	مکی	۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۷۲	۲۸۴
غاشیۃ	مکی	۱	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۹۲	۳۸۱
فجر	مکی	۱	۳۲	۳۲	۳۰	۲۹	۳۰	۱۳۹	۵۹۷

بلد	مکی	۱	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۸۲	۳۲۰
شمس	مکی	۱	۱۶	۱۶	۱۵	۱۵	۱۵	۵۴	۲۴۷
لیل	مکی	۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۷۱	۳۲۰
ضحیٰ	مکی	۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۴۰	۱۰۲
انشراح	مکی	۱	۸	۸	۸	۸	۸	۲۷	۱۰۳
تین	مکی	۱	۸	۸	۸	۸	۸	۳۴	۱۵۰
علق	مکی	۱	۲۰	۲۰	۱۸	۱۹	۱۹	۷۲	۱۲۲
قدر	مکی	۱	۴	۵	۶	۵	۵	۳۰	۱۲۱
بینہ	مکی	۱	۸	۸	۸	۹	۸	۳۵	۱۴۹
زلزال	مکی	۱	۹	۹	۹	۹	۸	۳۵	۱۰۰
عادیات	مکی	۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۴۰	۱۶۳
قارعہ	مکی	۱	۱۵	۱۵	۸	۸	۱۱	۳۶	۱۵۲
تکاثر	مکی	۱	۸	۸	۸	۸	۸	۲۸	۱۲۰
عصر	مکی	۱	۳	۳	۳	۳	۳	۱۴	۶۸
ہمزہ	مکی	۱	۹	۹	۹	۹	۹	۸۴	۱۶۱
فیل	مکی	۱	۵	۵	۴	۴	۵	۲۳	۷۶
قریش	مکی	۱					۴	۱۷	۷۳
ماعون	مکی	۱	۶	۶	۶	۶	۷	۲۵	۱۱۱
کوثر	مکی	۱	۳	۳	۳	۳	۳	۱۰	۴۲
کافرون	مکی	۱	۶	۶	۶	۶	۶	۲۶	۷۴
نصر	مکی	۱	۳	۳	۳	۳	۳	۲۳	۷۷
لہب	مکی	۱	۵	۵	۵	۵	۵	۲۳	۷۷
اخلاص	مکی	۱	۴	۵	۵	۴	۴	۱۵	۴۷
فلق	مکی بعض نے اس کو مدنی کہا ہے۔								
فلق		۱	۵	۵	۵	۵	۵	۲۳	۶۹
ناس	مکی	۱	۶	۶	۷	۶	۶	۲۰	۷۹

شمار میں اختلاف کی وجہ

قرآن مجید کے حروف وکلمات وآیات کے شمار میں اختلاف اس لئے ہے کہ بعض نے حروف مشدد کو ایک شمار کیا ہے اور بعض نے دو۔ اسی طرح جب شمارِ حروف میں اختلاف ہوا تو کلمات میں بھی اختلاف ہوا۔ آیات میں بعض نے لا کو علیحدہ شمار نہیں کیا اور بعض نے علیحدہ شمار کیا ہے۔

تعداد آیات

حضرت عائشہؓ کا شمار	۶۶۶۶	اہل مکہ کا شمار	۶۲۱۲
حضرت ابن مسعودؓ کا شمار	۶۲۱۸	اسمعیل بن جعفر زمانی کا شمار	۶۲۱۴
اقوال عامہ	۶۶۶۶	مصحف کوفی کے مطابق	۶۲۳۸
مصحف شامی	۶۲۵۰	مصحف عراقی	۶۲۱۴
مصحف بصری	۶۲۱۶	اعشار بصری	۶۲۳
اعشار کوفی	۴۳۳	اخماس بصری	۲۴۶
اخماس کوفی	۸۶۶		

تقسیم آیات

امام جعفر صادقؒ نے شمار کر کے آیات کی قسم وار یوں تقسیم کی ہے۔

منقول است از امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام کہ جملہ آیات قرآن مجید کہ شش ہزار و شش صد و شش اند چہار صد آیت در توحید است، و یک ہزار و دو صد در شرائع اسلام و یک ہزار در ترتیب سلطنت و شش صد در قصص

وچہار صد در معاملات و یک ہزار در عذر جرائم و یک ہزار در ضمان رزق و ہفت صد در جہاد و پانصد در حج و باقی در حکم طلاق و نکاح۔ (مقصود القاری)

(ترجمہ) امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ قرآن مجید کی کل آیات (۶۶۰۶) ہیں، (۴۰۰) توحید میں، (۱۲۰۰) احکام و مسائل میں (۱۰۰۰) ترتیب سلطنت میں، (۶۰۰) قصص و واقعات میں، (۴۰۰) معاملات میں، (۱۰۰۰) عذر جرائم میں، (۱۰۰۰) رزق کی ضمانت میں، (۷۰۰) جہاد میں، (۵۰۰) حج میں اور باقی طلاق و نکاح کے احکام میں۔

کلمات

حضرت حمید اعرج کا شمار ۷۶۴۳۰	عبدالعزیز بن عبداللہ کا شمار ۷۰۴۳۹
حضرت مجاہد کا شمار ۷۶۲۵۰	اقوال عامہ ۷۶۴۳۰

حرکات

زبر (۵۳۱۴۳ ۴)	زیر (۳۹۵۸۲)	پیش (۸۸۰۴)
شد (۱۲۷۴)	مد (۱۷۷۱)	نقطے (۱۰۵۶۸۴)

حروف

ا-۴۸۸۷۶	ب-۱۱۴۲۸	ت-۱۱۰۹۵	ث-۱۲۷۶
ج-۳۲۷۳	ح-۳۷۹۳	خ-۲۴۱۶	د-۵۶۰۲

ذ-۴۶۷۷	ر-۱۱۷۹۳	ز-۱۵۹۰	س-۵۸۹۱
ش-۲۲۵۳	ص-۲۰۱۲	ض-۱۴۰۷	ط-۱۲۷۷
ظ-۸۴۲	ع-۹۲۲۰	غ-۲۲۰۹	ف-۷۴۹۹
ق-۶۸۱۳	ک-۹۶۰۰	ل-۳۰۴۳۲	م-۳۶۵۶۰
ن-۴۵۱۹۰	و-۲۵۵۳۶	ہ-۱۹۰۷۰	ی-۴۵۹۱۹

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حروف بھی شمار کئے تھے، باقی شمار تابعین کے نام سے مشہور ہیں حضرت ابن مسعودؓ کا شمار (۳۲۲۶۷۱) حضرت مجاہدؒ کا شمار (۳۲۱۱۲۱)، اقوال عامہ (۳۲۰۲۶۷)، حضرات صحابہ کرامؓ نے کلمات کا شمار بھی کیا ہوگا۔ کیونکہ جب آیات وحروف گنے تو کلمات کیوں چھوڑے ہوں گے، لیکن کلمات کا شمار تابعین کے نام سے مشہور ہے۔

تفسیر ۔ علوم التفسیر

قرآن مجید کے سمجھنے اور اس کی تفسیر کے لئے جن علوم کی ضرورت ہے ائمہ تفسیر نے ان کی تعداد تین سو سے زائد لکھی ہے۔ قرآن کے ہر علم پر مختلف زبانوں میں ضخیم مجلدات تصنیف ہوتی رہی ہیں۔ مسلمانوں نے قرآن اور قرآن کے متعلقہ علوم اور قرآن کی تفسیر اور اس کے متعلقہ علوم کی بے نظیر حفاظت کی ہے۔

نمونہ کے طور پر چند علوم کے نام لکھے جاتے ہیں۔

علم آیات متشابہات، علم مدنی و مکی، علم سبب نزول، علم موافقات صحابہ، علم اسمائے قرآن وسور، علم جمع وترتیب قرآن، علم وقف وابتداء علم آداب تلاوت،

علم غریب، علم ضمائر، علم افراد و جمع علم محکم و متشابہ، علم بدیع، علم فواصل آیات، علم فواتح، علم مناسبت، علم استنباط، علم ناسخ و منسوخ، علم آیات محتملہ، علم تشبیہ و استعارات، علم امثال القرآن، علم قراءت، مبہمات القرآن، مفرادات القرآن، غرائب التفسیر، علم اعجاز القرآن، مشکلات القرآن، علوم مستنبطہ، خواص القرآن۔

تفاسیر قرآن

قرآن کلام الٰہی ہے جو رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا۔ قرآن میں انسان کی تمام دنیاوی اور آخرت کی ضروریات کے لئے ہدایت اور تمام علوم وفنون موجود ہیں، چونکہ ہدایات وضروریات کی انتہاء نہ تھی اور کلام حد تحمل بشری سے باہر کرنا نہ تھا۔ اس لیے قرآن میں صرف اصول مذکور ہیں اور بعض امور بالا جمال موجود ہیں، اس لیے ان کو سمجھانے کی ضرورت تھی۔ خداوند ذوالجلال نے رسول کریمؐ میں ایسی قابلیت پیدا کر دی تھی کہ آپؐ منشائے الٰہی کو سمجھ جاتے تھے اور وحی خفی کے ذریعہ سے بھی آپؐ کو آگاہ کر دیا جاتا تھا۔ اس لئے جو آیت آپؐ پر نازل ہوتی تھی، آپؐ مسلمانوں کو پڑھا دیتے اور سمجھا دیتے جو کچھ آپؐ فرماتے وہ قرآن کی تفسیر تھی۔ آپؐ کے اس ارشاد کو۔ ۔ ۔ کہتے ہیں اس لئے قرآن کے سب سے پہلے مفسر رسول کریم ﷺ اور سب سے پہلی تفسیر حدیث ہے بعض صحابہؓ آیات کے ساتھ حضور ﷺ کے تفسیری جملے بھی لکھ لیتے تھے۔ آپؐ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے ایک ہزار احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کر کے اس کا نام ''صادقہ'' نام رکھا تھا۔ یہ کتاب دوسری صدی ہجری تک موجود تھی۔ باقی تفسیر کے نام سے حضور ﷺ کے عہد میں کوئی کتاب

نہیں لکھی گئی، ایک ''تفسیر النبی'' کا نام بعض کتابوں میں ملتا ہے، اس میں حضور ﷺ کی فرمودہ تفسیر کو بیان کیا گیا ہے مگر یہ کئی صدی بعد شیخ ابوالحسن محمد بن قاسم الفقیہ نے مرتب کی تھی۔

عہد خلافت راشدہ میں دو تفسیریں لکھی گئیں ایک حضرت ابی بن کعبؓ کی تفسیر یہ پانچویں صدی ہجری تک موجود تھی۔

(۲) دوسری تفسیر عباسی یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیر اس کے متفرق نسخے متفرق کتب خانوں میں اب تک موجود ہیں۔

اور ان میں سے صحیح ترین روایت علی بن ابی طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو کہ حضرت مجاہد بن جبر کے شاگرد تھے اور حضرت مجاہد حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد تھے اس تفسیر کا نام ''صحیفہ علی بن ابی طلحہ'' ہے اللہ کی توفیق سے ناچیز امداداللہ انور نے اس کا ترجمہ بھی کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائیں۔

اب نیچے چند معروف اور مطبوعہ تفاسیر ذکر کی جاتی ہیں تاکہ حفاظ قرآن کو قرآن پاک کی اہم اور مطبوعہ تفاسیر کا علم بھی حاصل ہو۔

تفاسیر قرآن کریم

۱	تفسیر ابن عباس	(صحیفہ علی بن ابی طلحہؒ)	مطبوعہ

اس نام کی اصل اور مستند تفسیر ''صحیفہ علی بن ابی طلحہ'' ہے یہ علی بن ابی طلحہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد تھے۔ (یہ تفسیر امام بخاری، امام احمد بن حنبل وغیرہ کے ہاں صحیح روایت سے ثابت شدہ ہے) یہ اصل تفسیر ابن عباسؓ ہے اور سب تفاسیر سے قدیم ہے اس کا ناچیز خادم امداداللہ انور نے مکمل ترجمہ کر دیا ہے۔

۲	تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس		مطبوعہ

یہ بھی تفسیر ابن عباس کے نام سے معروف ہے مگر اس کے کئی راوی جھوٹے اور کذاب ہیں تفسیری مضامین درست ہیں، یہ علامہ یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) کی تالیف ہے (اس کا بھی اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے لیکن پرانا ترجمہ درست ہے تفسیر ابن عباس کے نام سے اب ایک نئی تفسیر بازار میں لاہور سے چھپ کر آئی ہے وہ اصل تفسیر نہیں ہے بلکہ کئی کتابوں سے ماخوذ ہے)۔

۱	تفسیر ام المومنین عائشۃ الصدیقہؓ	(مرویات ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فی التفسیر)	مطبوعہ

ناچیز امداد اللہ انور کو اللہ کی توفیق سے اس کے ترجمہ کی بھی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

۴	تفسیر مجاہد	(ابو الحجاج مجاہد بن جبر (تابعی رحمۃ اللہ علیہ) وفات ۱۰۳ھ	مطبوعہ
۵	تفسیر حسن بصری	(دکتور شیر علی شاہ صاحب)	مطبوعہ
۶	تفسیر سفیان ثوری	(امام سفیان ثوری وفات ۱۶۱ھ کی مرویات	مطبوعہ
۷	تفسیر معانی القرآن	(ابو زکریا یحیٰی بن زیاد الفراء) وفات ۲۰۷ھ	مطبوعہ
۸	تفسیر غریب القرآن	(ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہؒ) وفات ۲۷۶ھ	مطبوعہ
۹	تفسیر تستری	حضرت سہل بن عبد اللہ تستری	مطبوعہ
۱۰	تفسیر ابن جریر طبری	(جامع البیان فی تفسیر القرآن) امام محمد بن جریر طبری وفات ۳۱۰ھ	مطبوعہ

۱۱	احکام القرآن	امام ابوبکر احمد بن علی جصاص رازی وفات ۳۷۰ھ	مطبوعہ
۱۲	تفسیر سمرقندی	امام ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی وفات ۳۷۳ھ	مطبوعہ
۱۳	تفسیر ثعلبی	ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم نیشاپوری وفات ۴۲۷ھ	مطبوعہ
۱۴	النکت والعیون	علی بن محمد البصری الماوردی وفات ۴۵۰ھ	مطبوعہ
۱۵	احکام القرآن	علی بن محمد الطبری المعروف الکیا الہراسی ۵۰۴ھ	مطبوعہ
۱۶	تفسیر بغوی	(معالم التنزیل) ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی وفات ۵۱۰ھ	مطبوعہ
۱۷	الکشاف	(ابوالقاسم محمود بن عمر بن محمد الخوارزمی الزمخشری جاراللہ معتزلی وفات ۵۳۸ھ	مطبوعہ
۱۸	تفسیر ابن عطیہ	(ابومحمد عبدالحق بن غالب بن عطیہ اندلسی غرناطی وفات ۵۴۶ھ	مطبوعہ
۱۹	تفسیر کبیر)	(مفاتیح الغیب) امام فخر الدین رازی وفات ۶۰۶ھ (اس کا ترجمہ ناچیز نے کئی جلدیں کرلیا ہے)	مطبوعہ
۲۰	الجامع الاحکام القرآن	(تفسیر قرطبی ۲۰ جلد) (محمد بن احمد بن فرح القرطبی وفات ۶۷۱ھ)	مطبوعہ

۲۱	تفسیر بیضاوی	(انوار التنزیل) عبداللہ البیضاوی وفات ۶۸۵ھ	مطبوعہ
۲۲	مدارک التنزیل	(تفسیر نسفی) ۴ جلد (عبداللہ بن احمد النسفی وفات ۷۰۱ھ	مطبوعہ
۲۳	تفسیر ابن تیمیہ	(تفسیر القرآن العظیم) عبدالسلام ابن تیمیہ الحرانی حنبلی وفات ۷۲۸ھ	مطبوعہ
۲۴	تفسیر نیشاپوری	(غرائب القرآن ورغائب الفرقان (نظام الدین حسن بن محمد وفات ۷۲۸ھ	مطبوعہ
۲۵	بصائر ذوی التمیز	(مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی	مطبوعہ
۲۶	تفسیر خازن	(لباب التاویل فی معانی التنزیل (علامہ علی بن محمد صوفی خازن وفات ۷۴۱ھ	مطبوعہ
۲۷	التسہیل لعلوم التنزیل	(تفسیر ابن جزی احمد بن محمد اندلسی وفات ۷۴۱ھ شہید	مطبوعہ
۲۸	البحر المحیط	امام ابوحیان اندلسی محمد بن یوسف وفات ۷۴۵ھ	مطبوعہ
۲۹	تفسیر القرآن العظیم	(تفسیر ابن کثیر) ابوالفداء اسماعیل بن عمرو بن کثیر وفات ۷۷۴ھ	مطبوعہ
۳۰	الجلالین	امام جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ جلال الدین محلی وفات ۸۶۴ھ	مطبوعہ
۳۱	الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن	(عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی وفات ۸۷۶ھ	مطبوعہ

۳۲	نظم الدرفی تناسب الآیات والسور	شیخ برہان الدین ابوالحسن ابراہیم البقاعی وفات ۸۸۵ھ	مطبوعہ
۳۳	الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور	(جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ)	مطبوعہ
۳۴	الاکلیل فی استنباط التنزیل	(جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ)	مطبوعہ
۳۵	تبصیر الرحمٰن	علاء الدین علی بن احمد المہائی ۲ جلد	مطبوعہ
۳۶	السراج المنیر	خطیب شربینی شمس الدین محمد بن احمد شافعی وفات ۹۷۷ھ	مطبوعہ
۳۷	تفسیر ابوالسعود	(قاضی محمد بن محمد بن مصطفیٰ ابو السعود وفات ۹۸۲ھ) ۷ جلد	مطبوعہ
۳۸	روح البیان	(اسماعیل حقی بروسی وفات ۱۱۲۷ھ) ۱۰	مطبوعہ
۳۹	التفسیرات الاحمدیہ	(ملاجیون احمد مصنف نور الانوار وفات ۱۱۳۰ھ) (ایک جلد)	مطبوعہ
۴۰	تفسیر مظہری	(قاضی ثناءاللہ پانی پتی وفات ۱۲۲۵ھ، اردو ترجمہ سید عبدالدائم جلالی	مطبوعہ
۴۱	فتح القدیر	(محمد بن علی شوکانی وفات ۱۲۵۰ھ)	مطبوعہ
۴۲	روح المعانی	(شہاب الدین محمود آلوسی وفات ۱۲۷۰ھ)	مطبوعہ
۴۳	احکام القرآن للتھانوی	(علامہ ظفر احمد، مفتی محمد شفیع، مولانا ادریس کاندھلوی، مفتی جمیل احمد تھانوی، مفتی عبدالشکور ترمذی اور مؤلف امداداللہ انور	مطبوعہ
۴۴	المصحف المفسر	(علامہ فرید وجدی) وفات ۱۳۷۳ھ	مطبوعہ

۴۵	اضواء البیان	(علامہ محمد امین شنقیطی وفات ۱۳۹۳ھ)	مطبوعہ
۴۶	التفسیر القیم لابن القیم	(محمد اویس نگرانی ندوی کی ترتیب سے)	مطبوعہ
۴۷	التحریر والتنویر	ابن عاشور تونسیؒ	مطبوعہ
۴۸	صفوۃ التفاسیر	محمد علی صابونی	مطبوعہ
۴۹	روائع البیان	محمد علی صابونی	مطبوعہ

بعض اردو تفاسیر

۱	جامع التفاسیر	نواب قطب الدین خانؒ	مطبوعہ
۲	تفسیر حقانی	مولانا عبدالحق حقانیؒ (وفات ۱۳۳۵ھ)	مطبوعہ
۳	تفسیر ماجدی	مولانا الماجد دریابادیؒ	مطبوعہ
۴	تفسیر بیان القرآن	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ	مطبوعہ
۵	تفسیر عثمانی	شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ	مطبوعہ
۶	کشف الرحمٰن	مولانا احمد سعیدؒ	مطبوعہ
۷	حاشیہ	مولانا احمد علی لاہوریؒ (شیخ التفسیر)	مطبوعہ
۸	معارف القرآن	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	مطبوعہ
۹	معارف القرآن	مفتی محمد شفیعؒ دارالعلوم کراچی	مطبوعہ
۱۰	معالم العرفان	صوفی عبدالحمید سواتی گوجرانوالہ	مطبوعہ
۱۱	معالم التنزیل	مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی	مطبوعہ
۱۲	حل القرآن	مولانا حبیب احمد کیرانویؒ	مطبوعہ
۱۳	تفسیر قرآن	مولانا عبداللہ بہلویؒ	مطبوعہ

نوٹ: ایک تفسیر کا احقر مؤلف کا لکھنے کا بھی ارادہ ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں۔

بعض تراجم قرآن از علماء حقہ

۱	ترجمہ فارسی	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ	مطبوعہ
۲	ترجمہ فارسی	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	مطبوعہ
۳	اردو ترجمہ	شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ	مطبوعہ
۴	اردو ترجمہ	شاہ رفیع الدینؒ	مطبوعہ
۵	اردو ترجمہ	مولانا فتح محمد جالندھریؒ	مطبوعہ
۶	اردو ترجمہ	مولانا فتح محمد تائب لکھنویؒ	مطبوعہ
۷	اردو ترجمہ	مولانا عبدالحق حقانیؒ	مطبوعہ
۸	اردو ترجمہ	شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ	مطبوعہ
۹	اردو ترجمہ	مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ	مطبوعہ
۱۰	اردو ترجمہ	مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ	مطبوعہ
۱۱	اردو ترجمہ	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ	مطبوعہ
۱۲	اردو ترجمہ	مولانا ابوالکلام آزادؒ	مطبوعہ
۱۳	اردو ترجمہ	کشف الرحمٰن مولانا احمد سعید دہلویؒ	مطبوعہ
۱۴	اردو ترجمہ	مولانا احمد علی لاہوریؒ	مطبوعہ
۱۵	اردو ترجمہ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	مطبوعہ
۱۶	اردو ترجمہ	مولانا عبدالماجد دریابادیؒ	مطبوعہ
۱۷	اردو ترجمہ	مولانا تاج محمود امروٹیؒ	مطبوعہ
۱۸	اردو ترجمہ	محمد علی صدیقی کاندھلویؒ	مطبوعہ

۱۹	اردو ترجمہ	مولانا حبیب احمد کیرانویؒ	مطبوعہ
۲۰	اردو ترجمہ	علامہ انظر شاہ کشمیری	مطبوعہ
۲۱	اردو ترجمہ	قاضی عبید اللہ ڈیروی	مطبوعہ
۲۲	اردو ترجمہ	ناچیز امداد اللہ انور	زیر طبع

علوم القرآن

قرآن مجید علوم کا مخزن و معدن ہے قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بہ ابن العربی ۴۲ھ نے لکھا ہے۔ قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں۔ ائمہ وعلماء کی تصانیف و تفاسیر کا جو شخص مطالعہ کرے گا وہ اس قول کی صداقت کو تسلیم کرلے گا۔ اس قسم کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں کہ قرآن مجید سے کس کس طرح کن کن علوم کا استنباط کیا گیا اور کون کون سے علوم اس میں موجود ہیں بطور اشارہ چند علوم کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علم الحساب

اس علم کے اصول میں دو چیزیں ہیں۔ عدد صحیح اور عدد مکرر جو عدد صحیح ہیں وہ حساب میں یا جمع کی صورت میں ہوتے ہیں۔ یا تفریق کی یا ضرب کی، یا تقسیم یا تنصیف یا تضعیف کی، باقی قواعد انہیں کے فروغ ہیں مثالیں ملاحظہ ہوں۔

تفریق: عَاشَ فِیۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا (وہ ان میں زندہ رہے ہزار سال مگر پچاس)۔

ضرب: مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

تقسیم: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ

علم تعبیر رویا

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا الخ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا الخ۔

علم بدیع

صنعت مراعاۃ النظیر: اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ الخ شمس وقمر کا ایک حساب ہے

صنعت عکس: يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ۔ نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے۔

علم عروض

بحر رمل: ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (فاعلاتن فاعلاتن فاعلان)

بحر متقارب: نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (فعلن فعلن فعلون فعول)

علم الامثال

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ الاٰية (سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے)۔

علم الصرف

قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۔ دسّ کی اصل دسس ہے۔ جب کئی حرف ایک

صورت کے جمع ہو جائیں تو تحقیقاً ایک کو کسی دوسرے حرف سے (منجملہ حروف ابدال کے) بدلنا بہتر ہوتا ہے۔ لہذا ایک سین کو الف سے بدل دیا گیا۔

علم الرجال

قَالُوا اتَّخَذَ اللہُ وَلَدًا سُبْحَانَہٗ، مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِھِمْ.

علم الاخلاق

اِنَّ اللہَ یَأْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ. ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ. یہ علم ایسی وسعت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے کہ یہ مختصر کتاب اس کے مجمل بیان کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔

علم التشریح

فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ. الخ

علم النفس

فِطْرَةَ اللہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا الخ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔

جغرافیہ

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ الخ

ہیئت

تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًاوَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّ قَمَرًا مُنِیْرًا الآیة مبارک ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج اور منور شمس وقمر بنائے۔

علم التاریخ

لَقَدْ کَانَ فِی قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَاب الخ ان کے قصوں میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے۔

علم المعیشت

وَلَقَدْ مَکَّنَّا کُمْ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَکُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ الخ۔ ہم نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرایا اور ہم نے اس میں تمہارے لئے روزی پیدا کی

علم درایت

اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ الخ اگر کوئی فاسق خبر لائے تو دیکھ لیا کرو۔

علم تجوید

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلا قرآن کو ترتیل سے پڑھو۔

غرض کثیر التعداد علوم ہیں جو قرآن سے لئے گئے، اگر کوئی شخص بنظر انصاف تاریخ اور فقہ اسلام پر نظر کرے تو یہ امر اس پر کما حقہ ظاہر ہو جائے گا۔ (۳۴)

(۳۴) تاریخ القرآن صارم)

آٹھواں باب

اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف

مؤلف نے فضائل حفظ القرآن کے سابقہ مطبوعہ کے صفحہ نمبر ۱۹۹ پر قرآن کریم کے حفظ و تلاوت کے متعلق آئندہ کچھ واقعات قلمبند کرنے کا لکھا تھا، پھر عرصہ دس سال تک گوناگوں تالیفی مصروفیات کی وجہ سے ان کو جمع کرنے کا موقع نہ ملا اب ۱۴۲۲ھ کے ماہ رمضان میں حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی مہاجر مدنی سے مسجد نبوی میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی ان واقعات کے جمع کرنے کی یاددہانی کرائی۔

ذیل میں بعض اکابرین اسلام، محدثین عظام، قراء قرآن فقہاء عظام اور اولیاء کرام کی تلاوت کے پچاس سے زائد واقعات نقل کئے جارہے ہیں، ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت و شغف مدام اور خدمات جلیلہ کی وافر توفیق نصیب فرمائیں۔ (آمین)

سید القراء سیدنا ابی بن کعبؓ

(واقعہ نمبر ۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب "لم یکن الذین کفروا من أهل الکتاب و المشرکین" نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیؓ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں (اس کو) تمہارے سامنے پڑھوں، تو انہوں نے عرض کیا کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ تو حضرت ابیؓ (فرط محبت میں) رو پڑے۔ (۱)

(۱) (مصنف عبدالرزاق ،فضائل القرآن امام نسائی ، مسند احمد)

جامع القرآن سیدنا عثمان بن عفانؓ

(واقعہ نمبر۲) حضرت عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ میں آج رات مقام ابراہیم علیہ السلام پر سب عبادت گزاروں سے زیادہ عبادت کروں گا، فرماتے ہیں کہ جب میں نے عشاء کی نماز ادا کی تو مقام ابراہیم علیہ السلام کی طرف چلا گیا حتی کہ وہاں عبادت شروع کردی میں اسی حالت میں تھا کہ ایک آدمی نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے۔ انہوں نے سورہ فاتحہ سے رکعت کی ابتداء کی پھر سارا قرآن کریم ختم کردیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا (اور دوسری رکعت خفیف سی پڑھ کر سلام پھیرا) پھر اپنے جوتے اٹھا کر چل دیئے، مجھے معلوم نہیں کہ آپؓ نے اس سے قبل بھی کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔ (۲)

آپؓ کی عادت مبارک تھی کہ ایک رکعت میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے پھر اس کے ساتھ وتروں کو مکمل کرتے تھے۔ (۳)

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے تو آپؓ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا کہ تم نے ایسے شخص کو شہید کیا ہے جو ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کرتے تھے۔ (۴)

آیت امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الآخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ (الزمر: ۹) کے متعلق حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی

(۲) (حلیۃ الاولیاء ۱/۵۶)

(۳) (طحطاوی، بیہقی ۳/۲۵، ابن ابی داود فی المصاحف، شرح السنۃ ۴/۹۹، صححہ الشیخ شعیب ارناؤوط)۔

(۴) (کتاب الزھد امام احمد بن حنبل ص: ۱۲۷)

اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں۔ (۵)

علامہ نووی التبیان (۵۵) میں لکھتے ہیں کہ وہ حضرات جو ایک رات دن میں پورا قرآن کریم تلاوت کرتے تھے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن جبیر، حضرت مجاہد اور امام شافعی وغیرہ تھے۔

فقیہ الصحابہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ

(واقعہ نمبر ۳) حضرت عروۃ بن الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مکہ میں سب سے پہلا شخص جس نے قرآن کریم کو بلند آواز سے پڑھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ (٦)

امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو بھی سورت نازل ہوئی میں اس کو خوب جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت نازل ہوئی میں اس کو خوب جانتا ہوں کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوئی اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم ہے اور اس کے پاس جانے کیلئے اونٹ کے ذریعہ سے سفر کیا جا سکتا ہے تو میں اس پر سوار ہو کر جانے کیلئے تیار ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من احب ان یقرأ القرآن غضا کما انزل فلیقرأ علی قراءۃ ابن ام عبد. (۷)

(۵)(ابن کثیر)
(٦)(الاصابہ ۲۱۵/٦ ورجالہ ثقات)
(۷) (مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم، ووافقہ الذہبی)

(ترجمہ) تم میں سے جو چاہے کہ قرآن کریم کو اس طرح سے پڑھے جیسے وہ نازل ہوا تو وہ ابن ام عبد (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت پر تلاوت کرے۔

سیدنا معاذ بن جبلؓ

(واقعہ نمبر۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

خذوا القرآن من اربعة من ابن مسعود و ابی و معاذ بن جبل و سالم مولی ابی حذیفه. (۸)

(ترجمہ) قرآن کریم چار حضرات سے سیکھو حضرت ابن مسعود سے حضرت معاذ بن جبل سے حضرت اُبی سے اور حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ سے (رضی اللہ عنہم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتیں عاجز ہیں کہ وہ حضرت معاذ جیسا فرزند جنیں۔

سیدنا تمیم داریؓ

(واقعہ نمبر۵) حضرت ابو مہلب فرماتے ہیں کہ آپ ہفتہ میں قرآن کریم کی تلاوت مکمل کرتے تھے۔ (۹)

اور امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ (۱۰)

حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل مکہ کے ایک شخص نے

(۸)(بخاری، ترمذی، حلیة الاولیاء)
(۹)(ابن سعد ۳/۵۰۰ واسناده صحیح)
(۱۰)(سیرا علام النبلاء ۲/۴۴۵، تهذیب تاریخ ابن عساکر ۳/۳۵۹)

بتایا کہ یہ تمہارے بھائی تمیم داری رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی جگہ ہے وہ ساری رات نماز پڑھتے تھے، آپ کبھی کبھی اس ایک آیت کو ہی بار بار پڑھتے اور روتے رہتے تھے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات الآیۃ[الجاثیہ/۲۱](۱۱)

سیدنا اسود بن یزید نخعی (تابعیؒ)

(واقعہ نمبر ۶) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رمضان شریف میں ہر دو رات میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے، صرف مغرب اور عشاء کے درمیان سوتے تھے اور رمضان کے علاوہ دنوں میں چھ راتوں میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ (۱۲)

امام سُلَیم بن عِترؒ

(واقعہ نمبر ۷) آپ مصر کے فقیہ اور قاضی تھے، واعظ و عابد تھے شدت تالہ سے آپ کو ناسک کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا، حضرت حارث بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سُلیم بن عِتر ہر رات میں تین مرتبہ مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ (۱۳)

ابوالعالیہ: رُفَیع بن مہران (تابعیؒ)

امام ابوداود رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں

(۱۱)(طبرانی کبیر ۱۲۵، سیر اعلام النبلاء ۲/ ۴۴۵).
(۱۲)(سیر اعلام النبلاء ۴/ ۵۱)
(۱۳) (سیر اعلام النبلاء ۴/ ۱۳۲)

کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد حضرت ابو العالیہ سے قرآن کا بڑا عالم کوئی نہیں گذرا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابو العالیہ کو اپنے ساتھ مسند پر بٹھاتے تو قریش مسند سے نیچے بیٹھتے تھے، قریش میری طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے تو حضرت ابن عباسؓ فرماتے علم کی شان یہی ہے صاحب شرف کے شرف کو بڑھاتا اور (عالم) غلاموں کو تخت پر بٹھاتا ہے۔

حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم مملوک غلام تھے ہم میں سے کچھ محنت و مشقت کرتے تھے اور کچھ مالک کے گھروں کی خدمت کرتے تھے اور ہم ہر رات قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے، ہم پر یہ عمل بھاری ہوگیا تو ہم آپس میں ایک دوسرے سے اپنی تکلیف کی حکایت کرنے لگے پھر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو انہوں نے تعلیم دی کہ ہر جمعہ کو ایک ختم کیا کریں چنانچہ ہم سوتے تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے اور ہم پر (پھر کبھی) مشقت نہ ہوئی۔ (۱۴)

سیدنا عروہ بن زبیر (أحد الفقہاء السبعہ - تابعیؒ)

(واقعہ نمبر ۸) حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ روزانہ قرآن میں دیکھ کر چوتھائی حصہ کی تلاوت کرتے تھے اور رات کو قرآن کریم کے ساتھ طویل قیام اللیل فرماتے تھے آپ کا یہی معمول رہا سوائے اس رات کے جس میں آپ کا پاؤں کٹ گیا تھا اور اس میں گہرا زخم آکر پھیل گیا تھا۔ (۱۵)

(۱۴) (طبقات ابن سعد ۷/۱۱۳، سیر اعلام النبلاء ۴/۲۰۹)

(۱۵) (ابن عساکر ۱۱/۲۸۶ب، حلیۃ الاولیاء ۲/۱۷۸-۱۸۰، سیر اعلام النبلاء ۴/۴۲۶)

سیدنا عبداللہ بن مُحیریز

(واقعہ نمبر۹) حضرت عمرو بن عبدالرحمٰن بن محیریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے دادا (حضرت عبداللہ) ہر جمعہ کو ایک ختم کرتے تھے۔ ہم جب بھی آپ کیلئے بستر بچھاتے تو آپ اس پر آرام نہیں کرتے تھے۔ (۱۶)

سیدنا سعید بن جبیرؒ

(واقعہ نمبر۱۰) عبدالملک بن ابی سلیمان بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ ہر دو راتوں میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرلیا کرتے تھے۔ (۱۷)

ابوعبدالرحمٰن سلمی مقریٔ الکوفہؒ

(واقعہ نمبر۱۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خیر کم من تعلم القرآن وعلمه. (۱۸)

(ترجمہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اس کی تعلیم دے۔

ابوعبدالرحمٰن سبیعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن نے مسجد اعظم میں لوگوں کو چالیس سال قرآن کریم پڑھایا ہے۔

---

(۱۶) (ابن عساکر ۱۷۱، سیر اعلام النبلاء ۴/۴۹۵)
(۱۷) (حلیة الاولیاء ۴/ ۲۷۳، طبقات ابن سعد ۲۵۹/۶، زهد احمد ص ۳۷، سیر اعلام ۴/ ۳۲۵)
(۱۸) (صحیح بخاری)

آپ نے کاتب وحی جامع القرآن حضرت زید بن ثابتؓ سے ۲۳ سال میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نے ایسی قوم (صحابہ کرامؓ) سے قرآن کریم کو سیکھا ہے کہ جب وہ ہمیں دس آیات کی تعلیم دیتے تھے تو اگلی دس اس وقت تک نہیں پڑھاتے تھے جب تک کہ ان پچھلی دس کی تعلیمات سے آگاہ نہ فرمادیتے۔ ہم قرآن کو بھی سیکھتے تھے اور اس پر عمل کو بھی۔ ہمارے بعد قرآن کی وارث ایسی قوم بھی ہوگی کہ وہ قرآن کے ایسے گھونٹ بھرے گی جیسے پانی کے گھونٹ بھرے جاتے ہیں قرآن ان کے حلق سے نچلی ہڈی سے بھی نہیں گذرے گا بلکہ یہاں سے بھی نہیں گذرے گا پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنے حلق پر رکھ لیا۔

امام نافع بن عبدالرحمٰن ابورویم المقری المدنی

(واقعہ نمبر۱۲): امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نافع قراءت میں سب لوگوں کے امام ہیں۔ حضرت احمد بن بلال المصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شیبانی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت نافع سے قراءت حاصل کی تھی کہ جب حضرت نافع کلام کرتے تھے تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی میں نے آپ سے عرض کیا اے ابوعبداللہ یا اے ابورویم جب آپ پڑھانے کیلئے بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگا لیتے ہیں؟ فرمایا میں خوشبو نہیں لگاتا بلکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ میرے دہن میں قراءت فرماتے ہیں بس اس وقت سے میں اپنے منہ میں اس خوشبو کو سونگھتا ہوں۔ (۱۹)

(۱۹)(معرفۃ القراء الکبار للذھبی) ۱۰۷، مؤسسۃ الرسالہ، شرح لشاطبیہ ص: ۱۰-۱۲)

اللہ آپ پر رحمت فرمائے آپ نے ستر تابعین سے قرآن سیکھا اور طویل زمانہ تک لوگوں کو قرآن سکھایا۔

جزی اللہ بالخیرات عنا ائمۃ لنا نقلوا القرآن عذبا وسلسلا
فاما الکریم السرفی الطیب نافع فذاک الذی اختار المدینۃ منزلا

حضرت قتادہ بن دعامہ قدوۃ المفسرین والمحدثین

(واقعہ نمبر ۱۳): سید التابعین حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فرماتے تھے میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جیسا انسان پیدا نہیں کیا ہے۔

حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کیا قتادہ کی مثل بھی کوئی ہوسکتا ہے۔

حضرت سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حضرت قتادہ ہر ہفتہ میں پورے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور جب ماہ رمضان آتا تو ہر تین دن میں قرآن تلاوت کرتے اور جب آخری عشرہ آتا تو ہر رات میں ایک قرآن ختم کرتے۔(۲۰)

سعدؒ بن ابراہیمؒ بن عبدالرحمٰنؓ بن عوف

الامام، الحجہ، الفقیہ، قاضی المدینہ

(واقعہ نمبر ۱۴): آپ کے صاحبزادہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد حبوہ باندھ کر بیٹھتے اور اس وقت حبوہ کھولتے جب پورا قرآن کریم پڑھ لیتے۔(۲۱)

(۲۰)(سیر اعلام النبلاء: ۲۷۶/۵)۔
(۲۱)(سیر اعلام النبلاء: ۴۲۱/۵)

امام ربانی حضرت منصور بن زاذانؒ

(واقعہ نمبر۱۵): آپ علم وعمل میں واسط (ایک قدیم شہر کا نام ہے) کے شیخ تھے، آپ کیلئے قرآن کریم کی تلاوت آسان کردی گئی تھی۔

ابن سعد فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ اور حجت تھے تیز قراءت کرتے تھے ٹھہر کر پڑھنے کی کوشش کرتے مگر کامیاب نہ ہوسکتے، آپ چاشت کے وقت میں قرآن ختم کرلیتے۔

محدیث یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ حضرت منصور بن زاذان مکمل قرآن کریم چاشت کی نماز (صلوۃ الضحی) میں پڑھ لیتے تھے اور ظہر سے عصر تک ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ دو ختم آپ کے دن میں ہوتے تھے اور ساری رات نماز میں گزار دیتے تھے۔(۲۲)

آپ کی دستار مبارک آپ کی آنکھوں کے آنسوؤں سے تر ہوجاتی تھی۔

حضرت ہشیم فرماتے تھے کہ اگر آپ سے یہ کہا جاتا کہ ملک الموت آپ کے دروازہ پر آپہنچا ہے تو آپ اس سے زیادہ عمل نہ کرسکتے، آپ طلوع آفتاب سے لیکر عصر تک نماز میں مشغول رہتے پھر مغرب تک تسبیح میں مصروف ہوتے۔(۲۳)

امام حمزہ بن حبیب الزیاتؒ

(واقعہ نمبر۱۶): آپ سات مشہور قراءتوں کے ائمہ میں سے ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کو ان القاب سے ذکر فرمایا ہے: کان اماما

(۲۲) (سیر اعلام النبلاء ۵/۴۴۱)
(۲۳) سیر اعلام النبلاء : ۵/۴۴۲)

حجة قيما بكتاب الله، عابدا خاشعا، قانتا لله ثخين الورع، عديم النظير.

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن فضیل سے فرماتے ہوئے سنا، میرا گمان ہے کہ اہل کوفہ سے کوئی بلا اور مصیبت نہیں ٹلتی مگر حضرت حمزہ کی وجہ (اور برکت) سے۔

حضرت حمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کریم میں اتنا دیکھا کہ مجھے ڈر لاحق ہو گیا کہ میری نگاہ نہ چلی جائے۔

آپ قرآن پڑھتے رہتے تھے حتی کہ جب لوگ چلے جاتے تو آپ اٹھ کر چار رکعت نماز ادا کرتے پھر ظہر اور عصر کے درمیان نماز ادا کرتے تھے اور اسی طرح سے مغرب اور عشاء کے درمیان بھی، آپ کے بعض پڑوسیوں نے ذکر کیا کہ آپ رات کو نہیں سوتے تھے بلکہ یہ پڑوسی آپ کی قراءت کو ترتیل کے ساتھ سنتے رہتے تھے۔ (۲۴)

امام ابوجعفر القاری، یزید بن قعقاعؒ

(واقعہ نمبر ۱۷): آپ دس قراءتوں کے ائمہ میں سے ہیں۔

آپ کے داماد حضرت شیبہ رحمہ اللہ نے حاضرین واکابرین سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو حضرت امام ابوجعفر کی ایک عجیب کرامت نہ دکھاؤں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں تو حضرت شیبہ نے آپ کے سینہ سے کپڑا ہٹایا تو وہاں دودھ کی شکل میں ایک گول دائرہ بنا ہوا تھا، حضرت ابوحازم اور آپ کے شاگرد کہنے لگے خدا کی قسم یہ قرآن کا نور ہے۔

حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ام ولد نے بتایا جب آپ رحلت فرما گئے تو وہ سفیدی آپ کی آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر)

(۲۴) (معرفة القراء الكبار ذهبي ۱/۱۱۱-۱۱۵)

منتقل ہوگئی تھی۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو جعفر القاری رحمہ اللہ کو غسل دیا گیا تو انہوں نے آپ کے سینہ سے لیکر آپ کے دل تک قرآن کریم کے ایک ورق کی مثل کچھ دیکھا تو حاضرین میں سے کسی نے بھی شک نہ کیا کہ یہ قرآن کا نور ہی ہوسکتا ہے۔ رحمہ اللہ۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قرآن کریم آپ کے گوشت و پوست میں رچ بس گیا تھا، اور وفات کے بعد آپ کے سینے اور آنکھوں کے درمیان نور بن گیا تھا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر قاری رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ کے پاس سے کوئی مانگنے والا محتاج گذرتا اور آپ اس وقت رات کی نماز میں مشغول ہوتے تو آپ اس کو بلا کر خود پردہ میں چلے جاتے اور اس کی طرف اپنی چادر اتار کر پھینک دیتے۔

شیخ الاسلام ابوبکر بن عیاشؒ

(واقعہ نمبر ۱۸): امام ذہبی فرماتے ہیں کہ متعدد روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر بن عیاش نے چالیس سال زندگی کے ایسے گزارے کہ ہر رات اور دن میں ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرتے تھے۔ ایسی ہی عبادت کی طلب ہونی چاہئے۔ (۲۵)

حضرت یحییٰ الحمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ کی ہمشیرہ رونے لگیں آپ نے ان سے فرمایا تم کیوں روتی ہو اس کونے کی طرف دیکھو یہاں تیرے بھائی نے اٹھارہ ہزار قرآن پاک کے ختم کئے ہیں۔

(۲۵) (سیر اعلام النبلاء ۸/۵۰۳)

احادیث لو صیغت لألهت بحسنها
عن الوشی او شمت لأغنت عن المسک

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم (۷۹/۱) میں لکھا ہے کہ آپ کے فضل و کمال پر تمام حضرات متفق ہیں ہمیں آپ کے صاحبزادہ ابراہیم سے یہ خبر پہنچی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے فرمایا تیرے باپ نے کبھی بدکاری نہیں کی بلکہ اس نے تیس سال سے روزانہ ایک مرتبہ قرآن کی تلاوت کی ہے۔

اور ہمیں آپ کے متعلق یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا اے میرے بچے اس کمرہ میں اللہ کی نافرمانی کرنے سے خود کو بچانا کیونکہ میں نے اس میں اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن کریم کا ختم کیا ہے۔

اور ہمیں آپ کے متعلق یہ خبر بھی ملی ہے کہ آپ نے اپنی وفات کے وقت اپنی صاحبزادی سے فرمایا کہ جب کہ وہ رو رہی تھی اے بیٹی! مت رو کیا تجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دیں گے جب کہ میں نے اس زاویہ (جگہ) میں چوبیس ہزار مرتبہ قرآن کریم کا ختم کیا ہے۔اھ

حضرت یحییٰ بن وثّاب رحؒ

(واقعہ نمبر ۱۹): آپ اپنے زمانہ میں کوفہ کے بڑے قاری تھے۔ امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ لوگوں میں سب سے احسن طریقہ سے تلاوت کرتا ہے بسا اوقات میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کے حسن قراءت کی محبت سے اس کا سر چوم لوں۔ جب آپ قراءت کرتے تھے تو مسجد میں کوئی حس وحرکت تک نہ سنائی دیتی تھی (ایسا سناٹا چھا جاتا تھا کہ) گویا مسجد میں کوئی شخص بھی موجود نہیں ہے۔

امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثّاب رحمہ اللہ جب

نماز سے فارغ ہو چکتے تو جتنا دیر اللہ تعالیٰ چاہتے تھے وہ وقفہ کرتے تھے آپ میں نماز کی کثرت سے تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔

امام اعمش ہی فرماتے ہیں کہ جب میں آپ کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ (اللہ کے سامنے اپنا) حساب دینے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔ (۲۶)

حضرت ابواسحاق سَبیعیؒ

(واقعہ نمبر ۲۰): آپ علماء عاملین اور اکابر تابعین میں سے تھے حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسحاق سبیعی ہر تین دن میں قرآن ختم کرتے تھے۔ (۲۷)

سیدنا کرز بن وبرہؒ

(واقعہ نمبر ۲۱): آپ نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی تھی کہ وہ اس کو اتنی قوت دے کہ وہ رات میں تین ختم کر سکے۔ (۲۸)

سیدنا ثابت البنانیؒ

(واقعہ نمبر ۲۲): آپ بصرہ کے تابعین کرام میں سے ہیں، چالیس سال تک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، اور اہل بصرہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت رات دن میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ (۲۹)

---

۲۶) (معرفۃ القراء الکبار ۱/ ۶۳ – ۶۴)
۲۷) (سیر اعلام النبلاء: ۵/۳۹۴)
۲۸) (سیر اعلام النبلاء: ۶/۸۵)
۲۹) (حلیۃ الاولیاء امام ابو نعیم: ۲/۲۱۹)

امام اعظم ابوحنیفہؒ

(واقعہ نمبر۲۳): امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام ابوحنیفہؒ تمام ائمہ فقہ کے سرخیل ہیں اور تفقہ میں سب کے استاذ ہیں اور باقی سب ان کے عیال ہیں۔

شمس الائمہ کردری اپنی کتاب مناقب الامام ابی حنیفہ میں لکھتے ہیں کہ آپ ہر رات اور دن میں ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرتے تھے اور رمضان المبارک میں ہر دن دو مرتبہ ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں۔ (۳۰)

امام ابن المبارک فرماتے ہیں کہ دو رکعت میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔

امام مسعر بن کدام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا تو ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا مجھے اس کی قراءت بہت ہی پسند آئی۔ اس نے ساتواں حصہ قرآن کا پڑھا تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب رکوع کرے گا اس نے تہائی پڑھ لیا پھر نصف پھر وہ پڑھتا ہی رہا حتی کہ ایک رکعت میں مکمل ختم کرلیا (اور دوسری رکعت میں مختصر تلاوت کرکے دو رکعت پوری کرلیں) میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تھے، پھر آپ جب تک حیات رہے میں ان سے تحصیل علم میں لگ گیا۔ (۳۱)

حضرت واصل بن عبدالرحمٰن البصریؒ

(واقعہ نمبر۲۴): امام ذہبیؒ نقل کرتے ہیں کہ امام ابوداود طیالسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ ہر رات میں ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرتے تھے۔ (۳۲)

---

(۳۰) (مناقب کردری)
(۳۱) (الخیرات الحسان ابن حجر مکی)
(۳۲) (العبر فی اخبار من غبر الذہبی ۲۱۸/۱)

امام وکیع بن الجراحؒ

(واقعہ نمبر ۲۵): قاضی القضاۃ یحیٰی بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں سفر وحضر میں ان کا رفیق رہا آپ دن کو روزہ رکھتے تھے اور تمام رات میں ایک ختم کرتے تھے۔

امام محمد بن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام وکیع عبادان میں صرف چالیس راتیں ٹھہرے اور چالیس مرتبہ ختم کئے اور چالیس ہزار درہم صدقہ کئے۔ (۳۳)

امام مسعر بن کدامؒ

(واقعہ نمبر ۲۶) آپ حدیث وفقہ کے بڑے ائمہ میں سے ہیں

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن مسعر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میرے والد ماجد اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ نصف قرآن کی تلاوت نہ کر لیتے۔ (۳۴)

حضرت حسن بن صالح بن حیی الثوریؒ

(واقعہ نمبر ۲۷): امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن وعلی دونوں صالح کے بیٹے تھے یہ اور ان کے والدہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا جو رات میں اپنے گھر میں مکمل قرآن کی تلاوت کرتے تھے، ان میں سے ہر ایک تہائی رات قرآن کی قراءت کے ساتھ نماز میں مشغول رہتا تھا، ان کی والدہ فوت ہو گئیں تو یہ دونوں قرآن کا ختم کرنے لگے پھر علی بھی فوت ہو گئے تو حضرت حسن ہر رات اکیلے قرآن شریف کا ختم کرتے تھے۔ (۳۵)

---

۳۳) (اعلام الاخیار للکفوی)

۳۴) (تہذیب التہذیب ۱۱۵/۱۰)

۳۵) (تہذیب التہذیب ۲۸۸/۲)

امام ابومحمد عبداللہ بن ادریس الاودی

(واقعہ نمبر۲۸) امام نوویؒ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ متفق علی امامته و جلالته و اتقانه وفضیلته و ورعه و عبادته، امام نووی رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ ہمیں ان کے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا جب کہ وہ آپ کی وفات کے قریب وقت میں رو رہی تھیں کہ مت روؤ میں نے اس گھر میں چار ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم کیا ہے۔(۳۶)

امام مِصر: ابن القاسم صاحبِ مالکؒ

(واقعہ نمبر۲۹): امام اسد بن فرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابن القاسم ہر دن اور رات میں دو ختم کرتے تھے جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو علم کی رغبت کی وجہ سے انہوں نے تخفیف کرتے ہوئے ایک ختم پر اکتفاء فرمایا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث یحیٰی بن سعید قطانؒ

(واقعہ نمبر۳۰) امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام یحیٰی بن سعید نے بیس سال کی ہر رات میں ایک قرآن کریم ختم کیا۔(۳۷)

اور حضرت عمرو بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیٰی بن سعید قطان ہر دن اور رات میں ایک ختم کرتے اور ہزار انسانوں کیلئے دعا کرتے پھر عصر کے بعد باہر آتے اور لوگوں کو حدیث پڑھاتے۔(۳۸)

---

(۳۶)(نووی شرح مسلم ۱/ ۷۸-۷۹)
(۳۷) (سیر اعلام النبلاء: ۱۷۹/۹)
(۳۸) (سیر اعلام النبلاء: ۱۷۷/۹-۱۷۸)

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس حاضر تھے کہ ایک شخص نے سورۃ الدخان کی تلاوت کی تو آپ نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ خود سے اس حالت کو روک سکے تو وہ خود حضرت یحییٰ بن سعید ہی تھے۔(۳۹)

حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاءؒ

(واقعہ نمبر ۳۱): امام ابونعیم رحمہ اللہ حضرت جنید بن محمد کے شاگرد حضرت ابوالحسن سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا میں کئی سال تک حضرت ابو العباس کی خدمت میں ان کے طریقہ کے مطابق صحبت میں رہا، آپ ہر دن ایک ختم قرآن کریم کا کرتے تھے، اور ہر ماہ رمضان میں دن اور رات میں تین ختم کرتے تھے۔(۴۰)

سیدنا بشر بن حارث حافیؒ

(واقعہ نمبر ۳۲): امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا آپ روزانہ پانچ سو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت ابن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے لئے قبر کھودی اور اس میں قرآن کریم ختم کیا، آپ کا معمول (روزانہ) تہائی قرآن شریف پڑھنے کا تھا۔(۴۱)

۳۹) (سیر اعلام النبلاء: ۱۸۰/۹)
۴۰) (حلیۃ الاولیاء: ۳۰۲/۱۰)
۴۱) (سیر اعلام النبلاء: ۳۶۰/۸)

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

(واقعہ نمبر۳۳): امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کا ہر رات کو نصف قرآن کریم تلاوت کرنے کا معمول تھا۔(۴۲)

علامہ ذہبیؒ نے صاحب شریعۃ القاریؒ سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن کی عجیب جلالت شان تھی جب آپ قرآن کریم کی تلاوت سنتے تھے تو آپ پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔(۴۳)

سید الطائفہ سیدنا جنید بغدادیؒ

(واقعہ نمبر۳۴): آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ عارفین کا عبادت کرنا بادشاہوں کے سروں پر تاج کے حسن سے زیادہ خوبصورت ہے۔(۴۴)

حضرت ابوبکر عطوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جنید فوت ہوئے میں آپ کے پاس تھا آپ نے اس وقت قرآن کریم ختم کیا پھر سورہ بقرہ سے ابتداء کر کے ستر آیات کی تلاوت کی اور روح پرواز کر گئی۔ رحمہ اللہ(۴۵)

سیدنا عطاء بن سائبؒ

(واقعہ نمبر۳۵): امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن سائب نہایت ہی معتمد محدث ہیں اور صالح شخص ہیں جس نے آپ

---

(۴۲) (سیر اعلام النبلاء: ۲۰۳/۹)
(۴۳) (سیر اعلام النبلاء: ۱۵۳/۹)
(۴۴) (حلیۃ الاولیاء: ۲۵۷/۱۰)
(۴۵) (حلیۃ الاولیاء: ۲۶۴/۱۰)

سے قدیم سے سنا اس کا سماع صحیح ہے آپ ہر رات قرآن کریم کا ایک ختم فرماتے تھے۔ (۴۶)

سیدنا ابوقبیصہ محمد بن عبد الرحمن الضبیؒ

(واقعہ نمبر ۳۶): حضرت اسماعیل الخطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قبیصہ الضبی رحمہ اللہ سے پوچھا جبکہ آپ کی حالت یہ تھی کہ ہم نے آپ سے زیادہ قرآن پڑھنے والا نہیں دیکھا تھا۔ کس دن آپ نے زیادہ تلاوت فرمائی ہے؟ آپ کی تیز پڑھنے میں بڑی شہرت تھی، مگر آپ مجھے بتلانے سے رک گئے اور میں بھی آپ سے پوچھتا رہا حتی کہ آپ نے بتا ہی دیا کہ میں نے گرمیوں کے دنوں میں ایک دن چار ختم کئے اور پانچویں ختم میں سورت براءۃ تک پہنچا تھا پھر میں نے عصر کی اذان دی۔ آپ اہل صدق میں سے تھے۔ (۴۷)

سیدنا الکتانی ابوبکر محمد بن علی بن جعفرؒ

(واقعہ نمبر ۳۷): امام ذہبی نقل کرتے ہیں کہ مشہور تھا کہ حضرت کتانی رحمہ اللہ نے طواف کے دوران بارہ ہزار مرتبہ قرآن کریم کا ختم کیا تھا، آپ کا شمار اولیاء میں سے ہوتا ہے۔ (۴۸)

حضرت ابوسہل القطان احمد بن محمدؒ

(واقعہ نمبر ۳۸): حضرت ابوعبداللہ بن بشر القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں

۴۶) (التعلیق علی الرحلۃ للخطیب البغدادی لنور الدین عتر، ص: ۱۴۲)
۴۷) (تاریخ بغداد ۳۱۵/۲، سیر اعلام النبلاء: ۴۹۲/۱۳)
۴۸) (سیر اعلام النبلاء: ۵۳۵/۱۴)

کہ میں نے حضرت ابو سہل سے زیادہ قرآن پاک پڑھنے والا نہیں دیکھا، آپ ہمارے پڑوسی تھے، ہمیشہ نماز اور تلاوت میں مصروف رہتے تھے، کثرت درس کی وجہ سے قرآن کریم آپ کی آنکھوں کے درمیان نصب العین بن کر رہ گیا تھا۔ (۴۹)

حضرت محمد بن ابی محمد ابو شجاع ابن المقرون البغدادیؒ

(واقعہ نمبر ۳۹): ساٹھ سال تک آپ نے لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا حتی کہ باپوں، بیٹوں اور پوتوں تک کو پڑھایا اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے تعلیم دی کسی سے کچھ نہ لیا، آپ اپنے ہاتھ کی محنت سے کھاتے تھے۔ (۵۰)

ابو العلاء ہمذانی العطار المقرئ شیخ ہمذانؒ

(واقعہ نمبر ۴۰): آپ خود بیان کرتے ہیں کہ میں بغداد کی مساجد میں راتیں گزارتا تھا اور آگ کی پکی ہوئی روٹی کھاتا تھا۔ حضرت عبدالقادر فرماتے ہیں کہ پھر آپ کی شان اس سے بھی زیادہ بلند ہوئی کہ آپ جس شہر سے گزرتے تھے آپ کے لئے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دعائیں کرتے تھے، حتی کہ بچے بھی اور یہودی بھی آپ آدھا دن علم اور قرآن کریم کی تدریس کرتے تھے اور باقی آدھا دن حدیث کی تعلیم فرماتے تھے، سنت آپ کا شعار تھا اعتقاد میں بھی اور عمل میں بھی، آپ حدیث شریف کی کتاب کو بھی بغیر وضو ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔

(۴۹) (تاریخ بغداد: ۲۴۵/۵، سیر اعلام ۵۲۱/۱۵)
(۵۰) (معرفة القراء الكبار: ۵۶۹/۲)

امام ابوبکر محمد: ابن نابلسی شہیدؒ

(واقعہ نمبر ۱۴۱): حافظ ابوذر فرماتے ہیں کہ آپ کو فاطمیوں نے قید میں ڈالا تھا پھر سولی پر چڑھایا، امام دار قطنی رحمہ اللہ نے روتے ہوئے آپ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جب آپ کی کھال اتاری گئی تو آپ یہ آیت پڑھے رہے

کان ذلک فی الکتاب مسطورا۔

ابوالفرج ابن الفرج ذکر کرتے ہیں کہ مصر کے گورنر ابوتمیم نے حضرت سیدنا ابوبکر نابلسی کو گلی گلی محلہ محلہ پھرایا اور پوچھا کیا تم نے کہا ہے کہ تمہارے پاس کوئی ایسا آدمی ہوتا جس کے ساتھ دس تیر ہوتے تو لازم ہوتا کہ وہ ایک تیر روم میں پھینکے اور نو تیر ہم میں۔ تو آپ نے فرمایا نہیں میں نے یوں نہیں کہا بلکہ یوں کہا تھا کہ اگر اس کے پاس دس تیر ہوتے تو لازم تھا کہ وہ نو تیر تمہیں مارتا اور دسواں تیر بھی تمہیں مارتا کیونکہ تم نے ملت کو بگاڑ دیا ہے اور صالحین کو قتل کر دیا ہے تم نے نور الوہیت کا دعویٰ کیا تو اس نے آپ پر تلوار تان لی اور پھر اس کی ایک ضرب لگائی پھر ایک یہودی کو حکم دیا جس نے آپ کی کھال اتار دی۔

معمر بن احمد بن زیاد الصوفی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک معتمد شخص نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر کے بدن کی کھال آپ کے سر کی مانگ کی جگہ سے اتارنا شروع کی گئی حتی کہ چہرہ تک اتر گئی آپ پھر بھی اللہ کو یاد کرتے رہے اور صبر کرتے رہے جب سینہ تک پہنچی تو کھال اتارنے والے نے خود ترس کھاتے ہوئے اپنا چھرا آپ کے دل میں گھونپ دیا اور آپ کی شہادت واقع ہوگئی، اور مجھے معتمد آدمی نے ہی بیان کیا کہ آپ حدیث اور فقہ کے امام تھے سارا سال روزہ رکھتے تھے عوام و خواص میں آپ کی بڑی قدر و

منزلت تھی، جب آپ کے جسم سے کھال اتاری جارہی تھی تو آپ کے جسم سے قرآن کریم کی قراءت کی آواز سنی جاتی رہی۔ (۵۱)

حضرت جعفر بن حسن درزیجانی المقریٔ الزاہد الحنبلیؒ

(واقعہ نمبر ۴۲): حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے نیک اعمال کا بہت حکم کرنے والے اور ممنوعات سے بہت روکنے والے تھے، اس ضمن میں آپ کے مقامات بہت معروف ہیں روزہ، تہجد اور عبادت شبانہ آپ کے روزانہ کے معمولات میں سے تھے، قرآن کریم کے بڑی کثرت سے ختم کیے، ہر ختم ایک رکعت میں پورا کرتے تھے، اور انتقال بھی حالت سجدہ میں نماز میں ۵۰۶ھ میں ہوا۔ (۵۲)

حافظ ابن عساکرؒ

(واقعہ نمبر ۴۳): آپ نے ملک شام کے مشہور اور قدیم شہر دمشق کی عظیم ترین، مفصل ترین اور مشہور زمانہ تاریخ لکھی جس کو حال ہی میں ۸۰ جلدوں میں طبع کیا گیا ہے اور بہت سے اکابرین اسلام نے اس کی ضخیم جلدوں میں تلخیص لکھی۔

آپ کے صاحبزادہ حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جماعت کی نماز اور تلاوت قرآن کی بہت پابندی کرتے تھے، ہر جمعہ کو قرآن کریم کا ایک ختم کرتے تھے، اور ماہ رمضان میں ہر دن ایک ختم کرتے تھے، آپ کثرت سے نوافل اور اذکار بجالاتے تھے، اور ہر اس لمحہ کا اپنے نفس

(۵۱) (سیر اعلام النبلاء: ۱۴۸/۱۶)
(۵۲) (ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب ۱۰۰/۱)

سے محاسبہ کرتے تھے جو اطاعت خداوندی سے خالی گزرا ہوتا تھا۔ (۵۳)

امام عبدالرحمٰن بن علی الخرقیؒ

(واقعہ نمبر۴۴): علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ فقیہ، عالم، صالح تھے اور ہر رات اور دن میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے، ابو حامد ابن الصابونی رحمہ اللہ نے اپنے خط میں میری طرف لکھا کہ آپ اخیر عمر میں نابینا ہو کر بیٹھ گئے تھے، ان کو رات ہیں وضو کرنے کی ضرورت ہوئی جبکہ آپ کے قریب کوئی نہ تھا آپ اسی فکر میں تھے کہ آسمان سے گھر میں ایک نور داخل ہوا اور انہوں نے پانی کو دیکھ کر وضو کرلیا، آپ نے یہ بات اپنے بعض ساتھیوں سے ذکر کی اور وصیت فرمائی کہ اس کی کسی کو خبر نہ کرنا مگر میری موت کے بعد۔ (۵۴)

شیخ الاسلام ابن قدامہ مقدسیؒ

(واقعہ نمبر۴۵): علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ قدوہ، صالح، قانت لله، ربانی، خاشع، مخلص، عدیم النظیر، کبیر القدر، کثیر الاوراد والذکر والمروءۃ والفتوۃ والصفات الحمیدہ تھے آپ جیسے حضرات کو آنکھوں نے بہت کم دیکھا ہوگا، ہر رات نماز میں ترتیل کے ساتھ ایک منزل کی تلاوت کرتے تھے اور دن میں دو نمازوں کے درمیان ایک منزل تلاوت کرتے تھے۔ (۵۵)

---

۵۳) (سیر اعلام النبلاء: ۵۶۲/۲۰)
۵۴) (سیر اعلام النبلاء: ۱۹۶/۲۱، ۱۹۷)
۵۵) (سیر اعلام النبلاء: ۷/۲۲)

حضرت احمد بن رضوان بن محمدؒ

(واقعہ نمبر ۴۶): آپ نے قراءات عشرہ میں ایک اہم کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ”الواضح فی القراء ات العشر“ رکھا، خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمد بن رضوان اتقان روایات کے ساتھ مشہور قراء میں سے تھے، آپ کی اس فن میں کئی تصانیف ہیں، جوانی میں ہی فوت ہو گئے تھے، آپ کے علم کی وجہ سے لوگ آپ کے پاس قراءت قرآن سیکھنے کیلئے حاضر ہوتے تھے، میں ایک رات ان کے پاس جامع مسجد میں حاضر ہوا، آپ نے اس رات طلوع فجر سے پہلے تک دو ختم پورے کئے۔(۵۶)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

(واقعہ نمبر ۴۷) آپ بہت اونچے درجہ کے علماء میں سے تھے آپ کو حکومت وقت نے قید میں ڈال دیا، آپ نے اس مدت میں قرآن کریم کے ۸۰ یا ۸۱ ختم کئے، آپ کا آخری ختم ان المتقین فی جنات ونھر، فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر تک پہنچا تھا جس کی آپ کی وفات کے بعد تکمیل کر دی گئی۔ آپ روزانہ تین پارے تلاوت کرتے تھے اور دس دن میں ایک ختم کرتے تھے، اسی طرح سے مجھے آپ کے بھائی زین الدین نے بیان کیا۔(۵۷)

حجۃ اللہ علی العالم مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

(واقعہ نمبر ۴۸): بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ حج

(۵۶) (تاریخ بغداد: ۴/۱۶۱)
(۵۷) (العقود الدریہ فی مناقب شیخ الاسلام ابن تیمیہ للحافظ ابن عبدالہادی ص ۶۸ ۳)

کیلئے بذریعہ بحری جہاز سفر کررہے تھے رمضان کا مہینہ تھا، آپ نماز تراویح پڑھانے کیلئے روزانہ ایک پارہ یاد کرکے رات کو تراویح میں سنادیتے تھے اور آہستہ آہستہ یاد فرماتے تھے، کسی کو پتہ نہ چلا، یہ حضرت کی کرامت ہے۔ (۵۸)

مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ شارح ابوداود

(واقعہ نمبر ۴۹): ارواح ثلاثہ میں مذکورہ بالا واقعہ کے آگے لکھا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ مولانا خلیل احمد نے رمضان المبارک میں آدھا قرآن حفظ کرلیا تھا' حضرت تھانویؒ نے تبسم سے فرمایا کہ چونکہ وہ مولانا سے آدھے تھے اس لئے کرامت بھی آدھی ہوگی۔ (۵۹)

امام اسودؒ

(واقعہ نمبر ۵۰) حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک کی ہر دو رات میں ایک قرآن پاک مکمل کرتے تھے۔ آپ مغرب اور عشاء کے درمیان آرام کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ ہر چھے راتوں میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ (۶۰)

حضرت سعید بن جبیرؒ

(واقعہ نمبر ۵۱) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ دو راتوں میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ (۶۱)

---

(۵۸) (ارواح ثلاثہ ص: ۲۴۵)
(۵۹) (ارواح ثلاثہ ص: ۲۴۵)
(۶۰) (سیر اعلام النبلاء ۵۱/۴)
(۶۱) (سیر اعلام النبلاء ۲۲۵/۴)

حضرت قتادہؒ

(واقعہ نمبر۵۲) حضرت سلام بن ابی مطیع فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہفتہ میں ایک بار قرآن پاک ختم کرتے تھے اور جب رمضان المبارک آتا تھا تو ہر تین دن میں قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ (۶۲)

حضرت عطاء بن سائب

(واقعہ نمبر۵۳) حضرت عطاء بن سائب اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے ہر رات ایک بار قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ (۶۳)

حضرت کرز بن وبرہؒ

(واقعہ نمبر۵۴) حضرت محمد بن فضیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کُرز کے پاس ان کے گھر حاضر ہوا آپ اس وقت چٹائی کے ایک مصلی پر تھے اس پر آپ نے کچھ گھاس اور ایک چادر پھیلائی تھی اس لئے کہ آپ رات بھر عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ دن و رات میں تین مرتبہ قرآن پاک پڑھ لیتے تھے۔ (۶۴)

امام مسعر بن کدامؒ

(واقعہ نمبر۵۵) حضرت محمد بن مسعر فرماتے ہیں کہ میرے والد اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ آدھا قرآن پاک نہ پڑھ لیں۔ (۶۵)

(۶۲)(سیرا علام النبلاء ۲۷۶/۵)
(۶۳) (سیرا علام النبلاء ۱۲/۶)
(۶۴) (سیرا علام النبلاء ۱۱۲/۶)
(۶۵)(سیرا علام النبلاء ۱۶۵/۶)

امام مالکؒ کا مشغلہ

(واقعہ نمبر ۵۶) حضرت ابن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالکؒ کی ہمشیرہ سے پوچھا گیا کہ امام مالک کا اپنے گھر میں کیا مشغلہ ہوتا تھا۔ فرمایا کہ قرآن اور اس کی تلاوت۔ (۶۶)

حضرت سلم الخواصؒ

(واقعہ نمبر ۵۷) حضرت احمد بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلم الخواص سے سنا فرمایا کہ میں نے اپنے نفس کو کہا اے نفس قرآن پڑھ اس طرح سے جس طرح سے تو اللہ سے سن رہا ہو جب وہ کلام فرمائیں۔ اس سے قرآن پاک کی تلاوت سے حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ (۶۷)

حضرت بشر بن منصورؒ

(واقعہ نمبر ۵۸) امام ابن مدینی فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قبر کھودی اور اس میں قرآن پاک کا ختم فرماتے تھے آپ کا ایک دن میں تہائی قرآن پڑھنے کا وظیفہ تھا ضیغم رحمۃ اللہ علیہ ان کے دوست تھے دونوں ایک ہی دن میں انتقال کر گئے۔ (۶۸)

امام ابن عیاشؒ کا معمول

(واقعہ نمبر ۵۹) حضرت ابو بکر بن عیاش نے چالیس سال تک اس طرح

۶۶) (سیر اعلام النبلاء ۸/۱۱۱)
۶۷) (سیر اعلام النبلاء ۸/۱۸۰)
۶۸) (سیر اعلام النبلاء ۸/۳۶۰)

سے زندگی گزاری کہ دن اور رات میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔(۶۹)
(فائدہ) ان کے چالیس سال کے......قرآن کی تعداد تقریبا (۲۸۸۰۰) بنتی ہے۔اس سے پہلے جو تلاوت فرماتی تھی اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔

حضرت زہیر بن محمد بن قمیرؒ

(واقعہ نمبر ۶۰) حضرت محمد بن زہیر فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت زہیر بن محمد بن قمیر کی یہ حالت تھی کہ وہ رمضان المبارک میں ہر دن اور رات میں تین مرتبہ ختم فرماتے تھے اور ہمیں ختم کے وقت جمع کرتے تھے اس طرح سے آپ رمضان المبارک میں نوے دفعہ قرآن پاک پڑھ لیتے تھے۔(۷۰)

حضرت ابن ادریسؒ

(واقعہ نمبر ۶۱) حضرت حسین عنقزی فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن ادریس کی موت کا وقت آیا تو ان کی صاحبزادی رونے لگی تو آپ نے فرمایا اے بیٹی نہ رو میں نے اس گھر میں چار ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا ہے۔(۷۱)

حضرت ابن عُلَیَّہ

(واقعہ نمبر ۶۱) حضرت محمد بن المثنی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عُلَیَّہ کے پاس رہا آپ نے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کی اور میں نے ان کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔(۷۲)

---

(۶۹)(سیرا علام النبلاء ۸/۵۰۳).
(۷۰)(سیرا علام النبلاء ۱۲/۳۶۱)
(۷۱) (سیرا علام النبلاء ۹/۴۴)
(۷۲) (سیرا علام النبلاء ۹/۱۱۶)

امام ابن القاسمؒ

(واقعہ نمبر ۶۲) حضرت اسد بن فرات فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابن قاسم ہر رات اور دن میں دو مرتبہ قرآن پاک ختم فرماتے تھے پھر جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو احیاءِ علم کی رغبت کی وجہ سے ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے تھے (یعنی دین کی تعلیم کی وجہ سے ایک مرتبہ ختم پاک کی تلاوت چھوڑ دی تھی)۔ (۷۳)

حضرت یحییٰ بن سعید القطان

(واقعہ نمبر ۶۳) حضرت عمرو بن علی فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید القطانؒ ایک دن اور رات میں ایک مرتبہ قرآن پاک پڑھ لیتے تھے اور ایک ہزار انسان کے لئے دعا فرماتے تھے اس کے بعد عصر کے بعد نکلتے تھے اور لوگوں کو حدیث پڑھاتے تھے۔ (۷۴)

امام احمد بن حنبل

(واقعہ نمبر ۶۴) امام بغوی فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے دادا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا چالیس سال سے میں ہر تین دن میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرتا ہوں۔ چالیس سال سے میری یہ عادت ہے کہ میں ہر تین دن میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرتا ہوں۔ (۷۵)

---

(۷۳) (سیر اعلام النبلاء ۹/۱۲۱)
(۷۴) (سیر اعلام النبلاء ۹/۱۷۸)
(۷۵) (سیر اعلام النبلاء ۲/۴۳۸)

محمد اسماعیلؒ

(واقعہ نمبر ۶۵) حضرت مسبح بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن اسماعیلؒ رمضان المبارک میں دن میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ اور تراویح کے بعد نوافل میں ہر تین رات میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے تھے۔ (۷۶)

حضرت ابوقبیصہ الضبیؒ

(واقعہ نمبر ۶۶) حضرت اسماعیل خطبی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقبیصہ الضبی سے سوال کیا جب کہ یہ ہماری نگاہ میں قرآن کے سب سے بڑے مدرس تھے کیونکہ انہوں نے سب سے زیادہ لوگوں کو قرآن پڑھایا تھا میں نے پوچھا کہ آپ ایک دن میں زیادہ سے زیادہ کتنا قرآن پاک پڑھ لیتے ہیں ان کے متعلق مشہور تھا کہ یہ بہت جلدی تلاوت کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے بیان کرنے سے رکے تو میں ان سے لپٹا ہی رہا حتی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں گرمی کے دنوں میں چار مرتبہ ایک دن میں قرآن پاک ختم کر لیتا ہوں اور پانچواں ختم میرا عصر کے وقت سورۃ براءۃ تک پہنچا ہے اور عصر کی اذان دیدی جاتی ہے یہ حضرت ابوقبیصہ سچے لوگوں میں سے تھے۔ (۷۷)

(فائدہ) یہ حضرت ابوقبیصہ کی کرامت ہے کہ ان کے وقت میں برکت دیدی گئی تھی اور زبان پر قرآن پاک کو آسانی کے ساتھ رواں کر دیا گیا تھا۔

(۷۶) (سیر اعلام النبلاء ۴۳۹/۱۲)
(۷۷) (سیر اعلام النبلاء ۴۹۲/۱۳)

حضرت ابوبکر بن داود الزاہدؒ

(واقعہ نمبر ٦٧) حضرت ابوبکر بن داود الزاہد فرماتے ہیں کہ میں بصرہ میں قحط کے دنوں میں تھا میں چالیس دن میں ایک روٹی کھاتا تھا جب مجھے بھوک لگتی تھی تو سیر ہونے کی نیت سے سورہ یٰسٓ پڑھتا تھا تو اللہ تعالیٰ میری بھوک کو دور کردیتے تھے۔(٧٨)

حضرت ابوسہل بن زیادؒ

(واقعہ نمبر ٦٨) حضرت عبداللہ بن بشر القطان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسہل بن زیادؒ سے زیادہ اچھے طریقے سے قرآن پاک کے پڑھنے والے کو اور کسی کو نہیں دیکھا آپ ہمارے پڑوسی تھے اور ہمیشہ رات کے وقت نماز پڑھتے تھے اور تلاوت قرآن کرتے تھے۔قرآن پاک کو زیادہ پڑھانے کی وجہ سے ایسی حالت ہوگئی تھی کہ گویا قرآن پاک ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔(٧٩)

حضرت عسّالؒ

(واقعہ نمبر ٦٩) حضرت ابوغالبؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ حضرت عسّال حدیث کے املاء کیلئے مسجد میں بیٹھے تھے یا قرآن پاک کو ہاتھ لگاتے تھے تو طہارت کی حالت میں ہوتے تھے۔ایک مرتبہ اپنے سسر کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز کو شروع کیا تو ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کردیا۔(٨٠)

---

(٧٨)(سیر اعلام النبلا............)
(٧٩) (سیر اعلام النبلاء ١٥/ ٥٢١)
(٨٠) (سیر اعلام النبلاء ١٦/ ١٠)

حضرت ابن حنیفؒ

(واقعہ نمبر۷۰) حضرت امام ابن باکو یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنیف رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ میں اپنے شروع حالات میں اس حالت میں ہوتا تھا کہ میں ایک رکعت میں ایک ہزار دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھتا تھا۔ اور کبھی ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر دیتا تھا۔ (۸۱)

حضرت خطیب بغدادیؒ

(واقعہ نمبر۷۱) حضرت مؤتمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالمحسن الاشیحی سے سنا فرمایا کہ میں امام ابوبکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دمشق سے بغداد کے سفر میں ساتھ تھا آپ ایک دن اور ایک رات میں پورا قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔ (۸۲)

حضرت مرتضیٰؒ

(واقعہ نمبر۷۲) حضرت تقی عبید فرماتے ہیں کہ حضرت مرتضیٰ فقیر تھے۔ اور صابر تھے لوگوں میں ان کی قبولیت ڈال دی گئی تھی۔ آپ ایک مہینے میں تیس مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ اور رمضان المبارک میں ساٹھ مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔ (۸۳)

---

(۸۱) (سیرا علام النبلاء ۱۶/۳۴۶)
(۸۲) (سیرا علام النبلا..........)
(۸۳) (سیرا علام النبلاء..........)

نواں باب

خائفین کی تلاوت کے واقعات

(حکایت نمبر۱) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مکہ کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ یہ آپ کے بھائی حضرت تمیم داری کی نماز پڑھنے کی جگہ ہے انہوں نے ایک رات نماز پڑھی حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور وہ ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے رہے اور روتے رہے وہ آیت یہ تھی۔

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (جاثیہ:۲۱)

(ترجمہ) کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمانداروں (نیک کام کرنے والوں) کے برابر کردیں گے۔

(حکایت نمبر۲) حضرت قاسم بن ابی ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے سنا وہ اس آیت کو رات میں تیس سے کم مرتبہ دہراتے رہے۔﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ﴾ (بقرۃ:۲۸۱)

(ترجمہ) اور اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(حکایت نمبر۳) حضرت بہز بن حکیم فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت زرارہؒ نے مسجد بنی قشیر میں نماز پڑھائی پھر یہ آیت پڑھی۔﴿فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ (المدثر:۸) (ترجمہ) پھر جب صور پھونکا جائے گا۔

تو فوت ہوکر گر پڑے میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جن لوگوں نے ان کی میت کو اٹھا کر کے گھر میں پہنچایا تھا۔

جب حجاج بصرہ میں لوٹا تو وہ (حجاج بن یوسف) اپنے گھر میں اس واقعہ کو بیان کررہا تھا۔(۱)

(۱) (سیر اعلام النبلاء ۴/۵۱۶)

(حکایت نمبر۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے ابن آدم خدا کی قسم اگر تو نے قرآن پڑھا اور اس پر ایمان رکھا تو دنیا میں تیرا غم بڑھ جائے گا۔ اور دنیا میں تیرا خوف شدید ہو جائے گا۔ اور دنیا میں تیرا رونا زیادہ ہو جائے گا۔(۲)

(فائدہ) واقعی قرآن کریم کا یہی اثر ہے کہ دنیا سے بے رغبتی ہو جاتی ہے اور آخرت کا خوف آجاتا ہے اور عبادات کے فوت ہونے سے اور دیگر بہت ساری وجہ سے آدمی کا رونا بڑھ جاتا ہے۔

(حکایت نمبر۵) امام ابو بکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں میں حضرت عاصم بن ابی نجودؒ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ ان کو غشی چھائی ہوئی تھی پھر ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللهِ مَوْلٰـهُمُ الْحَقُّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ﴾ (الانعام:۶۲)

(ترجمہ) پھر اللہ کی طرف پہنچائے جائیں گے جو ان کا سچا مالک ہے خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے۔ اور الیٰ کے ہمزہ کو ظاہر کر کے پڑھا تو میں نے سمجھ لیا کہ قرآن ان کی فطرت اور عادت اور طبیعت ثانیہ بن چکی ہے۔

یہ امام عاصم وہ ہیں جن کی قراءت میں ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہمزہ کے پڑھنے میں علم قراءت کے ائمہ میں پڑھنے کی بڑی تفصیلات ہیں لیکن امام عاصم کا محاورہ دیکھیں کہ انہوں نے اس اختلاف کو اس حالت میں بھی کس طرح مہارت کے ساتھ نبھایا اور "رُدُّوا اِلَی اللہ" میں "اِلٰی" کے ہمزہ کو کتنا واضح اور درست صورت میں ادا کیا۔ (امداد اللہ انور)

(حکایت نمبر۶) حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن ذر

(۲) (سیر اعلام النبلاء ۴/۵۷۵)

جب ﴿مالک یوم الدین﴾ پڑھتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ اے قیامت کا دن! تیری کتنی خوبی ہے کہ تیرے ذکر سے صادقین کے دل پُر ہیں۔(۳)

(حکایت نمبر ۷) حضرت جعفر بن محمد بن عبید اللہ بن موسی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں علی بن صالح کے پاس قرآن پڑھتا تھا جب میں ﴿فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ﴾ (سورۃ مریم:۸۴) پر پہنچا تو حضرت حسن بن صالح گر گئے اور اس طرح سے آواز نکال رہے تھے جس طرح سے بیل کی آواز نکلتی ہے۔ پھر ان کی طرف حضرت علی کھڑے ہوئے اور ان کے چہرے کو پونچھا اور ان پر پانی چھڑکا اور ٹیک لگادی۔(۴)

(حکایت نمبر ۸) حضرت نعیم بن حماد فرماتے ہیں ایک آدمی نے ابن المبارک سے عرض کیا میں نے گذشتہ رات ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھا ہے تو حضرت ابن المبارک نے فرمایا لیکن میں ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو پچھلی رات ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ کو صبح تک بار بار دہراتا رہا ہے۔ اس سے آگے نہیں پڑھ سکا۔ اس آدمی سے مراد خود امام ابن مبارک ہی تھے۔(۵)

(حکایت نمبر ۹) حضرت یحیٰی بن ایوب فرماتے ہیں میں حضرت زافر بن سلیمان کے ساتھ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ حضرت فضیلؒ کے پاس ایک بوڑھا شخص بھی بیٹھا ہوا تھا حضرت زافر تو اندر چلے گئے اور مجھے دروازے پر بیٹھا دیا حضرت زافر نے فرمایا حضرت فضیلؒ مجھے دیکھتے رہے پھر فرمایا یہ محدثین بھی عجیب ہیں ان کو سند کا قرب بڑا پسند آتا ہے میں تمہیں نہ بتاؤں ایسی سند کے متعلق جس میں کوئی شک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ

(۳)(سیر اعلام النبلاء ۳۸۸/۶)
(۴) (سیر اعلام النبلاء ۳۶۴/۷)
(۵)(سیر اعلام النبلاء ۳۹۷/۸)

اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں۔ ﴿نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾ (التحریم:٦)

(ترجمہ) آگ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اس پر فرشتے سخت دل قوی ہیکل مقرر ہیں۔

پس میں اور تو اے ابوسلیمان لوگوں میں سے ہی ہیں پھر آپ پر بھی غشی آ گئی اور اس شیخ پر بھی غشی آ گئی تو حضرت زافران دونوں کی طرف دیکھتے رہے پھر حضرت فضیل تو باہر نکل آئے اور ہم کھڑے ہو گئے لیکن اس شیخ پر غشی چھائی رہی۔(٦)

(حکایت نمبر۱۰) حضرت سلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن فضیل بن العیاض رحمۃ اللہ علیہ میں ہمت نہیں تھی کہ وہ سورۃ القارعۃ کو پڑھ سکیں نہ یہ ہمت تھی کہ ان کے سامنے پڑھی جا سکے (یعنی یہ اس کے پڑھنے سے بے ہوش ہو جاتے تھے)۔(٧)

(حکایت نمبر۱۱) حضرت ابراہیم بن بشار فرماتے ہیں وہ آیت جس کے پڑھنے سے حضرت علی بن فضیلؒ فوت ہوئے تھے۔ سورۂ انعام کی یہ آیت تھی ﴿وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يَالَيْتَنَا نُرَدُّ﴾ (انعام:٢٧)

(ترجمہ) کاش اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم واپس بھیج دئے جائیں۔

اسی آیت پر پہنچ کر آپ فوت ہوئے میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھنے والوں میں شامل تھا۔ اللہ ان پر رحمت فرمائے۔(٨)

(٦) (سیر اعلام النبلاء ٨/٤٣٨)
(٧) (سیر اعلام النبلاء ٨/٤٤٥)
(٨) (سیر اعلام النبلاء ٨/٤٤٦)

(حکایت نمبر۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رُستہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن عبداللہ سے سنا فرمایا کہ ہم یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے پس جب وہ مسجد سے نکلے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہی نکلے پھر آپ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے تو رک گئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ رک گئے آپ کے پاس حضرت روبی پہنچے تو حضرت یحییٰ نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا سب آجاؤ تو ہم گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے حضرت روبی سے فرمایا پڑھو پھر جب انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو میں نے حضرت یحییٰ کی طرف دیکھا کہ آپ کا رنگ بدل رہا ہے حتیٰ کہ جب پڑھنے والا
﴿اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ﴾ (الدخان:۴۰)
(ترجمہ) بے شک فیصلہ کا دن سب کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ پر پہنچے تو حضرت یحییٰ نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اور ان کی آواز بلند ہوئی ان کے قریب ہی دروازہ تھا آپ اس سے جا کر لگے اور ان کی پشت کا ایک منکا ٹوٹ گیا اور اس سے خون بہنے لگا اور عورتیں چیخنے لگیں تو ہم باہر نکل گئے ہم دروازے پر ہی رہے حتیٰ کہ آپ کو کافی دیر کے بعد ہوش آیا پھر ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ اپنے بستر پر سو رہے تھے اور یہی پڑھ رہے تھے۔﴿اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ﴾ پس اسی زخم کی حالت میں ہی آپ کی وفات ہوئی اللہ ان پر رحمت فرمائے۔(۹)

(فائدہ) یہ حضرت یحییٰ بن سعید القطان ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شاگردوں میں سے تھے۔ اور امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اور اتنے بڑے محدث تھے کہ علم اسماء الرجال اور جرح وتعدیل میں محدثین کے نزدیک سب سے پہلے امام مانے جاتے ہیں۔

(حکایت نمبر۱۳) حضرت محمد بن سعید ترمذی فرماتے ہیں میں بصرہ میں

(۹) (سیر اعلام النبلاء ۹/ ۱۸۳ - ۱۸۴)

حاضر ہوا حدیث لکھتا تھا اور حضرت یحییٰ بن سعید القطان ایک اونچی جگہ پر بیٹھتے تھے ان کے پاس محدثین ایک ایک کر کے گزرتے تھے آپ ہر ایک کو حدیث سناتے تھے میں بھی ان کے پاس سے گزرا کہ ان سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھوں آپؒ نے مجھے فرمایا اوپر آجا اور ٹھہر ٹھہر کے قرآن شریف کو پڑھ ایک سورت تلاوت کر تو میں نے ﴿اذا زلزلت﴾ پڑھی تو آپؒ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اور آپ کو بیٹھکن کی ایک لکڑی سے زخم پہنچا۔ (۱۰)

(حکایت نمبر ۱۴) حضرت احمد بن سعید الہمدانی فرماتے ہیں حضرت ابن وھبؒ حمام میں (نہانے کے لئے) داخل ہوئے تو انہوں نے ایک پڑھنے والے سے یہ آیت سنی۔ ﴿وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ﴾ (غافر: ۴۷) تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ (۱۱)

(حکایت نمبر ۱۵) حضرت علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت یحییٰ بن سعید القطانؒ کے پاس تھے ایک شخص نے سورۂ دخان پڑھی تو آپؒ کی چیخ نکل گئی اور بے ہوش ہو گئے۔ (۱۲)

(حکایت نمبر ۱۶) حضرت محمد بن عوف الحمصی فرماتے ہیں میں نے حضرت احمد بن ابی الحواری کو اپنے ہاں طرسوس میں دیکھا آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے سورۃ الحمد کو شروع کیا اور ایاک نعبد وایاک نستعین تک پہنچے تو میں پوری دیوار فصیل شہر سے گھوم کر آیا میں نے دیکھا کہ آپ اس جگہ سے آگے نہیں گزرے تھے پھر میں سو گیا پھر سحری کے وقت میں ان کے پاس سے گزرا اس وقت بھی ایاک نعبد پڑھ رہے تھے صبح تک وہ اسی کو دہراتے رہے۔ (۱۳)

(۱۰) (سیر اعلام النبلاء ۹/ ۱۸۷)
(۱۱) (سیر اعلام النبلاء ۹/ ۲۲۷)
(۱۲) (سیر اعلام النبلاء ۹/ ۱۸۰)
(۱۳) (سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۸۷- ۸۸)

(حکایت نمبر ۱۷) حضرت موسیٰ بن معاویہ فرماتے ہیں ہمیں ہارون الرشید امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین نے مسجد حرام میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۃ رحمٰن اور سورۃ واقعہ پڑھی تو میں نے تمنا کی کہ کاش یہ خاموش نہ ہوں اس لئے کہ بہت خوبصورت انداز سے تلاوت کر رہے تھے پھر میں حضرت فضیل بن عیاضؒ کے پاس گیا اور ان سے سنا آپ فرما رہے تھے ہارون مسکین ہے سورۃ رحمٰن اور سورۃ واقعہ کو پڑھتا ہے اور اس کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے اندر کیا ہے۔ (۱۴)

(حکایت نمبر ۱۸) حضرت احمد بن سھل ہروی فرماتے ہیں کہ میں حضرت بکار بن قتیبہ کے پڑوس میں رہتا تھا میں عشاء کے بعد جب فارغ ہو کر آیا تو آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

﴿یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. (صٓ:۲۶)

(ترجمہ) اے داود! ہم نے آپ کو زمین پر حاکم بنایا ہے پس آپ لوگوں میں انصاف سے حکومت کریں اور خواہش نفس کی پیروی نہ کریں ورنہ وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔

فرمایا پھر میں سحری کے وقت گیا تو اس وقت بھی وہ وہی پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے پس میں نے جان لیا کہ شروع رات سے آپ اسی آیت کو تلاوت کر رہے ہیں۔ (۱۵)

(حکایت نمبر ۱۸) حضرت ابوعثمان المغربیؒ فرماتے ہیں کہ مخلوق میں تیرا عبرت حاصل کرنے کا تدبر ہونا چاہئے۔ اور تیرے نفس کے متعلق تیرا وعظ و نصیحت والا تدبر ہونا چاہئے اور قرآن میں تیرا تدبر حقیقت کا تدبر ہونا چاہئے

(۱۴) (سیر اعلام النبلاء ۱۰۲/۹/۱۰۹)
(۱۵) (سیر اعلام النبلاء ۱۲/۱۲/۶۰۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ﴾(النساء:۸۲)
(ترجمہ) کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے۔
اللہ تعالیٰ نے تجھے تلاوت کی جرأت اور توفیق عطا فرمائی اگر یہ جرأت اور توفیق نہ عطا کی گئی ہوتی تو لوگوں کی زبانیں قرآن کریم کی تلاوت سے گنگ ہو جاتی۔(یعنی قرآن پاک پڑھنے کی سکت نہ رکھتیں)۔(۱۶)

اہل قرآن پر قرآن کریم کے اثرات

(حکایت نمبر۱) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو امام بنالے اور اس کے قاضی اور حاکم ہونے پر راضی ہو جا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جو تمہارے رسول ﷺ نے تمہارے درمیان چھوڑی ہے یہی قیامت کے دن تمہاری شفاعت کرے گی اور اس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا اور یہ تمہارے حق میں گواہی دے گا اور اس کی گواہی پر کسی قسم کا شبہ نہیں ہوگا اس میں تمہارے لئے ذکر و نصیحت ہے تم سے پہلوں کی نصیحت کا اس میں بیان ہے اور تمہارے متعلق فیصلوں کے احکام بھی ہیں اور تمہارے حالات بھی اس میں مذکور ہیں اور تمہارے بعد کے لوگوں کے حالات بھی اس میں مذکور ہیں۔(۱۷)

(حکایت نمبر۲) حضرت ثابت البنانی اور ایک آدمی بیان فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حضرت مطرفؒ کے پاس تشریف لے گئے جب کہ حضرت مطرفؒ بے ہوش تھے حضرت ثابتؒ بنانی فرماتے ہیں کہ حضرت مطرفؒ سے تین نور چمکے ایک نور ان کے سر سے ایک ان کے جسم کے درمیان سے

---

(۱۶) (سیرا علام النبلاء ۱/۶ ۳۲۱)
(۱۷) (سیرا علام النبلاء ۱/۲ ۳۹۲-۳۹۳)

اور ایک ان کے پاؤں کی طرف سے جس نے ہمیں گھبرا دیا۔ جب ان کو افاقہ ہوا تو ہم نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ آپ کیسے ہیں فرمایا ٹھیک ہوں تو ان سے کہا گیا کہ ہم نے آپ سے ایک ایسی چیز دیکھی جس نے ہمیں خوف زدہ کر دیا۔ فرمایا وہ کیا ہے ہم نے کہا کچھ نور تھے جو آپ سے ظاہر ہوئے فرمایا کیا تم نے ان کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا یہ سورۃ تنزیل السجدۃ ہے جس کی انتیس آیات ہیں۔ اس کے شروع کا نور میرے سر سے چمکا اور اس کے درمیان کا نور میرے درمیان سے چمکا اور اس کے آخری کا نور میرے قدموں سے چمکا۔ اور اس نے میری شفاعت کرنے کی صورت اپنالی تھی اور یہی وہ سورت ہے جو میری حفاظت کرتی ہے۔ (۱۸)

(حکایت نمبر۳) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زین العابدین علی بن الحسین سے قرآن کریم کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا قرآن اللہ کی کتاب ہے اور اللہ کا کلام ہے۔ (۱۹)

(حکایت نمبر۴) امام نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوجعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا گیا۔ تو انہوں نے ان کے سینے سے لے کر ان کے دل تک دیکھا کہ جیسے قرآن کریم کا ایک ورقہ لکھا ہوا ہے۔ تو جن لوگوں نے دیکھا تو کسی نے بھی شک نہ کیا کہ یہ قرآن کریم کا نور ہے۔ (۲۰)

(فائدہ) امام ابوجعفر القاری دس قراءتوں کے اماموں میں سے ایک امام گزرے ہیں۔

(حکایت نمبر۵) حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے ایک معتمد آدمی سے سنا کہ حضرت ہارون بن مصروف نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا

---

(۱۸) (سیر اعلام النبلاء ۱۹۴/۴)
(۱۹) (سیر اعلام النبلاء ۳۹۶/۴)
(۲۰) (سیر اعلام النبلاء ۲۸۸/۵)

کہ مجھے کہا گیا ہے کہ جس شخص نے حدیث کو قرآن پر ترجیح دی اس کو عذاب دیا جائے گا پس مجھے یقین ہوا کہ میری نگاہ بھی اسی وجہ سے چلی گئی ہے۔

(حکایت نمبر ۶) امام ابو العالیہ فرماتے ہیں قرآن کریم کی پانچ پانچ آیات کر کے سیکھو یہ طریقہ حفظ کرنے میں زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ پانچ آیات اتارتے اور پڑھتے تھے۔ (۲۱)

(حکایت نمبر ۷) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت محمد بن مسلم الزہری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کو اسی راتوں میں یاد کیا تھا۔ (۲۲)

(حکایت نمبر ۸) امام ابو بکر عیاش فرماتے ہیں کہ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سامنے یاد سے قرآن پڑھتے تھے اور لوگ قرآن کریم کھول کر سنتے تھے۔ تو ایک حرف میں بھی غلطی نہیں آتی تھی۔ (۲۳)

(حکایت نمبر ۹) امام سحنون فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو القاسم کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا میں نے اللہ کے پاس وہ کچھ پایا جو مجھے محبوب تھا تو میں نے کہا کون سے عمل سے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت سے میں نے پوچھا کہ پھر فقہی مسائل کا کیا ہوا فرمایا ہم نے ان کو کچھ نہیں پایا۔ پھر میں نے ان سے امام ابن وہب کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ علیین میں ہیں۔ (۲۴)

(حکایت نمبر ۱۰) حضرت بکر بن خنیس فرماتے ہیں کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم سات مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے اور جہنم میں ایک کنواں ہے جس سے وہ وادی اور جہنم بھی روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے

(۲۱) (سیر اعلام النبلاء ۲۱۱/۴)
(۲۲) (سیر اعلام النبلاء ۳۱۲/۵)
(۲۳) (سیر اعلام النبلاء ۲۳۵-۲۳۶)
(۲۴) (سیر اعلام النبلاء ۱۲۲/۹)

اور اس جہنم میں ایک سانپ ہے جس سے وہ کنواں اور وادی اور جہنم سب روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتے ہیں اس میں سب سے پہلے بدکار حافظوں کو ڈالا جائے گا وہ کہیں گے اے رب بت پرستوں سے بھی پہلے ہمیں ڈالنے کی ابتداء کی گئی۔ ان سے کہا جائے گا اس لئے کہ جو جاننے والا ہے وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جو نہیں جانتے۔ (۲۵)

(حکایات نمبر ۱۱) حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا جب تو کسی قرآن کے قاری کو دیکھے کہ وہ بادشاہ کے پاس آتا جاتا ہے تو جان لے کہ وہ چور ہے اور جب تو اس کو دیکھے کہ وہ دولت مندوں کے پاس آتا جاتا ہے تو جان لے کہ وہ ریاکار ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کے دھوکے سے بچانا تجھے کہا جائے گا کہ وہ ظلم کو دور کرتا ہے اور مظلوم سے ظلم کو دفع کرتا ہے۔ اس لئے وہ ایسے لوگوں کے پاس جاتا ہے یہ شیطان کا دھوکہ ہے قاریوں نے اس کو بہانہ بنالیا ہے۔ (۲۶)

(حکایت نمبر ۱۲) امام سبط الجوزی فرماتے ہیں کہ ابن الحرستانی بڑے زاہد اور پاک دامن پرہیزگار اور صاف ستھرے شخص تھے اللہ کے معاملے میں ان کو کسی ملامتی کی ملامت کا اثر نہیں ہوتا تھا۔ اہل دمشق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جامع مسجد دمشق میں جماعت کے ساتھ ان کی نماز ضائع نہیں ہوتی سوائے اس بات کے کہ وہ مریض ہوں پھر ان کی بہت ساری حکایات اور مناقب اور ان کے انصاف کے فیصلے سبط الجوزی نے بیان کئے اور اس میں ایک واقعہ یہ بھی نقل کیا کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک خط پیش کیا گیا تو انہوں نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب نے اس خط پر بھی فیصلہ کر دیا ہے پھر یہ واقعہ جب عادل بادشاہ کو پہنچا تو اس نے کہا واقعی ابن الحرستانی نے

۲۵)(سیر اعلام النبلاء ۹/ ۳۴۵)
۲۶)(سیر اعلام النبلاء ۱۳ / ۵۸۶)

سچ کہا اللہ کی کتاب میرے خط سے اولیٰ ہے۔ پھر آپ عامل کو کہا کرتے تھے میں صرف شریعت کا فیصلہ کرتا ہوں ورنہ مجھے تمہاری طرف سے قاضی بننے کی کوئی حاجت نہیں ہے اگر تم چاہو تو میرے علاوہ اور کو دیکھ لو۔ (۲۷)

(حکایت نمبر۱۳) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ کے سامنے قرآن پڑھتا تھا اس نے ایک کمان ہدیہ میں پیش کی تو آپ نے اس کو رد کر دیا اور فرمایا یہ قرآن پڑھنے سے پہلے نہیں دے سکتے تھے؟ (۲۸)

(حکایت نمبر۱۴) ابن نجار نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابو منصور الخیاط نے ستر ہزار نابینا افراد کو قرآن کریم یاد کرایا تھا پھر ابن نجار نے اپنی تاریخ میں لکھا کہ اسی طرح سے میں نے ابوالنصر الیونارتی الحافظ کی تحریر میں بھی اس بات کو دیکھا ہے۔ (۲۹)

---

(۲۷) (سیر اعلام النبلاء ۲۲/۸۳)
(۲۸) (سیر اعلام النبلاء ۴/۲۷۱)
(۲۹) (سیر اعلام النبلاء ۱۹/۲۲۳)

دسواں باب

اکابرین کی نصیحتیں

پاکیزہ دل قرآن سے سیر نہیں ہوتے

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
اگر تمہارے دل پاکیزہ ہوتے تو تم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوتے۔(۱)

تقرب خداوندی کا محبوب ترین عمل

حضرت خباب بن ارتؓ فرماتے ہیں کہ
اے ہنتاہ! جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر، تو اللہ کے کلام سے زیادہ اللہ سے کسی اور محبوب شئے سے تقرب حاصل نہیں کر سکتا۔
(فائدہ) ہنتاہ سے حضرت خباب نے خود اپنے نفس کو مخاطب کیا ہے، اس کا معنی ہے ''اے نفس''۔(۲)

اللہ اور رسولؐ کے محبوب حضرات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جو شخص قرآن سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔(۳)

(۱) (قیام اللیل محمد بن نصر مروزی)
(۲) (قیام اللیل محمد بن نصر مروزی)
(۳) (قیام اللیل مروزی)

متقی عقلمند

حضرت عبداللہ بن عمیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں
صحابہ کرامؓ میں مشہور تھا کہ لوگوں میں عقل کے اعتبار سے متقی حضرات قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ (۴)

اللہ سے ہمکلام کرانے والی کتاب

حضرت کعب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں
تم اپنے آپ پر قرآن کریم کو لازم کرلو کیونکہ یہ عقل کی سمجھ ہے اور حکمت کا نور ہے اور رحمٰن کے ساتھ کلام کرانے والی کتاب ہے۔ (۵)

قرآن کیلئے مشقت بھی اٹھالو

حضرت جندب بن جنادہ رحمۃ اللہ نے فرمایا
میں تمہیں اللہ سے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور قرآن کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تاریک راتوں کا نور ہے اور دن کی ہدایت ہے تم اس پر اپنی مشقت اور فاقہ کشی برداشت کرکے بھی عمل کرو۔ (۶)

تلاوت قرآن سے اللہ سے مناجات کرو

ایک صالح شخص نے اپنے شاگرد سے پوچھا کیا تم قرآن یاد کرو گے؟ کہا

(۴) (قیام اللیل مروزی)
(۵) (قیام اللیل ابن نصر مروزی)
(۶) (قیام اللیل ابن نصر مروزی)

نہیں۔فرمایا ہائے اللہ! ایسے بھی ارادت مند ہیں جو قرآن کو یاد نہیں کرنا چاہتے وہ کس چیز کے ساتھ نعمت و سرور حاصل کریں گے؟ وہ کس چیز کے ساتھ مترنم ہوں گے؟ وہ کس چیز کے ساتھ اپنے مولیٰ سے مناجات کریں گے۔(۷)

بطور مونس کے قرآن کافی ہے

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''اللہ بطور محبّ کے کافی ہے اور قرآن بطور مونس کے اور موت بطور واعظ کے، اللہ کو اپنا ساتھی بنالو اور باقی سب کو ایک طرف کردو''۔

اور یہ بھی فرمایا:

جو شخص قرآن کریم سے مانوس نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس کو وحشت و تنہائی میں انس عطاء نہیں کریں گے۔(۸)

علم دین و قرآن کریم

زین القرآن حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

قرآن عارفین کا باغ ہے وہ اس کا جو حصہ بھی تلاوت کرتے ہیں تفریح پاتے ہیں۔(۹)

قرآن دل پر اثر کر کے رہتا ہے

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

''اے حفاظ قرآن! قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا شجر کاری کی ہے

---

(۷) (استنشاق نسیم الانس لابن رجب حنبلیؒ (ص: ۴۰)

(۸) (استنشاق نسیم الانس ص: ۵۰)

(۹) (حلیۃ الاولیاء ج: ۲ ص: ۳۴۷)

کیونکہ قرآن مؤمن کے دل کی بہار ہے۔ جس طرح سے بارش زمین کی بہار ہے آسمان سے زمین پر اترتی ہے پھر گھانس پھونس پر پڑتی ہے اس میں کوئی دانہ ہوتا ہے تو اس جگہ کی بدبو اس کو اگنے، سرسبز ہونے اور لہلہانے سے نہیں روک سکتی، پس اے حفاظ قرآن! قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ ایک سورت والے کہاں ہیں؟ دو سورتوں والے کہاں ہیں؟ تم نے ان سورتوں پر کتنا عمل کیا ہے'' (۱۰)

آپؒ نے یہ بھی فرمایا......

''صدیق کے سامنے قرآن کریم پڑھا جاتا ہے تو ان کے دل آخرت کیلئے جھوم اٹھتے ہیں''

پھر آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے فرماتے تھے'' سنو سچی ذات عرش کے اوپر سے کیا فرمارہی ہے۔'' (۱۱)

تلاوت میں فکر کرنے سے علوم قرآنی کا ورود

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''بسا اوقات میں پانچ پانچ راتوں تک ایک ہی آیت دہراتا رہتا ہوں اگر میں اس میں اپنی فکر کو خود نہ چھوڑوں تو اس سے کبھی آگے نہ گذر سکوں، اور کبھی قرآن کریم کی ایسی آیت بھی آجاتی ہے کہ عقل اڑ جاتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جو عقل کو پڑھنے والوں پر واپس لوٹا دیتی ہے۔ (۱۲)

عجائبات قرآن نے میری نیند اڑادی

ایک آدمی سے پوچھا گیا تم سوتے کیوں نہیں؟

(۱۰) (صفة الصفوه ۲۷۴/۳)
(۱۱) (صفة الصفوه: ۲۸۶/۳)
(۱۲) (صفة الصفوه: ۲۳۲/۴)

''فرمایا کہ قرآن کے عجائب نے مجھ سے نیند کو اُڑا دیا ہے''

لذت تلاوت

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں تو ایک ایک آیت پر غور کرتا ہوں تو ان میں میری عقل حیران رہ جاتی ہے۔ میں حفاظ قرآن سے حیران ہوں ان کو نیند کیسے اچھی لگتی ہے وہ طلب دنیا کی محنت بھی کرتے ہیں اور کلام اللہ کی تلاوت بھی کرتے ہیں؟ جو وہ تلاوت کرتے ہیں اگر اس کو سمجھتے ہوتے اور اس کا حق پہچانتے ہوتے اور اس سے لذت حاصل کرتے اور مناجات کی لذت پاتے تو اس عنایت خداوندی پر خوشی کے مارے ان کی نیند اُڑ جاتی۔ (۱۳)

قراء کی مصیبت

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ

ہماری مصیبت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہم میں سے کوئی ایک قرآن کریم رات اور دن کو تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا حالانکہ یہ قرآن کل کا کل ہمارے رب کی طرف سے ہمارے لئے پیغام بھی ہے۔ (۱۴)

ان کنت تزعم حبی   فلم هجرت کتابی
أما تأملت مافیه   من لذیذ خطابی

(۱) اگر تو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو میری کتاب کو کیوں چھوڑ رکھا ہے۔
(۲) کیا تو نے قرآن میں میرے لذیذ خطاب میں غور وفکر نہیں کیا؟

(۱۳) (صفة الصفوة : ۲۳۸/۴)
(۱۴) (تنبیه المغترین للشعرانی ص: ۱۱۹)

قرآن کی فریاد کا نقصان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
یہ قرآن کریم تمہارے لئے ذخیرہ بننے والا ہے اور تمہارے لئے اجر بننے والا ہے یا تم پر بوجھ بننے والا ہے۔تم قرآن کریم کی اتباع کرو قرآن تمہارے خلاف دہائی نہ دے کیونکہ جو قرآن کریم کی اتباع کرے گا اس کی وجہ سے جنت کے باغات میں داخل ہوگا اور جس کے خلاف قرآن نے استغاثہ کیا اس کو گدی کے بل جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔(۱۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت تلاوت

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وظیفہ میں جب کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے تو روتے تھے حتی کہ روتے روتے گر جاتے تھے اور گھر میں مریض ہو جاتے حتی کہ لوگ آپ کی عیادت کو جاتے۔(۱۶)
ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کو رات میں تہجد کے وقت سورۂ طور کی تلاوت کرتے سنا، جب وہ شخص ان عذاب ربک لواقع. ماله من دافع تک پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! واقعی سچ ہے۔پھر آپ اپنے گھر لوٹ آئے اور ایک مہینہ تک بیمار ہوئے اور لوگ آپ کی عیادت کرتے رہے لیکن یہ کسی کو علم نہ تھا کہ آپ کو کیا مرض لاحق ہے۔(۱۷)

---

(۱۵) (مختصر قیام اللیل محمد بن نصر مروزی)
(۱۶) (مناقب عمر بن خطاب لابن الجوزی ص ۱۶۸، ۱۶۹)
(۱۷) (التخویف من النار -ص: ۲۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رخساروں پر کثرت گریہ سے جھریاں پڑ گئی تھیں۔

بعد کے عابدین کی ایک جماعت تدبر قرآن اور خوف جہنم کی وجہ سے مریض ہو کر صاحب فراش ہو گئی ان میں سے ایک حضرت علاء بن زیاد اور حضرت عطاء سلمی بھی تھے۔

اور حضرت داود طائی کئی روز تک تکلیف میں رہے ان کی اس مرض کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے ایک آیت کی تلاوت کی جس میں جہنم کا ذکر تھا اس کو آپ نے کئی بار دہرا کر پڑھا، صبح کو مریض پائے گئے حتی کہ اس میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ (۱۸)

۱۸) (التخویف من النار-ص: ۲۹، ۳۰).

کلمہ امتنان وتشکر

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں احسان ہے جس نے محض اپنی توفیق سے فضائل حفظ القرآن کی تالیف کی توفیق دی تھی اور اسی کے فضل سے اس کتاب فضائل تلاوت قرآن کی توفیق میسر آئی اللہ ان دونوں کتابوں کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو ان سے مستفید ہونے کی سعادت عطاء فرمائے۔

الحمدللہ الذی بتوفیقه تتم الصالحات

وصلی اللّٰھم وسلم علی سیدنا محمدالنبی الکریم وعلی جمیع الآل والصحاب ، سبحانک اللّٰھم وبحمدک ، اشھدان لاالہ الا انت ، استغفرک واتوب الیک فاغفرلی وتب عليَّ انک انت الغفور الرحیم التواب .

تمت و عمت وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم کثیرا والحمدللہ اولا و آخرا.

امداد اللہ انور

کان اللہ له وکان ھواللہ

۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۰ اپریل ۲۰۰۷ء

فہرست کتب مآخذ ومصادر

قرآن ومتعلقات قرآن

۱۔ قرآن کریم---

۲۔ الوقف الابتداء — ابوجعفر النحاسؒ

۳۔ فضائل القرآن — ابن ضریسؒ

۴۔ ابی بکر الانباریؒ

۵۔ الارشاد والتطریز فی فضل ذکر اللہ وتلاوۃ کتابہ العزیز — امام یافعیؒ

۶۔ تعارف قرآن — ڈاکٹر فیوض الرحمن

۷۔ المفردات — راغب اصبہانیؒ

۸۔ تاریخ القرآن — مولانا عبدالصمد الصارم

۹۔ النشر — امام ابن جزریؒ

۱۰۔ التبیان — امام نوویؒ

۱۱۔ طبقات القراء

۱۲۔ البرہان فی علوم القرآن — علامہ زرکشیؒ

۱۳۔ معترک الاقران — امام جلال الدین سیوطیؒ

۱۴۔ من اسرار القرآن — الدکتور مصطفیٰ محمود

۱۵۔ مفتاح القرآن — محمد رفیقؒ

۱۶۔ فضائل القرآن — امام نسائیؒ

۱۷۔ المعجم المفہرس الالفاظ القرآن الکریم — محمد فواد عبدالباقیؒ

۱۸۔ المصاحف — لابن ابی داودؒ

۱۹۔ اخلاق حملۃ القرآن — للآجری محمد بن حسینؒ

تفسیر

۲۰۔	تفسیر جلالین	امام جلال الدین سیوطیؒ، امام جلال الدین محلیؒ
۲۱۔	الوجیز فی التفسیر	امام واحدیؒ
۲۲۔	الجامع لاحکام القرآن	للقرطبیؒ
۲۳۔	فضائل القرآن الکریم لابن کثیر المطبوع فی آخر تفسیرہ امام ابن کثیرؒ	
۲۴۔	فضائل القرآن	شیخ الحدیث محمد زکریا کاندھلویؒ
۲۵۔	مقدمہ تفسیر الخازنؒ	صوفی خازنؒ
۲۶۔	ابوعبیدؒ	
۲۷۔	الاتقان فی علوم القرآن	علامہ سیوطیؒ
۲۸۔	الدر المنثور	امام جلال الدین السیوطیؒ
۲۹۔	تفسیر جامع البیان	ابن جریر طبریؒ
۳۰۔	تفسیر ابن المنذرؒ	
۳۱۔	تفسیر ابن مردویہؒ	
۳۲۔	التحبیر فی علم التفسیر	للسیوطیؒ
۳۳۔	تفسیر ماجدی	مولانا عبدالماجد دریابادیؒ
۳۴۔	معارف القرآن	مفتی محمد شفیعؒ
۳۵۔	تفسیر کبیر	امام رازیؒ
۳۶۔	تنویر المقباس من تفسیر ابن عباسؓ	یعقوب فیروز آبادیؒ
۳۷۔	تفسیر القرآن الکریم	امام ابن کثیرؒ

حدیث

۳۸۔	صحیح البخاری	امام بخاریؒ
۳۹۔	صحیح مسلم	امام مسلمؒ
۴۰۔	مجمع الزوائد	امام نور الدین ہیثمیؒ

۴۱۔	المعجم الاوسط	امام الطبرانی
۴۲۔	مسند	امام احمد بن حنبل
۴۳۔	جمع الفوائد	
۴۴۔	شعب الایمان	البیہقی
۴۵۔	کنز العمال	امام برہان الدین علی المتقی الہندی
۴۶۔	الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی
۴۷۔	مسند الفردوس	محدث الدیلمی
۴۸۔	المسند	أبی یعلی الموصلی
۴۹۔	جامع الترمذی	امام ترمذی
۵۰۔	سنن النسائی	امام نسائی
۵۱۔	سنن ابن ماجۃ	امام ابن ماجہ
۵۲۔	صحیح ابن حبان	امام ابن حبان
۵۳۔	جامع الشمل	محمد بن یوسف بن عیسی اطفیش المغربی
۵۴۔	مشکوۃ المصابیح	خطیب تبریزی
۵۵۔	مفتاح کنوز السنۃ	محمد فواد عبد الباقی
۵۶۔	الحدائق فی علم الحدیث والزھدیات	ابن الجوزی
۵۷۔	الترغیب والترھیب	المنذری
۵۸۔	سنن ابوداود	امام ابوداود
۵۹۔	فضل العلم	الموہبی
۶۰۔	سنن الدارقطنی	الدارقطنی
۶۱۔	المعجم الکبیر	الطبرانی
۶۲۔	المستدرک	امام حاکم
۶۳۔	المصنف	امام عبد الرزاق بن ہمام

۶۴۔	نوادر الاصول	الحکیم الترمذیؒ
۶۵۔	المصنف	ابن أبی شیبۃؒ
۶۶۔	زہر الفردوس	ابن حجر عسقلانیؒ
۶۷۔	الاذکار	امام نوویؒ
۶۸۔	سنن الکبری	بیہقیؒ
۶۹۔	المأتین	لابی عثمان الصابونیؒ
۷۰۔	الأفراد	الدار قطنیؒ
۷۱۔	الصحیح	ابن خزیمہؒ
۷۲۔	الترغیب والترہیب	الاصبہانیؒ
۷۳۔	فضل عشر ذی الحجہ	ابن ابی دنیاؒ
۷۴۔	الرافعیؒ	
۷۵۔	الجامع الاصول	ابن اثیر الجزریؒ
۷۶۔	فیض القدیر	علامہ عبدالرؤف المناویؒ
۷۷۔	رزینؒ	
۷۸۔	السنن	سعید بن منصورؒ
۷۹۔	المسند	عبد بن حمیدؒ
۸۰۔	تخریج الاذکار	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
۸۱۔	سنن الدارمی	الدارمیؒ
۸۲۔	تہذیب الحاکم	الذہبیؒ
۸۳۔	الموطا	امام مالکؒ
۸۴۔	المختارۃ	الضیاء المقدسیؒ
۸۵۔	کتاب الثواب	ابی الشیخ
۸۶۔	فوائد الخیاریؒ	

۸۷۔	کتاب الترغیب	حمیدہ بن زنجویہؒ
۸۸۔	عمل الیوم واللیلہ	ابن سنیؒ
۸۹۔	الاربعین	ابی الاسد القشیریؒ
۹۰۔	الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ	ابن حجر العسقلانیؒ
۹۱۔	معارف الحدیث	مولانا محمد منظور نعمانیؒ
۹۲۔	شرح السنہ	امام بغوی
۹۳۔	شرح صحیح مسلم	امام یحییٰ بن شرف الدین نوویؒ
۹۴۔	التعلیق علی الرحلۃ للخطیب البغدادیؒ	لنورالدین عترؒ
۹۵۔	قیام اللیل	محمد بن نصر مروزیؒ
۹۶۔	استنشاق نسیم الانس	ابن رجب حنبلیؒ
۹۷۔	التخویف من النار	ابن رجب حنبلیؒ

تاریخ

۹۸۔	تاریخ ابن نجار	ابن نجارؒ
۹۹۔	تاریخ بغداد	الخطیب البغدادیؒ
۱۰۰۔	تاریخ دمشق	ابن عساکرؒ
۱۰۱۔	الاصابہ فی تمییز الصحابہؓ	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
۱۰۲۔	طبقات ابن سعدؒ	ابن سعدؒ
۱۰۳۔	مناقب امام ابوحنیفہؒ	کردریؒ
۱۰۴۔	الخیرات الحسان	ابن حجر مکیؒ
۱۰۵۔	العقود الدریہ فی مناقب ابن تیمیہؒ	الحافظ ابن عبدالهادیؒ
۱۰۶۔	ارواح ثلاثہ	مولانا اشرف علی تھانویؒ
۱۰۷۔	مناقب عمر بن خطابؓ	لابن جوزیؒ

تصوف

۱۰۸۔ احیاء العلوم	امام غزالیؒ
۱۰۹۔ حلیۃ الاولیاء	ابونعیم اصبہانیؒ
۱۱۰۔ کتاب الزہد	امام احمد بن حنبلؒ
۱۱۱۔ صفۃ الصفوۃ	ابن الجوزیؒ
۱۱۲۔ تنبیہ المغترین	امام عبدالوہاب شعرانیؒ

اسماء الرجال

۱۱۳۔ التاریخ الکبیر	البخاریؒ
۱۱۴۔ الکامل	ابن عدیؒ
۱۱۵۔ کتاب الضعفاء	عقیلیؒ
۱۱۶۔ سیر اعلام النبلاء	امام ذہبیؒ
۱۱۷۔ میزان الاعتدال	الذہبیؒ
۱۱۸۔ تہذیب تاریخ دمشق	ابن عساکرؒ
۱۱۹۔ معرفۃ القراء الکبار	الذہبیؒ
۱۲۰۔ العبر فی اخبار من غبر	الذہبیؒ
۱۲۱۔ اعلام الاخیار	الکفویؒ۔
۱۲۲۔ تہذیب التہذیب	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
۱۲۳۔ ذیل طبقات الحنابلۃ	لابن رجبؒ

عقائد

۱۲۴۔ الابانہ	ابونصر السجزیؒ

فقہ

۱۲۵۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی	علامہ حسن بن عمار شرنبلالیؒ

مطبوعہ تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور مدظلہ

آنسوؤں کا سمندر سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل (بحر الدموع) "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع اور مقبول عام وخواص کتاب ہے۔

استغفارات حضرت حسن بصریؒ سائز 20x30x16 صفحات 96۔ مجلد، ہدیہ

اکہتر استغفارات پر مشتمل آنحضرت ﷺ اور حضرات اولیاء صدیقین کا خاص تحفہ، جن کی برکت سے رزق میں وسعت، گناہ معاف، قیامت کی گھبراہٹ سے حفاظت، جہنم سے نجات، اور اللہ کی خاص رحمت وولایت حاصل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ مع اضافہ فضائل استغفار از حضرت مفتی امداداللہ انور صاحب۔

اسرار کائنات سائز 16 × 36 × 23 صفحات 300 ، مجلد، ہدیہ

اللہ کی عظمت کے دلائل عرش وکرسی، حجابات خداوندی، لوح وقلم، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، بارش، کہکشاں، آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثری اور اس سے نیچے کی مخلوقات، تسبیحات حیوانات، مراحل تخلیق کائنات، سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان، قرآن، حدیث، صحابہ، تابعین، محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس۔

اسم اعظم سائز 23x36x16 صفحات 152 مجلد، ہدیہ

اللہ تعالی کے اسم اعظم کے متعلق اکابرین اسلام اور اولیاء امت کے تقریباً اسی اقوال اور ان کے دلائل برکات اور تفصیلات پر مشتمل جامع تذکرہ۔

اکابر کا مقام عبادت سائز 16 × 36 × 23 صفحات 320 ، مجلد، ہدیہ

انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت نماز، تہجد، اذکار، دعائیں، قلبی کیفیات، روحانی توجہات، ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔

اوصاف ولایت سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

"طبقات الصوفیة" امام ابوعبدالرحمٰن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سو اکابر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلی مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت ومحبت الٰہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

بادشاہوں کے واقعات سائز 23x36x16 صفحات 288 مجلد، ہدیہ

ترجمہ (۱) التبر المسبوک فی سیر الملوک امام غزالیؒ

(۲) الشفاء فی مواعظ الملوک والخلفاء امام ابن الجوزیؒ

اصول بادشاہت، عدل و سیاست، سیاست و سیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانش مندی، شرف عقل و عقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت و پاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت و دانش کے سینکڑوں عجیب و غریب واقعات و حکایات۔

تاریخ جنات و شیاطین سائز 16×36×23 صفحات 432 مجلد، ہدیہ

عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ''لقط المرجان فی احکام الجان'' کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال' کرتوت' حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔

جواہر الاحادیث سائز 16×36×23 صفحات 900، مجلد، ہدیہ

ترجمہ ''کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق'' محدث عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۳۱ھ)،(۶۷۴۴) احادیث نبویہ پر مشتمل آدھی آدھی سطر کی احادیث، علوم نبویہ کا بے بہا خزانہ، ان احادیث کے علوم و معانی کو دیکھنے سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، ہر عنوان پر مختصر احادیث یاد کرنا بہت آسان، من گھڑت احادیث سے خالی۔

جنت کے حسین مناظر سائز 16×36×23 صفحات 640 مجلد، ہدیہ

قرآن پاک' کتب حدیث' امام عبدالملک بن حبیب قرطبی' امام ابن ابی الدنیا' امام بیہقی' امام ابونعیم اصبہانی' امام ابن کثیر' امام ابن قیم' امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ' ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع' تمام مسلمانوں کے لئے نادر تحفہ۔ ساڑھے تین سو کتب سے ماخوذ۔

جہنم کے خوفناک مناظر سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب' امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی ''التخویف من النار'' کا اصل صحیح اردو ترجمہ' جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار' دیدہ و دل کیلئے عبرت۔

حل قال بعض الناس سائز 16×36×23 صفحات 60 مجلد، ہدیہ

صحیح بخاری میں تقریباً چوبیس مقامات پر قال بعض الناس کے تحت ائمہ احناف پر تعریض ہے جس کے علماء احناف نے بہت سے جواب قلم بند کئے ہیں ایک جواب بخاری شریف جلد ثانی کے شروع میں عربی زبان میں عام چھپا ہوا ملتا ہے جسے ایک عظیم محقق نے بہترین پیرایہ میں لکھا ہے (ترجمہ از) شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور مدظلہ۔

خواص القرآن الکریم سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

الدر النظیم فی خواص القرآن الکریم امام یافعیؒ۔

قرآن کریم کی سورتوں اور آیات کے خواص، روحانی عملیات اور مجرب تعویذات امام غزالی، امام یافعی اور دیگر اکابر کی مستند کتابوں کا مجموعہ قرآن پاک کے متعلق اس موضوع پر اس کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں ہے قرآن کریم سے ہر طرح کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آج ہی یہ کتاب طلب فرمائیں۔

رحمت کے خزانے سائز 16×36×23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطیؒ کی تالیف المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ک

اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب وانعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے' ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔

ساٹھ علوم سائز 16 × 36 × 23 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ' تفسیر' حدیث' فقہ' مناظرہ' قراءت' شعر' منطق' طب' تعبیر خواب' تشریح الاعضاء' فراست' طبیعات' مغازی' ہندسہ' الٰہیات' تعویذات' فلکی نظام' آلات حرب' اسرار شریعت' ادویہ' دعائیں' اسماء الرجال' صرف' نحو' وراثت' عقائد' تواریخ سمیت ساٹھ علوم کا دلچسپ اور عجیب وغریب خزانہ۔

سیلاب مغفرت سائز 16x36x23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

کتاب التوابین تالیف امام موفق ابن قدامہ، ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق، مقدمہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ توبہ کرنے والوں کے شاندار واقعات۔

صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے سائز 16 × 36 × 23 صفحات 500 جلد، ہدیہ

مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ۔ اور انتخاب' تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور' صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے' صحابہ کرام کی زور آوری' سپہ سالاری' فتح مندی' شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکۃ الآراء جنگوں کے تفصیلی مناظر' نہایت دلچسپ' حیرت انگیز' ولولہ انگیز واقعات' عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش' ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت' افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ۔

الصرف الجمیل سائز 16x36x23 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ

عشق مجازی کی تباہ کاریاں سائز 16 × 36 × 23 صفحات 280 مجلد، ہدیہ

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب' محقق' مصنف' محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ''ذم الهوی'' کا اردو ترجمہ' شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں' عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری' زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں' عشق مجازی اور بدنظری کے علاج' شادی اور نکاح کی ترغیب' عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات' لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق' عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب وغریب دلچسپ مرقع' بار بار پڑھی جانے والی کتاب۔

فتاویٰ جدید فقہی مسائل سائز 16x36x23 صفحات 624، ہدیہ

ایمان وکفر، طہارت، نماز، مساجد، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذبح، طعام، تعلیم وتربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، کرایہ

ٹیکس، سود، پریس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود وقصاص، تعویذات، رسوم ورواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہیؒ کے فتاویٰ محمودیہ کی ۱۸ جلدوں میں منتشر فتاویٰ نئی اور جامع ترتیب کے ساتھ مکمل ایک جلد میں محفوظ۔

فرشتوں کے عجیب حالات سائز 16×36×23 صفحات 496 جلد، ہدیہ

محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ''الحبائک فی اخبار الملائک'' کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت وعظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ وتابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے' آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد، احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔

فضائل حفظ القرآن سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

جدید اضافات کے ساتھ فضائل حفاظ' فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے مشہور ومقبول کتاب۔

فضائل شادی سائز 16x36x23 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

''الافصاح فی احادیث النکاح'' حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

قبر کے عبرتناک مناظر سائز 16×36×23 صفحات 300 ، ہدیہ

علامہ سیوطیؒ کی شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت' شدت موت' عالم ارواح' احوال اموات' ارواح کی باہمی ملاقات' قبر کی گفتگو' قبر میں سوال وجواب' عذاب قبر' قبر میں مؤمن کے انعامات' قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔

قیامت کے ہولناک مناظر سائز 16×36×23 صفحات 480، ہدیہ

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرة فی امور الآخرة کا اردو ترجمہ' دنیا کی تباہی' میدان محشر' اعمال کی شکلیں' وزن اعمال، شفاعت' حوض' پل صراط' نیک مسلمان، گناہگاروں اور کافروں، منافقوں کے تفصیلی حالات' قیامت کی ہولناکیاں' قیامت کے انعامات' حساب' بخشش' رحمت' عذاب' انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔

کرامات اولیاء سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد، ہدیہ

امام غزالی' امام ابن جوزی' شیخ شہاب الدین سہروردی' ابو اللیث سمرقندی' استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ یافعی یمنیؒ نے ''روض الریاحین'' میں جمع کیا' یہ ''کرامات اولیاء'' اسی کتاب کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

لذت مناجات سائز 16×36×23 صفحات 504 مجلد ہدیہ

انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء، ائمہ، بزرگ خواتین عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے، منظوم و منثور عربی، اردو اور فارسی کی قلب و روح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔

محبوب کا حسن و جمال سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد ہدیہ

محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔

معجزات رسول اکرم سائز 16×36×23 صفحات 416 مجلد، ہدیہ

مؤلف علم الصیغہ حضرت مفتی عنایت احمدؒ کی لطیف کتاب الکلام المبین آیات رحمۃ للعالمین آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل۔ معجزات عالم معانی، معجزات ملائکہ، معجزات عالم انسان، معجزات عالم جنات، معجزات علوی، معجزات عالم بسائط، معجزات جمادات، معجزات نباتات، معجزات حیوانات۔ تسہیل و تزئین مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

مناجاۃ الصالحین (عربی) سائز 16×36×23 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

لذت مناجات کا عربی ایڈیشن، حضرات انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین، عوام مسلمین کی الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے۔ دل ہلا دینے والی منثور و منظوم دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں جدید موضوع پر دنیا بھر میں مفتی امداد اللہ انور صاحب کی پہلی اور جامع عربی تصنیف۔

منتخب حکایات سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ

امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔

نفیس پھول سائز 16×36×23 صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ

امام ابن جوزیؒ کی کتاب "صید الخاطر" کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر، قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔

زیر طبع تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

آثار السنن سائز 23x36x16 صفحات 508 مجلد، ہدیہ

علامہ نیمویؒ کی مشہور درسی کتاب جس میں طہارت اور تمام اقسام کی نمازوں کے دلائل حدیث اور اقوال صحابہ کرامؓ اور مخالفین کے دلائل اور ان کے جوابات سے بھرپور کتاب کا ترجمہ از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی مدظلہ العالی۔

ادعیۃ الصحابۃؓ (عربی) سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب کی کتاب ''صحابہ کرامؓ کی دعائیں'' میں مذکور صحابہ کرامؓ کی تمام دعاؤں کا عربی زبان میں ایسا ذخیرہ جس سے عربی جاننے والے مکمل استفادہ کر سکتے ہیں۔

الأدب المفرد سائز 23x36x16 صفحات 688 مجلد، ہدیہ

امام بخاری کی معروف کتاب ''الادب المفرد'' کا اردو ترجمہ، اخلاق زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کیلئے شاہکار کتاب، بہترین احادیث نبویہ کا شاندار ذخیرہ۔ (ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ)

اسماء النبی الکریم سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ وتشریح، اور فضائل و برکات اسماء نبویہ اور فضائل ''اسم محمد'' تالیف از مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اسلاف کے آخری لمحات سائز 23x36x16 صفحات 510 مجلد، ہدیہ

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاءؒ و مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، علماء امتؒ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

اکابر کی مجرب دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 100 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر و نایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔

اکابر کی تمنائیں سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

'' کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا'' ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر صحابہؓ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی ''159 روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔

امتوں پر عذاب الٰہی کے حالات واقعات سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

ترجمہ '' العقوبات للامام ابن ابی الدنیا'' دوسو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الٰہی کے حالات وواقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الٰہی، تین سو ساٹھ روایات پر

مشتمل سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔

تاریخ علم اکابر سائز 20x30x8۔صفحات 352 مجلد، ہدیہ

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

ترجمہ قرآن پاک سائز 20x30x8۔صفحات 900۔مجلد، ہدیہ

(نور العرفان فی ترجمۃ القرآن): اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفی، علامہ سیوطی، علامہ محلی، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس بامحاورہ جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔متن قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ

تفسیر ابن عباسؓ سائز 20x30x8 صفحات 728 مجلد، ہدیہ

" صحیفۃ علی بن ابی طلحۃ" دنیائے اسلام کی پہلی اور مستند تفسیر جسے سب سے بڑے مفسر تابعی حضرت مجاہد بن جبرؒ نے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھا اور اپنے عظیم شاگرد حضرت علی ابن ابی طلحہؒ کو پڑھایا اور امام بخاری، امام ابن ابی حاتم، امام ابن جریر طبری، امام ابن کثیر اور علامہ سیوطی نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا، مکمل تفسیر کا مکمل ترجمہ برحاشیہ مترجم قرآن مجید۔ترجمہ تفسیر اور ترجمہ قرآن از مفتی امداد اللہ انور مدظلہ۔

تفسیر ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہؓ سائز 20x30x8 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم کی سینکڑوں آیات سے متعلق حضرت ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ کی مرفوع اور موقوف تفسیری روایات پر مشتمل ایک نادر تفسیر جو ۲۲۵ مراجع و مصادر سے باحوالہ جمع کر کے مرتب کی گئی ہے۔اور ام المؤمنینؓ کی تفسیر دانی کی شاہکار اور ہر مسلمان کی عقیدت کا مظہر ہے آیات کی بہت سی ایسی تفاسیر جو اس سے پہلے اردو تفاسیر میں موجود نہیں ہیں۔

تصاویر مدینہ سائز 16 × 36 × 23 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

تیسیر المنطق سائز 23x36x16 صفحات 48 جدید کمپوزنگ

منطق کی مشہور درسی کتاب، قدیم جملوں کی جدید اردو نشست اور مشکل الفاظ کی جگہ آسان اردو الفاظ از مفتی امداد اللہ انور صاحب بمع حواشی قدیمہ (۱) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۲) حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ۔

جنت البقیع میں مدفون صحابہ سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

الروضۃ المستطابۃ فیمن دفن بالبقیع من الصحابۃؓ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرامؓ، صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولؐ اور اکابر صحابہؓ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء

امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان ''جنت البقیع'' میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی او
مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

حکایات علم وعلماء سائز 20x30x8۔ صفحات 224 مجلد، ہدیہ

اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب ۔
تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خدمت والدین سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

قرآن وسنت، صحابہ او اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق ناد
کتاب از مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خشوع نماز سائز 23x36x16 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پراثر ولولہ انگیز، نادر و نایاب
حالات، کیفیات اور واقعات۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

سنن دارمی سائز 20x30x8 صفحات 800 مجلد، ہدیہ

محدث امام دارمی کی تصنیف "سنن دارمی" حدیث پاک کی مشہور کتاب ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کی رائے
کے مطابق سنن ابن ماجہ شریف سے بہتر اور اس کی جگہ کتب صحاح ستہ میں رکھنے کے زیادہ لائق ہے۔

شرح و خواص اسماء حسنیٰ سائز 23x36x16 صفحات 240 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالیٰ کے تقریباً چار سو اسماء حسنیٰ کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات، فوائد، خواص، حل
مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی
بار اردو زبان میں۔

صحابہ کرامؓ کی دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت و تاریخ میں موجود صحابہ کرامؓ کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات
اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا با اعراب، باحوالہ اور باترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

عبادات سے ولایت تک سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

بدایۃ الھدایۃ امام غزالی کا ترجمہ۔

روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں
روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس پر عمل
کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کرکے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی
ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

علم پر عمل کے تقاضے سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " اقتضاء العلم العمل "علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)

اس عنوان پر مشتمل دو سو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال واحوال اور حکایات سلف سے لبریز نہایت عمدہ کتاب۔

فضائل تلاوت قرآن سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات وعلوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف، خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔

فضائل شادی سائز 16x36x23 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

"الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

فضائل شکر سائز 16x36x23 صفحات 192 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " الشکر للہ عزوجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرامؑ کے کلمات شکر، صحابہ وتابعین اور اکابرین امت کے حالات وواقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔

فضائل صبر سائز 16x36x23 صفحات 228 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " الصبر والثواب علیہ " امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

فضائل شہادت سائز 16x36x23 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام 'فضائل' اور دنیوی اور اخروی درجات ومناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث۔

فضائل غربت سائز 16×36×23 صفحات 300 ، ہدیہ

کتاب الجوع امام ابن ابی الدنیا کا ترجمہ از مولانا مفتی امداد اللہ انور اکابر کی بھوک، پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات۔

گنہگاروں کی مغفرت سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد ہدیہ

شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پرعمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مفتی امداداللہ انور۔

مستند نماز حنفی

سائز 16x36x23 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن وحدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل سمجھانے والی نہایت آسان کتاب۔نیز ''غیر مقلدین کی غیر مستند نماز'' بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے۔جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔

مشاہیر علماء اسلام

سائز 16x36x23 صفحات 500 جلد ہدیہ

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف) محدث زمانہ امام ابن حبانؒ (ترجمہ) مولانا مفتی امداداللہ انور

معارف الاحادیث

سائز 8x27x17 صفحات 2000 چار جلد، ہدیہ

حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ، احادیث کے جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام، فضائل، ترغیب، تہدید، اسرار احکام شریعت، تزکیہ نفس، سیرت وکردار اور معاشرت کی احادیث وغیرہ پر مشتمل ہیں۔احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے، اور احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف ومعارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتے۔اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دلکشی کے سبب اس سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

ہدیہ درود وسلام

سائز 16x36x23 صفحات 400 جلد ہدیہ

اکابرین اسلام کے حضورﷺ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130 درود وسلام۔تالیف حضرت یوسف بن اسماعیل النبہانی۔ترجمہ مولانا ابوسالم زکریا نظر فرمودہ مولانا مفتی امداداللہ انور۔

دیگر تالیفات مولانا امداد اللہ انور

غیر مطبوعہ عربی تالیفات

(۱)أحکام القرآن للتھانویؒ منزل چھارم مع مفتی جمیل احمد التھانویؒ (۵ جلد)

(۲)وجوب التقلید

(۳)وراثة الأنبیاء

(۴)علامات الأصفاء و کرامات الأولیاء

(۵)إیصال الثواب فی الإسلام

(٦)حد الرجم علی المحصن

(۷)کرامةُ الإنسان

(۸)نقمة الاغبیاء بعصمة الأنبیاء

(۹)وجوب الأضحیة

(۱۰)تراجم مدونی الفقه الحنفی

(۱۱)حکم الدعوات عقیب الصلوات

(۱۲)حکم الرقی والعوذات فی ضوء الشریعة

(۱۳)اللواطة و حده عند الائمة الأربعة وترجیح التعزیر علیه

(۱۴)أحادیث حرمة اللواطة

(۱۵)نجاسة المنی

غیر مطبوعہ اردو تالیفات

(۱٦)ترجمۃ القراءۃ الراشدۃ حصہ اول (زیر تکمیل)

(۱۷)ترجمۃ القراءۃ الراشدۃ حصہ دوم (زیر تکمیل)

(۱۸)رکعتین بعد الوتر

(۱۹)احکام عشر

(۲۰)احکام زراعت

(۲۱)احکام تجارت

(۲۲)قاضی شریحؒ

(۲۳)خصوصیات اسلام

(۲۴)مسیحی ذرائع تبلیغ وترقی اوران کا سد باب

(۲۵)فضائل شب قدر

(۲٦)تکمیل ترجمہ اعلاء السنن آٹھ جلد مکمل

(۲۷)اولیاء کرام اوران کی پہچان

(۲۸)عورت کی سربراہی

(۲۹)مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل

(۳۰)مجموعہ مقالات